متفرقات
4209

تکملہ

اِسلامی نصاب

محمد عبدالحکیم قاضی ایم اے رحمۃ اللہ علیہ

4209

اِ[illegible]ت ۲۸ صدیق سٹریٹ
حیدر روڈ۔ اسلام پورہ۔ لاہور ۱۔ پاکِستان

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO............................

BOOK NO ....

S-369 – Punjab University Press 10,000 29-1-2003

Marfat.com

تکملہ

اسلامی نصاب

محمد عبدالحکیم قاضی رحمۃ اللہ علیہ ایم اے

الحکمت ۲۸ صدیق سٹریٹ
حیدر روڈ ۔ اسلام پورہ ۔ لاہور ۔ پاکستان

Marfat.com

87499

نام کتاب ـــــــــــ تکملہ اسلامی نصاب
تصنیف ـــــــــــ محمد عبدالحکیم قاضی ایم اے رحمۃ اللہ تعالیٰ
تصحیح وتقدیم ـــــــــــ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری مدظلہ
تاریخ اشاعت ـــــــــــ جمادی الاولیٰ / جنوری ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء
مطبع ـــــــــــ
ہدیہ ـــــــــــ ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

Marfat.com

تکملہ اسلامی نصاب

(۱) آہ — محمد عبدالحکیم قاضی ایم اے ——— ۵

(۲) ایک خاموش مبلغ ——— ۷

(۳) ذکر خیر الانام ——— ۱۱

(۴) نماز ——— ۲۱

(۵) کلمات طیبات ——— ۳۲

(۶) تخلقوا باخلاق اللہ ——— ۳۶

(۷) اصلاح اغلاط ——— ۴۴

(۸) ریاست فریدکوٹ میں اسلام اور مسلمان ——— ۴۵

(۹) اعتراف خدمات ——— ۵۷

Marfat.com

(۱۰) ممکن نہیں کہ بھول دوں اِن محسنوں کی یاد

(۱۱) ناز ہے اسلام کو ان ایسی بیٹیوں پہ

سُنّیوں! سن لو

لاکھوں سلام اسلام کے اِن ہونہار بچوں پہ

Marfat.com

آہ ـــــ محمد عبدالحکیم قاضی رحمۃ اللہ علیہ ایم اے

راقم ایک عرصہ سے معمول کے مطابق ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۸۶ء کو نماز جمعہ کے بعد بودلہ ہاؤس، چوہان روڈ، اسلام پورہ، حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلام عرض کر کے خیریت دریافت کی اور پوچھا کیا طبیعت میں کچھ تبدیلی پیدا ہوئی ہے؟ فرمایا ہاں! پوچھا کیا تبدیلی ہے؟ کہنے لگے:-

> یہ احساس تیز تر ہوتا جا رہا ہے کہ تبلیغ اسلام کے سلسلے میں کچھ کام نہ ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماتا تو میرے بہت سے پروگرام تھے لیکن کیا کروں؟ علالت نے چلنے پھرنے سے بھی روک رکھا ہے۔

راقم نے کہا، آپ نے علالت کے باوجود کئی تبلیغی اور نصابی قسم کی کتب لکھی ہیں۔ پھر انہیں اپنے خرچ پر چھپوا کر تقسیم بھی کیا ہے۔ یہ وہ کام ہے جس کی طرف اچھے اچھے علماء کی توجہ بھی نہیں ہوتی۔ آپ کی تصنیف اسلامی نصاب کے چار حصے چھپ چکے ہیں۔ ایک نئی کتاب تکملہ کی کتابت میرے پاس موجود ہے۔ اس کی پروف ریڈنگ مولانا محمد منشاء تابش قصوری مدظلہ نے کی ہے اور اس پر ابتدائیہ بھی لکھا ہے۔ ابتدائیہ پڑھ کر سنایا تو چہرے پر بشاشت کی لہر دوڑ گئی۔ کہنے لگے اس میں ذکر خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہے یا نہیں؟ میں نے کہا ابھی دیکھ کر عرض

Marfat.com

عرض کرتا ہوں۔ کہنے لگے :۔

دیکھو! حضور انور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر
اس کتاب میں موجود ہو تو میں اطمینان کے ساتھ اس
دنیا سے رخصت ہو سکوں گا۔

اس کے علاوہ بھی کئی باتیں ہوئیں اور جب اجازت طلب کی تو کہنے لگے دل تو نہیں چاہتا لیکن آپ جانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ ان سے آخری ملاقات ہے دوسرے دن ۷ ربیع الاول ۳۱ اکتوبر ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷ء بروز ہفتہ قاضی کے مخلص احباب میں سے جناب عبدالغفور صاحب نے ٹیلی فون پر بتایا کہ رات گیارہ بجے قاضی صاحب اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے ہیں۔ دل دھک سے رہ گیا اور بے ساختہ زبان سے نکلا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

قاضی صاحب جامع مسجد عمر روڈ، اسلام پورہ، لاہور کی انتظامیہ کے صدر تھے۔ ہفتہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اسی مسجد کے پہلو میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ جم غفیر نے حضرت شیخ القرآن مولانا علامہ غلام علی اوکاڑوی مدظلہ کی امامت میں نمازِ جنازہ ادا کی اور سانده کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً

۹ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ
۱ دسمبر ۱۹۸۷ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

Marfat.com

ایک خاموش مُبلّغ

محمد منشا تابش قصوری

علوم وفنون اسلامیہ میں تاریخ وسوانح ایک ایسا شعبہ ہے جس کا احاطہ ممکن نہیں۔ انسان کی تاریخ، شہر کی تاریخ، ملک کی تاریخ اور پھر ان سے متعلقات کی تاریخ، جغرافیائی کیفیات تمدنی حالات، معاشی ومعاشرتی معلومات یہ سب عنوان تاریخ سے عبارت ہیں۔

رجال پران گنت کتب ہر زمانہ میں ہر زبان پر لکھی گئیں اور لکھی جارہی ہیں۔ یہ ایک ایسا فن ہے جس سے ہر صاحبِ علم کو دلچسپی ہے، لیکن ہر ایک کی تاریخ نہیں لکھی جاتی، ہر ایک کو صفحۂ قرطاس کی زینت نہیں بنایا جاتا۔ ہر ایک کو تاریخ میں جگہ نہیں ملتی اور جنھیں صفحاتِ تاریخ اپنے اندر سموتے ہیں ان کی خاص بات ہوتی ہے۔

آج ہمیں ہزار ہا برس پہلے کے انسان کی کیفیات پر بالتفصیل آگاہی حاصل ہوسکتی ہے جنہیں ہم نے دیکھا تک نہیں صرف صفحۂ تاریخ پر اسے پڑھا، اور پڑھنے سے ہی اتنا متأثر ہوئے کہ جگہ جگہ اسکی باتیں، اسکی حکائتیں، اسکے تذکرے، اسکی داستان اور اسی کی کہانی! آخر یہ کیوں؟

بس مختصر سا یہی جواب ہے کہ انسان نے کارنامے انجام دیئے اور پھر اُن کارناموں کو اجاگر کیا گیا۔ اس کے اعمال کی تشہیر ہوئی، اس کے علوم وفنون نے نہ صرف اسے ذاتی طور پر مقبولیت کا شرف بخشا بلکہ اس کی آواز سے گم گشتگان، راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے۔ یگانے بیگانے بنے اور پھر اس کی بے لوث خدمات نے اسے مخدوم بنایا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے تاریخ میں بلند مقام نصیب ہوگیا۔

تاریخی شخصیات کی فہرست بڑی طویل ہے۔ ماضی کی تو بات ہی کیا عصرِ حاضر میں ہماری بے شمار شخصیات ہیں جن کے نام افلاکِ تاریخ پر آفتاب ومہتاب کی طرح چمک رہے ہیں۔ یہاں ان کے احوال وآثار کو رقم کرنا مقصود نہیں۔ مگر اس

Marfat.com

مختصر میں اہلِ سنت والجماعت کے ایک خاموش مبلغ، ایک معنی خیز شخصیت، صاحبِ علم و فضل، نازشِ تقویٰ و طہارت، مجسمۂ خیر و برکت، محبِ ملک و ملت، محسن اہلِ سنت مولانا محمد عبدالحکیم قاضی ایم۔ اے کی ذات ستودہ صفات کی زندگی کے چند خاکے پیش کرنے کی طرح ڈالی ہے۔ ممکن ہے مستقبل کا مؤرخ اس عظیم دردمند انسان کو اپنے قلم کا موضوع بنانے میں فیاضی سے کام لے سکے۔

مولانا محمد عبدالحکیم قاضی مدظلہٗ ۱۹۰۷ء میں ریاست فریدکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان نسلاً بعد نسل علوم و فنون اسلامیہ کا امین چلا آرہا تھا۔ جب آپ نے آنکھ کھولی تو خاندان کو علم و عمل سے مرصع پایا۔ آپ کے والد ماجد خادم الاسلام والمسلمین حضرت مولانا علامہ محمد یٰسین قاضی علیہ الرحمۃ ریاست فریدکوٹ کے قاضی القضاۃ اور مسندِ افتاء پر فائز تھے شہر فریدکوٹ کی جامع مسجد کے امام و خطیب کا منصبِ اعلیٰ بھی آپ ہی کے سپرد تھا۔ نہایت مؤثر اور دل پسند تقاریر سے عوام و خواص کو اسلام کا گرویدہ بناتے۔ بہت سے اہم مسائل جو مسلمانوں کے لیے حل کرانا مشکل تھے آپ نے حکمتِ عملی سے والیٔ ریاست سے حل کرائے۔

مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی آپ کا بے حد احترام کرتے۔ آپ کے ارشاد پر ہر ایک مذہب و مسلک کے لوگوں نے تعصب کو بالائے طاق رکھا۔ معمولاتِ زندگی کو یگانگت، محبت اور خلوص و ایثار کا جامہ پہنایا اور فرقہ وارانہ فساد کا بیج تک پیدا نہ ہونے دیا۔

قاضی صاحب مدظلہٗ کے دادا جان حضرت مولانا محمد رکن الدین قاضی علیہ الرحمۃ بہت بلند ہمت انسان تھے۔ علوم و فنون اسلامیہ میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے۔ اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت، تعمیر و ترقی کے لیے بڑی جدوجہد فرماتے۔ یہاں تک کہ والیٔ ریاست نے غیر مقلدین کی شرارتوں سے تنگ آکر آپ کے ایماء پر مسئلہ تقلید پر تاریخی مناظرہ کرایا جس میں حکم کے فرائض ایک صاحبِ علم غیر مسلم نے انجام دیئے اور میدان اہلِ سنت کے ہاتھ رہا اور وہابیہ کی کمر ٹوٹ گئی۔ اس مناظرے میں احناف کی طرف سے مناظر حضرت مولانا ولی محمد جالندھری

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس مناظرے کی روئداد ابحاثِ فریدکوٹ کے نام سے اسی زمانے میں چھپ گئی تھی۔ مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے ضمیمۂ ابحاثِ فریدکوٹ کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس وقت یہ دونوں کتابیں نایاب ہیں۔

مولانا محمد عبدالحکیم قاضی مدظلہٗ کی پیدائش ایسے سال ہوئی جو بعد میں تاریخی حیثیت سے یاد کیا جانے لگا یعنی مسلم لیگ کی تشکیل ۱۹۰۶ء میں ہوئی۔ اتفاق سے اسی سال جناب قاضی صاحب اس دنیائے ہست و بود میں تشریف لائے۔ یہی وہ سال ہے جس کو شیخ الاسلام والمسلمین حضرت الحاج الحافظ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی علیہ رحمۃ کی ولادت باسعادت کا شرف نصیب ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکابر تحریکِ پاکستان میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ اسی طرح میرے ممدوح حضرت مولانا محمد عبدالحکیم قاضی مدظلہٗ کو بھی اسی تاریخی سال سے ولادت کی نسبت حاصل ہے۔ بالفاظِ دگر یوں کہا جائے کہ قاضی صاحب اور مسلم لیگ توام ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا آپ اس اعتبار سے بھی ایک تاریخی انسان ٹھہرتے ہیں۔

حضرت قاضی صاحب مدظلہٗ کی آنکھ علمی، دینی و روحانی خانوادہ میں کھلی تھی۔ بناءً علیہ آپ کی تعلیم و تربیت بھی اسی نہج پر ہوئی۔ دینی علوم کی تحصیل کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم کو بھی باقاعدہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ آپ نے ۱۹۲۲ء میں میٹرک کا امتحان اعلیٰ پوزیشن پر پاس کیا اور پھر ترقی کی منازل طے کرتے کرتے ایم۔ اے کی ڈگری بھی عمدہ پوزیشن میں پائی۔ میٹرک کے بعد آپ نے سلسلۂ تدریس شروع کر دیا تھا۔ بے شک آپ کے رفقاء آپ کی طرح ہونہار، قابل، محنتی اور اسلام سے محبت، تبلیغ سے عشق رکھنے والے تھے۔ مگر ان تمام میں جو دردِ عشق کی دولت آپ کو نصیب تھی وہ اوروں میں کہاں، اس کا سبب خاندانی مبلغین کی کاوشیں تھیں اور ان کاوشوں کا نہایت عمدہ ثمر آپ کی صورت میں اس عالی مرتبت خاندان کو اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرمایا۔

حضرت قاضی صاحب مدظلہٗ کی زندگی عملاً، قولاً، فعلاً تبلیغ سے عبارت ہے۔ جب تک تعلیم و تدریس سے متعلق رہے احسن پیرایہ میں تبلیغ

Marfat.com

کے فرائض انجام دیتے رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد تو مزید فراغت تھی۔ چنانچہ جس طرح بھی ممکن ہوا تبلیغ کو وسعت دیتے گئے۔ حتیٰ کہ عمر کے اس حصہ میں جب قویٰ مضمحل ہوئے، جسم بظاہر کمزور ہوا، بآسانی چلنا دشوار نظر آیا تو قرطاس و قلم کو اپنے مشن میں ممد و معاون پایا جس کی گھٹی میں تبلیغ پڑی، جس کا دامنِ زندگی تبلیغ سے پیوستہ ہو، جس کا اوڑھنا بچھونا تبلیغ ہو اس کو اعصاب ایسے مقدس مشن سے کیسے باز رکھتے ہیں۔ آج جب اس خاموش مبلغ کی حالت کو دیکھتے ہیں تو رشک آتا ہے خدایا!! ایسے مقدس اور پاکیزہ انسان کے ذوق و شوق کو ذرہ، ہمیں بھی مرحمت فرما۔ تاکہ تبلیغ ایسے اہم فرض سے عہدہ برآ ہو سکیں۔

قاضی صاحب نے حال ہی میں قوم مسلم کی حالت کو سدھارنے کے لیے چار حصص پر مشتمل ایسا تبلیغی نصاب ترتیب دیا ہے جس کا ہر حصہ اس قابل ہے کہ پاکستان کا ہر باشندہ صحیح اسلامی تعلیم اور تاریخی حقائق سے واقف ہونے کے لیے مطالعہ کرے۔

قاضی صاحب کی یہ قلمی تبلیغ کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے اور لطف کی بات ہے کہ آپ کی تمام تبلیغی کتب جو تقریباً" چھ سو صفحات پر مشتمل ہیں صرف پندرہ روپے میں دستیاب ہیں۔

دل چاہتا ہے کہ اس نہایت بلند کردار انسان کے تفصیلی حالات قلمبند کئے جائیں مگر طوالت کے خوف کے پیشِ نظر آپ کی آخری آرزو کو قارئین کرام کے سامنے رکھتا ہوں، جس سے آپ خود اندازہ لگائیں کہ اس خاموش مبلغ کو قوم و ملت، دین و مذہب کی تعمیر و ترقی، ترویج و اشاعت کا کتنا شوق ہے، کتنی محبت ہے اور کتنا عشق ہے۔ آپ فرماتے ہیں!! میری آخری آرزو ہے کہ میری موت آئے تو تبلیغ کرتے ہوئے آئے!! اللہ اکبر اور آج جب آپ صاحبِ فراش ہیں تو خدا کی عبادت، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر محبت و عشق سے ہدیۂ صلوٰۃ و سلام اور بسترِ علالت پر ہی قلم و قرطاس سے مصروفِ تبلیغ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کو اپنی رحمت سے نوازتے ہوئے صحتِ کاملہ عاجلہ مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ وعلی الہ وصحبہ بارک وسلم۔

Marfat.com

ذکرِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

ولادتِ باسعادت سے مدینہ منورہ میں حضرت ابوایوب انصاری کے ہاں تشریف لانے کا بیان اسلامی نصاب حصہ اول میں صفحات ۱۳۹ تا ۱۶۷ ملاحظہ کیجئے۔

بعد کے حالات کا بیان درج ذیل ہے:۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ اخلاق حمیدہ کا سرچشمہ ہیں۔ ؎

حُسنِ یوسف، دمِ عیسٰی، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری!

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیائے امکان میں ہر حکیم سے برتر حکیم، ہر دانا سے بہتر دانا۔ ہر رحیم سے بڑے رحیم اور ہر کریم سے بدرجہا بڑھ کر کریم اور مہربان ہیں۔

قرآن کریم شاہد ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں کل بنی نوعِ انسان کی خیر خواہی اور نفع رسانی کی اتنی آرزو تھی کہ

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ — کسی کی تکلیف گوارا نہ تھی

(یونس ۱۰ — ۱۲۸)

کیونکہ

حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ — آپ تمام جہان کے حد درجہ خیر خواہ ہیں۔

بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ — ایمان والوں پر تو نہایت شفیق مہربان

عدل وانصاف کا یہ عالم کہ صحابہ کرام کی طرف التفات فرمانے میں بھی مساوات کی

Marfat.com

...بت فرماتے ۔ ہر ایک سمجھتا کہ اسی کی طرف نظرِ عنایت ہے ۔

کوئی اپنے آپ کو اس سعادت سے محروم نہ پاتا ۔ تہذیب کا یہ بلند معیار کہ صحابۂ کرام کی محفل میں کبھی پائے مبارک دراز نہ فرمائے ۔

قدر افزائی اور بندہ پروری ایسی کہ جب کوئی مصافحہ کرتا تو آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دستِ مبارک کو اس وقت تک نہ کھینچتے جب تک وہ مصافحہ کرنے والا خود اپنے ہاتھ کو نہ کھینچتا ۔ کنبہ والوں اور خادموں پر نہایت مہربان ۔

حضرت انس رضی اللہ دس سال تک حضور کی خدمت کرتے رہے ۔ اس عرصہ میں آپ نے کبھی ہونھ تک نہ کیا ۔

خود رحیم اور کریم تھے ۔ دوسرے کی اذیت و آزار پر صبر فرماتے ۔

سرورِ کائنات کی پاک تعلیم اندھوں کو آنکھیں دیتی ۔ بہروں کو کان ۔ گمراہوں کو ہدایت

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر خوبی سے آراستہ تھے جملہ اخلاق فاضلہ سے متصف سکینہ آپ کا لباس تھا ۔

رحلت سے چھ مہینے پہلے سورۂ النصر نازل ہوئی !

جب پہنچی مدد اللہ کی اور مکہ	اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ
معظمہ فتح ہو گیا اور یہ بڑی	وَالْفَتْحُ
فیصلہ کن بات تھی اور تو دیکھے	وَرَاَیْتَ النَّاسَ
لوگوں کو اللہ کے دین میں داخل	یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ
ہوتے غول کے غول ۔	اَفْوَاجًا ۔

فتح مکہ کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے حتیٰ کہ سارا جزیرۂ عرب اسلام کا کلمہ پڑھنے لگا گویا جو مقصد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تھا وہ پورا ہو گیا ۔

Marfat.com

پاکی بولیئے اپنے رب کی	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
اور بخشش مانگیے	وَاسْتَغْفِرْهُ
بے شک وہ معاف کرنیوالا ہے	اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

آپ کی بعثت اور دنیا میں رہنے کا مقصد پورا ہو گیا۔ دین مکمل ہو گیا۔ خلافت کبریٰ قائم ہو گئی ادھر سے فارغ ہو کر ہمہ تن ادھر لگ جائیے پہلے سے بھی زیادہ کثرت سے تسبیح و تحمید کیجئے۔ ان فتوحات اور کامیابیوں پر اللہ کریم کا شکر بجالائیے۔ امت کے لئے بخشش مانگئے اور شفیع المذنبین کے مقام پر فائز ہو جائیے۔

آخری رمضان سنہ ھ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس یوم کا اعتکاف فرمایا اس سے قبل ہر سال دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

پیاری بیٹی حضرت فاطمہ نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ مجھے اپنا وصال قریب معلوم ہوتا ہے۔ اسی سال حجۃ الوداع کا وہ مشہور خطبہ ارشاد فرمایا جس کی فصاحت وبلاغت کی تاریخ میں مثال نہیں اور جو افراد اور اقوام کے لئے حریت۔ عزت نفس۔ آزادی اور مساوات کا بے نظیر چارٹر ہے۔

فرمایا: لوگو! خیال ہے کہ میں اور آپ پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہ ہوں گے۔ باہمی اخوت اور اتحاد کے رشتہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:۔

لوگو! تمہارے خون۔ تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ آج کے دن اس شہر اور اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

تاریخ عالم میں عورت مظلوم رہی ہے۔

Marfat.com

سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پہلے عظیم راہنما ہیں جنہوں نے اس مظلوم طبقہ کی دست گیری فرمائی۔

فرمایا تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے۔ انہیں اچھی طرح کھلاؤ۔ اچھی طرح پہناؤ۔

بالغ نظری سے امت مسلمہ کے مستقبل کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا۔

لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اُسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ قرآن حکیم اللہ کی کتاب ہے۔

امت مسلمہ کے استحکام۔ اور اتحاد اور یک جہتی کے بارہ میں فرمایا۔

لوگو! میرے بعد کوئی اور پیغمبر اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے۔

خوب سُن لو!

۱۔ اپنے رب کی عبادت کرو۔

۲۔ پنج گانہ نماز قائم کرو۔

۳۔ سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔

۴۔ مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی سے دیا کرو۔

۵۔ خانہ خدا کا حج بجالاؤ۔

۶۔ اپنے حکام کی اطاعت کرو۔

لوگو! جاہلیت کی یہ بات میں اپنے پاؤں سے پامال کرتا ہوں۔

جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں۔ آج سے عربی اور عجمی سب برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔ افضل وہ ہے جو تقوٰی میں بڑھ کر ہے

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا حدیث میں فرمایا:

'ہمارے خاندانی نسب اس لئے نہیں کہ دوسروں کی حقارت کی جائے۔ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو (اس لحاظ سے بھائی بھائی ہو) کسی کو کسی پر فضیلت نہیں

Marfat.com

مگر دین اور پرہیز گاری کی بدولت۔

عیب دار وہ ہے جو چھچھورا۔ بے حیا اور کنجوس ہے۔

ان اعمال کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے رب کے فردوس بریں میں داخل ہوگے۔

فرمایا لوگو قیامت کے دن تم سے میری بابت پوچھا جائے گا

ذرا بتاؤ کہ کیا جواب دو گے؟

سب نے کہا ہم شاہد ہیں کہ!

آپ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچا دیئے۔ آپ نے رسالت اور نبوت کا حق ادا کر دیا، آپ نے ہمیں کھوٹے کھرے کی بابت اچھی طرح بتا دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا:۔

"اے اللہ سن لے تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں"۔

پھر فرمایا

جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں اس کی تبلیغ کرتے رہیں۔

غور فرمایئے

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے الوداعی خطبہ میں کیسے سنہری اصول و احکام کی تاکید فرمائی ہے جن پر عمل کرکے امت مسلمہ دنیا و آخرت میں سربلند ہو سکتی ہے۔

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے تو اسی جگہ اس آیت کریمہ کا نزول ہوا۔

آج میں نے تمہارے دین کو	اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
تمہارے لئے مکمل کر دیا۔	دِیْنَکُمْ

Marfat.com

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ	اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور
رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط	میں نے تمہارے لئے اسلام کا دین پسند کیا

۲۹ صفر روز دوشنبہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک جنازہ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستہ ہی میں دردِ سر شروع ہو گیا۔ ساتھ ہی شدید بخار۔

حالتِ مرض میں ۱۱ یوم آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں رونق افروز ہو کر تو نماز پڑھاتے رہے۔ بیماری کے کل دن تیرہ ہیں یا چودہ ہیں۔

آخری ہفتہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں پورا فرمایا۔

وصال مبارک سے پانچ دن قبل چارشنبہ کے دن سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مخضب (پتھر کا ٹب) میں بیٹھ کر سات کنوؤں کی سات مشکوں کا پانی سر مبارک پر ڈلوایا۔ قدرے سکون ہوا۔

مسجد تشریف لے گئے

صحابہ کرام سے فرمایا

"تم سے پہلے ایک قوم ہوئی ہے جو نبیوں اور صلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتی تھی۔ تم ایسا نہ کرنا۔"

پھر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد منبر پر اجلاس فرمایا۔ منبر پہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آخری نشست تھی۔ یہ واقعہ پانچ یوم قبل وصال کا ہے۔

پھر فرمایا انصار میرے زادِ راہ رہے ہیں انہوں نے اپنے واجبات کو پورا کر دیا۔ ان کے حقوق باقی ہیں۔ ان میں سے اچھے کام کرنے والوں کی قدر کرنا، لغزش کرنے والوں سے درگذر کرنا۔

Marfat.com

پھر فرمایا ایک بندہ کے سامنے دنیا و مافیہا کو پیش کیا گیا مگر اس نے آخرت کو اختیار کیا

حضرت ابوبکر صدیق پکار اٹھے

"ہمارے ماں باپ، ہماری جانیں، ہمارے زر و مال حضور پر قربان

چار یوم قبل رحلت

پنج شنبہ کے دن مرض بڑھ گئی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وصیتیں فرمائیں

١۔ یہود کو عرب سے نکال باہر کر دیا جائے۔

٢۔ وفود کی عزت اور مہمانی بدستور جاری رہے۔

٣۔ قرآن کریم پر مضبوطی سے عمل کرتے رہنا۔

ایک یا دو یوم قبل رحلت

بروز شنبہ یا یک شنبہ

حضرت ابوبکر صدیق کی امامت میں نماز ظہر قائم ہو چکی تھی۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس اور حضرت علی مرتضٰی کے کندھوں پر سہارا دیئے ہوئے تشریف فرما ہوئے

صدیق پیچھے ہٹنے لگے۔ سرور کائنات نے اشارہ سے فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق کے برابر بیٹھ کر شامل نماز ہوئے۔ صدیق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کرتے تھے۔ باقی سب لوگ حضرت صدیق کی تکبیرات پر نماز ادا کر رہے تھے۔

ایک یوم قبل رحلت

یک شنبہ کے دن۔

١۔ سب غلاموں کو آزاد فرما دیا۔ ان کی تعداد چالیس بیان ہوئی ہے۔

Marfat.com

۲۔ گھر میں نفقہ سات دینار موجود تھے ۔ غریبوں میں تقسیم فرما دئے۔

آخری دن

دو شنبہ کے روز نماز صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پردہ اٹھوایا جو عائشہ صدیقہ کے حجرہ اور مسجد طیبہ کے درمیان پڑا ہوا تھا۔

نماز ہو رہی تھی ۔ نبی اکرم کچھ ملاحظہ فرماتے رہے ۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ عادت کا اثر تھا۔ رُخ انور پہ بشاشت تھی ۔ ہونٹوں پہ مسکراہٹ چہرہ مبارک ورق قرآن تھا۔

صدیق سمجھے کہ فخر دو عالم کا ارادہ مبارک نماز میں آنے کا ہے ۔ وہ پیچھے ہٹنے لگے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو۔

پھر پردہ چھوڑ دیا گیا ۔ نماز صدیق اکبر نے مکمل فرمائی ۔

اس کے بعد آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کسی دوسری نماز کا وقت نہیں آیا

اس روز حضور انور نے فاطمہ زہرا کو سیدۃ نساء العالمین ہونے کی بشارت فرمائی ۔

پھر حسنین کریمین علیہما السلام کو بلایا دونوں کو چوما اور ان کے احترام کی وصیت فرمائی ۔ پھر ازواج مطہرات کو بلایا اور انہیں نصیحتیں فرمائیں ۔ نیز حضرت علی مرتضٰے کو بلایا ۔ شفقت سے ان کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور نصیحت فرمائی ۔

اس موقع پر فرمایا

اَلصَّلٰوۃُ . اَلصَّلٰوۃُ . اَلصَّلٰوۃُ — نماز نماز نماز

وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ — اور غلام و لونڈیاں

یعنی نماز قائم رکھنا ، غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق کا خیال رکھنا ، یہ وصیت آنحضور کئی بار دہراتے رہے۔

Marfat.com

حالتِ نزع

حالتِ نزع میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عائشہ صدیقہ سہارا دئے ہوئے پیٹھ پیچھے بیٹھی تھیں

پانی کا پیالہ سرہانے رکھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیالہ میں ہاتھ ڈالتے اور چہرہ اقدس پر پھیر لیتے

زبان مبارک سے فرما رہے تھے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَات

اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما آگئے آئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسواک کی طرف دیکھا۔

صدیقہ نے مسواک کو نرم بنا کر پیش کیا۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک کی پھر دست مبارک بلند فرمایا اور زبان مبارک سے فرمایا

اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی

اسی وقت دستِ مبارک لٹک گیا، چشم مبارک کی پتلی اوپر کو اٹھ گئی

الصلوٰۃ والسلام علی محمدن المصطفٰے امام الانبیاء خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے حالت یہ تھی کہ

پھیل گئی خرابی	ظَهَرَ الْفَسَادُ
جنگل میں اور دریا میں	فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

(الروم ۳۰ - ۴۱)

لوگوں کے ہاتھ کی کمائی سے	بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ
چکھانا چاہیے ان کو کچھ مزہ	لِيُذِيقَهُمْ
ان کے کام کا	بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا
تاکہ وہ پھر آئیں	لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

لوگ دین فطرت پر قائم نہ رہے۔ دنیا میں کفر اور ظلم پھیل پڑا۔ اس کی شامت سے ملکوں اور جزیروں میں خرابی پھیل گئی۔ نہ خشکی میں سکون اور سلامتی رہی۔ نہ تری میں۔ روئے زمین کو فتنہ و فساد نے گھیر لیا۔ بحری لڑائیوں اور جہازوں کی لوٹ مار سے سمندروں تک میں طوفان بپا ہوگیا، یہ سب اس لیئے کہ اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ بندوں کو تھوڑا سا مزہ دنیا میں بھی چکھا دیا جائے۔ پوری سزا تو آخرت میں ملے گی۔ کچھ نمونہ یہاں بھی دکھا دیں۔ ممکن ہے بعض لوگ ڈر کر راہ راست پر آجائیں۔

بندوں کی بدکاریوں کی وجہ سے خشکی اور تری میں خرابی پھیلنا گو ہمیشہ ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔ لیکن جس خوفناک عموم و شمول کے ساتھ بعثت محمدی سے پہلے یہ تاریک گھٹا مشرق اور مغرب میں چھا گئی تھی دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

یورپ کے محققین نے اس زمانہ کی تاریک حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے اس سے واضح ہے کہ غیر مسلم مؤرخ بھی اس معروف صداقت کو تسلیم کرتے ہیں۔

Marfat.com

نماز کا بیان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آدمی نماز۔ روزہ۔ حج عمرہ اور سارے نیک کام کرتا ہے۔ مگر قیامت کے دن ان کا بدلہ انسان کو اسی قدر ملے گا۔

جس قدر اس نے اپنی سوچ سمجھ اور عقل سے کام لے کر عمل کیا — بِقَدْرِ عَقْلِہٖ

نیز فرمایا کہ

نیک عمل کی جڑ اسلام ہے — رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامِ

اور اس کا ستون نماز ہے — وَعُمُوْدُ الصَّلٰوۃِ

اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ — وسنہ الجہاد

نماز تمام عبادتوں سے مقدم ہے

کاش کہ نماز کو سوچ سمجھ کر ادا کیا جائے، نماز مکہ مکرمہ میں شب معراج دو دو رکعت فرض ہوئی۔ ہجرت کے بعد چار چار رکعت فرض ہوئی۔

ارشاد نبوی ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے۔ جس نے نماز کی حفاظت کر لی نماز اس کے لیئے قیامت کے دن روشنی حجت اور باعث نجات بن جائے گی۔

نماز پانچ وقت فرض ہے۔ درمیانی نماز عصر ہے اس کی حفاظت کی خاص تاکید ہے اس کے چھوٹ جانے پر سخت وعید آئی ہے، عشاء کی نماز سے پہلے سونا منع ہے۔ اس کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔

Marfat.com

حدیث میں ہے، سفید لباس پہنو۔ یہ بہت پاکیزہ اور اچھا ہے۔ جائے نماز پاک و صاف رکھی جائے۔ بدبودار چیزوں سے بچا جائے۔ خوشبو سلگائی جائے۔

نماز کی کنجی پاکیزگی ہے۔ اس کی تحریم تکبیر ہے تکبیر کے بعد ادائے نماز کے علاوہ تمام باتیں منع ہیں۔

نماز کی تحلیل سلام ہے۔ سلام کے بعد تمام جائز باتیں کرنا جائز ہیں۔

قیام میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا چاہیئے نمازی کی نگاہ جائے سجدہ پر رہنی چاہیئے۔ ادھر اُدھر نگاہ اٹھانا منع ہے۔

قرأت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی جائے۔

قرأت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہوگی۔

نماز میں فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمت والا ہے۔ نہایت مہربان

سورہ فاتحہ قرآن حکیم کی پہلی سورۃ ہے۔ اس سورۃ مبارکہ سے قرآن مجید شروع ہوتا ہے اس کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔

حدیث پاک میں ہے۔

جو کام حمد الٰہی سے شروع نہیں کیا	کل امر ذی بال لم یبدا فیہ
گیا اس میں کامیابی نہیں۔	بالحمد فھو ابتر۔

پس ہر کام بسم اللہ سے شروع کرنا چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب بندہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے جلال و جمال دونوں صفات کو بیان کر دیا۔

اے اللہ تیری ذات پاک ہے	سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ

87499

Marfat.com

وَبِحَمْدِكَ — خوبیوں والا تیرا نام

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ — اور مبارک تیرا نام

وَتَعَالٰى جَدُّكَ — اور اونچی تیری شان

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ — اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ الکَرِیْمِ کی تسبیح (پاک ہونا) بیان کرنا

اللہ باری تعالیٰ کا ذاتی نام۔ وہ ذات پاک جس سے تمام مخلوق کو والہانہ محبت ہے۔

اَللّٰهُمَّ یا اللہ (خیر کے ساتھ ہماری طرف توجہ فرما)۔

حَمْد۔ فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کرنا حمد افعال اختیاری پر ہوتی ہے نہ کہ اوصاف اضطراریہ پر

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُحَمَّد اس لیے ہیں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کثرت کے ساتھ قابلِ ستائش (تعریف) خصلتیں پائی جاتی ہیں۔

مُحَمَّد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی بھی ہے اور جناب سید الکونین کے اوصاف حمیدہ کا مظہر بھی۔

جَدّ فیض۔ عظمت۔ اللہ کریم کا فیضان اور اس کی عظمت بہت بلند ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ — ہر طرح کی حمد اللہ ہی کیلئے ہے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ — جو تمام کائنات کا پالنے والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ — جو رحمت والا ہے

الرَّحِيْمِ — جس کی رحمت تمام مخلوقات کو مالا مال کر رہی ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ — جو اس دن کا مالک ہے جس دن

Marfat.com

اعمال کا بدلہ لوگوں کو ملے گا

یا اللہ ہم صرف تیری ہی بندگی کریں۔	اِیَّاکَ نَعۡبُدُ
اور صرف تجھ ہی سے اپنی ساری احتیاجوں میں مدد مانگیں	وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ
اے اللہ ہمیں سعادت کی سیدھی راہ پر چلا۔	اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ
وہ راہ جو ان لوگوں کی۔	صِرَاطَ الَّذِیۡنَ
جن پر تو نے انعام کیا	اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ
ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے (اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے)	غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ
اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے	وَلَا الضَّآلِّیۡنَ

یہود پھٹکارے گئے اس لئے کہ انہوں نے حضرت مریم پر بہتان باندھا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت اور رسالت کا انکار کیا۔

نصارٰی بھٹک گئے کہ انہوں نے محض ہٹ دھرمی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے انکار کیا اور قرآن کریم کو نہ مانا حالانکہ قرآن حکیم شک کی جگہ ہی نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"میرے بندے نے میری تعریف کی"

Marfat.com

جب بندہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو اللہ کریم فرماتا ہے "میرے بندے نے میرے جلال اور جمال دونوں صفات کو بیان کیا۔"

جب بندہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ط کہتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ اس نے میرا کام مجھے سونپ دیا۔

جب بندہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ط کہتا ہے تو اللہ کریم فرماتا ہے:۔

" یہ میرے اور بندے کے درمیان ہے۔ میرے بندے نے جو مانگا ہے۔ ملے گا۔"

جب بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ط کہتا ہے تو اللہ کریم فرماتا ہے۔

" یہ میرے اور بندے کے لئے ہے جو اس نے مانگا وہ اُسے ملے گا۔"

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ	ہر قسم کی زبانی۔ بدنی اور مالی
وَالصَّلَوٰتُ	عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔
وَالطَّيِّبَاتُ	
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ	اے نبی تجھ پر سلام
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ	اور اللہ کی رحمت
وَبَرَكَاتُهٗ	اور اس کی برکتیں
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ	سلام ہو ہم پر اور اللہ کے
الصّٰلِحِيْنَ	نیک بندوں پر
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
اِلَّا اللّٰهُ	سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔
وَاَشْهَدُ	اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
اَنَّ مُحَمَّدًا	بے شک حضرت محمد اللہ کے

Marfat.com

بندے اور رسول ہیں۔ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ پڑھو گے تو گویا آپ نے ہر نیک بندے پر سلام پڑھا۔ خواہ وہ زمین پر یا آسمان پر ہو۔

حضرت ثوبان راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھتے۔ پھر یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

نیز سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمے پڑھا کرتے تھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔

اے اللہ	اَللّٰھُمَّ
مجھے ہدایت دے	اِھْدِنِیْ
ہدایت والوں کے ساتھ	فِیْمَنْ ھَدَیْتَ
اور مجھے عافیت دے	وَعَافِنِیْ
عافیت والوں میں	فِیْمَنْ عَافَیْتَ
اور مجھے دوست رکھ	وَتَوَلَّنِیْ
اپنے دوستوں کے ساتھ	فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ
اور برکت دے	وَبَارِکْ لِیْ
اپنی عطا کردہ نعمتوں سے	فِیْمَا اَعْطَیْتَ
کوئی رسوا نہیں کر سکتا	اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ

Marfat.com

مَنْ وَّالَيْتَ — تیرے دوست کو
وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ — اور اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا جسے تو رسوا کرے۔
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ — اے ہمارے رب تو برکت والا بلندی والا ہے۔
اَللّٰهُمَّ — اے اللہ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ — میں تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے۔

کثرتِ سجود کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" بندہ سجدہ کی حالت میں اللہ کریم کے قریب ترین ہوتا ہے۔ لہٰذا سجدہ میں خوب دعائیں مانگو۔"

حضرت ثوبان راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" اپنے اوپر کثرت سے سجدے لازم کر لو کیونکہ اللہ تعالےٰ ہر سجدے کے بدلے تمہارا ایک درجہ بڑھا دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

حضرت ربیعہ بن کعب سے مروی ہے کہ ایک رات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" کچھ مانگو۔ میں نے عرض کیا، میں چاہتا ہوں کہ جنت میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں، فرمایا کچھ اور؟ میں مکرر عرض کرتا رہا، حضور! بس میری

Marfat.com

بھی تمنا ہے۔ فرمایا کثرت سے سجدے کیا کرو۔"

قیام کی اپنی اہمیت ہے۔

حضرت جابر راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"بہترین نماز لمبے قیام والی ہے۔"

حضرت مغیرہ بن شعبہ راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا لمبا قیام فرماتے اور نماز پڑھتے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں یا ٹانگوں پہ ورم آجاتا۔ عرض کیا گیا تو فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔" رکوع میں اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں خوب دعائیں مانگو، کیونکہ سجدے کی حالت قبولیت دعا کے لئے زیادہ موزوں ہے۔"

یاد رہے کہ:۔

۱۔ قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا فرض ہے۔

۲۔ سجدہ کرتے وقت زمین پر ہاتھوں سے گھٹنے پہلے رکھے اور اٹھتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھائیے۔

سجدے کی حالت میں رانیں پیٹ سے علیحدہ کرلے پیٹ ران کے ذرا سے حصہ پر بھی نہ ہو۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ناک اور پیشانی زمین پر ٹکا دیتے۔ ہاتھ پہلو سے الگ کر لیتے۔"

اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے۔ سات اعضا پر سجدہ کرتے۔

۱۔ پیشانی ۲۔ دونوں ہاتھ ۳۔ دونوں گھٹنے ۴۔ دونوں پاؤں۔

Marfat.com

۴۔ دوسرے سجدہ پر، رکوع اور قیام و قعود پر اطمینان فرض ہے۔
۵۔ دوسری رکعت کی ابتداء قرأت سے ہوتی ہے اس میں تعوذ اور سکتہ نہیں ہے۔
۶۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تین باتوں سے منع فرمایا۔
۱۔ مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے سے۔
۲۔ کتے کی طرح بیٹھنے سے۔
۳۔ لومڑی کی طرح ادھر اُدھر دیکھنے سے۔
۷۔ نماز میں تشہد فرض ہے۔
۸۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پہ رکھتے۔ تمام انگلیاں بند کر لیتے۔ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پہ رکھتے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے بعد تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت پڑھنا ضروری ہے۔
بیان سورۂ الفیل (۱۰۵) اور القریش (۱۰۶) بامعنی دی گئی ہیں۔
اسلامی نصاب حصہ دوم میں سترہ سٹ دئیے گئے ہیں۔
مطالب اور معانی بھی اختصار کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔
خود یاد کیجیئے۔ احباب اور بچوں کو یاد کرائیے۔

سُوْرَۃُ الْفِیْل (۱۰۵)

کیا تو نے نہ دیکھا	اَلَمْ تَرَ
کیا کیا تیرے رب نے	کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ
ہاتھی والوں کے ساتھ	بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ

یمن کے عیسائی حاکم ابرہہ نے دیکھا کہ سارے عرب کعبہ کا حج کرنے جاتے ہیں۔

Marfat.com

اس نے صنعا میں ایک عالی شان گرجا بنایا۔ اس میں راحت اور دل کشی کے ساز و سامان کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تاکہ لوگ اصلی اور سادہ کعبہ کو چھوڑ کر اسی کے مرجع کعبہ کی طرف آنے لگیں۔ قریش کو اطلاع ہوئی تو غصہ میں آکر اس عمارت کی بےعزتی کرنے لگے۔ ابرہہ نے جھنجھلا کر کعبہ شریف پر ہلہ بول دیا اور ہاتھی ساتھ لایا تاکہ کعبہ شریف کی اینٹ سے اینٹ بجا دے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کعبہ کے متولی تھے۔ فرمایا لوگو اپنا بچاؤ کر لو۔ کعبہ اللہ کا گھر ہے۔ وہ خود اسے بچائے گا۔ ابرہہ اور اس کا لشکر مکہ کے قریب وادی میں تھے کہ سمندر کی طرف سے سبز اور زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے جانوروں کے غول کنکریاں برسانے لگے۔ کنکری جسے لگتی ایک طرف سے دوسری طرف نکلتی جاتی اور زہر بھرا مادہ چھوڑ جاتی۔

ابرہہ۔ اس کے سپاہی اور اس کے جانور نہایت بری موت مرے۔

یہ واقعہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادتِ باسعادت سے پچاس روز پہلے کا ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ خاص اسی دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

یہ ایک غیبی اشارہ تھا کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی اسی طرح اس گھر کے متولی اور نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت فرمائے گا۔ دشمن ان کا بال بیکا نہ کر پائیں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ گئے کہ بشارت وصال کی ہے۔

کیا نہیں کر دیا	اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ
ان کا داؤ غلط	فِیْ تَضْلِیْلٍ
اور بھیجے ان پر	وَاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ

Marfat.com

اڑتے جانور	طَيْرًا اَبَابِيْلَ
ٹکڑیاں ٹکڑیاں پھینکتے تھے ان پر	تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
پتھر کی کنکریاں	مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝
پھر کر ڈالا ان کو جیسے بھس کھایا ہوا۔	فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

سورۃ القریش (۱۰۶)

اس واسطے کہ مانوس رکھا قریش کو	لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ
مانوس رکھنا انکو جاڑے کے سفر میں	اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ
اور گرمی کے	وَالصَّيْفِ ۝
تو چاہئے کہ بندگی کریں	فَلْيَعْبُدُوْا
اس گھر کے رب کی	رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ
جس نے ان کو کھانا دیا	الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ
بھوک میں	مِّنْ جُوْعٍ ۝
اور امن دیا ڈر میں	وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

مکہ معظمہ میں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے قریش سال بھر میں تجارت کی غرض سے دو سفر کرتے۔ جاڑوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف۔ یمن گرم ملک ہے۔ شام سرد۔

سب لوگ انہیں خادم بیت اللہ سمجھ کر ان کا احترام کرتے۔ اس طرح عربوں کو خاطر خواہ نفع ہوتا اور وہ گھر بیٹھ کر امن وچین سے گزر اوقات کرتے۔ ہر طرف لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رہتا۔ مگر ڈاکو قریش پر ہاتھ نہ اٹھاتے۔

اللہ کریم نے قریش کو اصحاب فیل کی زد سے محفوظ رکھا۔ زاں بعد بھی قریش محفوظ

Marfat.com

ہیں۔ پھر اس گھر والے کی بندگی کیوں نہیں کرتے اور اس کے رسول کو کیوں ستاتے ہیں۔ اس پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔

کلماتِ طیبات

اسلامی نصاب حصّہ دوم

اللہ تعالے کو اُس کے اِس اسم اعظم سے پکارا جائے اور مانگا جائے تو عطا کرتا ہے۔

اے اللہ	اَللّٰھُمَّ
بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں	اِنِّیْ اَسْاَلُكَ
اس لئے کہ تو ہی معبود ہے	بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ
تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔	لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
یگانہ ہے۔ بے نیاز وہ پاک ہستی کہ	الصَّمَدُ الَّذِیْ
جس نے کسی کو نہیں جنا	لَمْ یَلِدْ
نہ اُسے کسی نے جنا ہے۔	وَلَمْ یُوْلَدْ
اور اس کی مثال کوئی نہیں۔	وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ؕ

کوئی مسلمان کسی بارے میں اِن الفاظ کے ساتھ دعا نہیں کرتا مگر اس کی دعا قبول کرلی جاتی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ثواب کے لحاظ سے افضل کلام چار کلمے ہیں۔

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

ان میں سے جس سے بھی شروع کریگا کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

اللہ کریم کے ہاں محبوب ترین کلام یہ چار کلمے ہیں۔

جو شخص خلوص نیت سے دن میں سو مرتبہ یہ کلماتِ طیبات پڑھتا ہے اس کی تمام خطائیں جھڑ جاتی ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔

صبح اور شام کے وقت سو بار پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

نہیں آئے گا کوئی شخص قیامت کے دن اس سے افضل سوائے اس شخص کے جس نے یہی کلمہ اس سے زیادہ پڑھا ہوگا۔

نماز کی دوسری رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو تشہد کرے، اور یہ پڑھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

پھر درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پھر یہ دعا پڑھے:-

Marfat.com

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

پھر دو سلام پھیر دے ۔ پہلے دائیں طرف اور کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

اسی طرح بائیں طرف بلند آواز سے ۔

سلام کہتے وقت امام مقتدیوں ۔ کراماً کاتبین فرشتوں کو سلام کی نیت کرے ۔ مقتدی امام ۔ کراماً کاتبین اور دائیں بائیں طرف کے نمازیوں کو سلام کہنے کی نیت کریں ۔

سلام کے بعد کوئی دعائے ماثورہ پڑھے ۔

مثلاً ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَتَبَارَکْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔

پھر درود شریف پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ وَسَلِّمْ ۔

آخر میں یہ تسبیح پڑھے :۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

پھر آیت الکرسی پڑھے :۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

Marfat.com

پھر پڑھے:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

فرضوں کے بعد سنتیں نہ ہوں تو یہ اوراد جب تک جی چاہے پڑھے سنتیں ادا کرنی ہوں تو ورد مختصر پڑھے سنتیں پڑھنے میں دیر نہ کرے۔

وتروں کی تیسری رکعت میں بعد درود شریف کے دعا قنوت پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ۔

ضروری وضاحت

یاد رہے کہ القراءۃ کے معنی حروف اور کلمات کو ترتیل میں جمع کرنے کے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے:۔

اس کی نماز نہیں جس نے	لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ
سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی	بِفَاتِحَۃِ الْکِتٰبِ

قرآن کریم میں ہے۔

جتنا آسانی سے ہو سکے	فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ
پڑھ لیا کرو۔	۷۳ : ۲۰

یعنی نماز میں جس قدر قرآن پڑھنا آسان ہو پڑھ لیا کرو۔

Marfat.com

پس نماز میں اول سے آخر تک قرآن کریم اور سورۃ فاتحہ کا پڑھنا لازم ہے۔ ع،
حروف اور کلمات کو ترتیل میں جمع کرنے کا حکم ہے۔

نماز باجماعت ہو یا ویسے نماز میں قرآن کریم، تسبیحات اور کلمات آہستہ پڑھے
اتنا آہستہ کہ خود سن سکے مگر دوسروں کے لیے خلل کا باعث نہ بنے۔ حرف دل میں
کہہ لینا کافی نہیں۔ زبان اور ہونٹوں۔ تالو اور دانتوں کو حرکت میں لاکر پڑھے۔

نماز باجماعت ہو یا اکیلا نماز پڑھے۔ اول سے لے کر آخر تک تمام تسبیحات
کلمات اور آیات زبان۔ ہونٹ۔ تالو۔ دانت حلق کو حرکت میں لاکر پڑھے صرف
دل میں کہہ لینا کافی نہیں۔ البتہ سب کچھ آہستہ آہستہ پڑھے۔ خود سن سکے آس پاس
والے نہ سن پائیں۔ ورنہ ان کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔

تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

اسلامی نصاب حصہ چہارم (دانائے سبل) کے صفحہ ۱۳۴ سے آگے
اللہ تعالٰے کے اسمائے مبارکہ (۱) اللّٰہُ (۲) اَلْاَحَدُ (۳) اَلْوَاحِدُ۔
(۴) اَلْاٰخِرُ (۵) اَلْاَوَّلُ (۶) اَلْخَالِقُ (۷) اَلْبَارِیُ (۸) اَلْمُصَوِّرُ۔
(۹) اَلْبَاسِطُ (۱۰) اَلْبَاطِنُ (۱۱) اَلظَّاهِرُ (۱۲) اَلْبَاعِثُ (۱۳) اَلْبَاقِیُ۔
کا بیان اوپر ہوا۔

مزید درج ذیل ہیں۔

۱۴۔ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ رحمٰن اور رحیم دونوں اسم رحمت سے بنے ہیں۔
اللہ تعالٰی کی رحمت بغیر کسی غرض و عوض کے ہر مخلوق کے شامل حال ہے۔
بندے کو چاہیئے کہ اللہ کریم پر توکل کرے۔ اسی کی جناب سے رحمت کی امید

Marfat.com

رہے۔ جہاں تک ممکن ہو محتاجوں کی امداد کرے۔ ارادہ بھلائی کا ہو نہ کہ کسی غرض اور عوض کا۔

۱۵۔ اَلْمَلِكُ :۔ بادشاہ حقیقی اللہ تعالےٰ ہے۔ ہر مخلوق اپنے وجود اور بقا کے لئے اس کی محتاج ہے۔

بندے کو چاہئے کہ اللہ کریم کی درگاہ کا گدا رہے اپنے نفس۔ اپنے دل اور اپنے جسم سے منشائے الٰہی کے مطابق کام لے۔

۱۶۔ اَلْقُدُّوْسُ :۔ نقص اور عیب کے ہر نشان سے بالکل پاک۔

بندے کو چاہئے کہ دل اور دماغ کو تمام ارادوں سے جو شہوت اور غضب سے تعلق رکھتے ہوں پاک رکھے۔

اللہ تعالےٰ کی رضا کے سوا کسی چیز کا شوق نہ رکھے۔

۱۷۔ اَلسَّلَامُ :۔ سالم اور محفوظ۔ وہ جس کے افعال میں کسی قسم کا شر نہیں ہر فعل خیر ہی خیر ہے۔

صفت سلام سے وہ شخص موصوف ہو سکتا ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مخلوقِ خدا محفوظ ہو۔ اور جس کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ غفلت سے بچا رہے۔

۱۸۔ اَلْمُؤْمِنُ :۔ امن دینے والا دنیا اور آخرت میں۔ جناب حق تعالیٰ کے سوا کہیں امن حاصل نہیں ہو سکتا۔

۱۹۔ اَلْمُهَيْمِنُ :۔ وہ جو دوسروں کو ہر خوف و خطر سے بے خوف کر دے۔

اللہ کریم اپنے علم۔ اپنے غلبے اور اپنی حفاظت سے ہر شئی کا نگہبان ہے۔

بندہ اپنے دل کا محافظ بنے اور دوسروں کے حالات درست کرنے اور نیکی کی جانب لگانے میں ان کی حفاظت کرے۔

Marfat.com

۲۰۔ اَلْجَبَّارُ:۔ شکستگی کو جوڑنے والا۔ درستی فرمانے والا بہت بلند و بالا۔ بندہ ذاتِ جبار کے حضور نیاز مند رہے۔ ہمیشہ اصلاح اور بہتری کا طالب رہے۔

اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائے۔ اپنے نقائصِ نفس کی شکستگی کو فضائل کی تکمیل سے جوڑے۔

مخلوق خدا کی ہر کمی کو پورا کرنے میں لگا رہے اور ان کے حالات کی اصلاح کرے شکستہ دلوں کا دست گیر بنے۔

۲۱۔ اَلْعَزِیْزُ:۔ غالب اور قوی۔ بے مثل عزت والا صرف وہی قادر قدیر ہے۔ بندہ اسی سے عزت چاہے۔ اسی کی اطاعت اور بندگی کرے۔ بندہ اپنے نفس اور خواہش پر غلبہ رکھے۔ اپنی عزت اور اپنی آبرو طمع اور سوال کے ذریعے اہل دنیا کے دروازوں پر نہ گرے۔

اپنی محتاجی سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کسی کے سامنے ظاہر نہ کرے۔

۲۲۔ اَلْوَهَّابُ:۔ مطلق صرف اللہ کریم ہے بندہ سب کچھ اسی سے چاہے۔ اس سے ہر طمع وابستہ رکھے اپنی ہر شے راہِ حق میں خرچ کرنے سے دریغ نہ کرے اور عطا میں سب سے اکمل حضور سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک ہے جنہوں نے باذن خدا عطا کرنے اور انعام فرمانے میں انتہاء کر دی، اور اس میں غرض و عوض کا شائبہ تک نہ تھا۔

محض اللہ تبارک تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری مقصود تھی۔ تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین کی یہ عادت مبارکہ تھی۔

۲۳۔ اَلْفَتَّاحُ:۔ مخلوق کی تمام قسموں پر رحمت کے دروازے کھولنے والا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد کرتا ہے، ان کے دلوں پر معرفت کے دروازے کھولتا ہے شر پر غلبہ عطا کرتا ہے۔

بندہ کو چاہئے کہ فتاح اور کشادگی کی امید اللہ کریم سے رکھے۔

بندے کو چاہئے کہ خیر کے طالبوں پر مال و علم کے دروازے کھولے اور مظلوموں کی مدد کرے۔

۲۴۔ اَلْعَلِیْمُ:۔ بہت علم رکھنے والا۔

اللہ ظاہر و باطن کے جملہ اسرار سے واقف ہے۔ بندے کو چاہئے کہ ہر ایسے کام و خیال سے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو نہ کرے۔

بندہ دینی علوم کی تحصیل کرے اور عوام کو فائدہ پہنچائے، بندے کو چاہئے کہ مغرور نہ ہو۔ توبہ اور انابت میں تاخیر نہ کرے۔

بندے کو چاہئے کہ لوگوں کی زیادتیوں پر درگزر کرے اور ان کے عیب چھپائے۔

۲۵۔ اَلْقَہَّارُ:۔ قاہر اور غالب متکبروں کو خوار اور ہلاک کرنے والا۔

بندے کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حقیر تدبیروں اور اس کے قہر سے ترساں رہے اپنے نفس کو طاعت اور بندگی کا خوگر بنائے۔ مخلوق کو حتی المقدور قتل و غارت سے روکے۔

۲۶۔ اَلْمُتَکَبِّرُ:۔ بزرگی اور بڑائی میں کمال کبریائی صرف اللہ کریم کو سزاوار ہے۔

بندہ تواضع کا طریقہ اپنائے۔ زینت اور زیبائش کی طرف نہ جھکے۔
انسانیت کی بلندئ شان اور دین کے مرتبے کی رفعت کی رعایت رکھے۔

Marfat.com

دنیا کی بے حقیقت اور پست چیزوں سے بے نیاز رہے۔ نہ اپنی ذات کو عظیم جانتے ہوئے نفس کو تکبر میں مبتلا کرے۔

۲۷۔ اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ :۔

خلق پیدا کرنے سے پہلے کسی چیز کے خاکے کا اندازہ کرنا۔ الخلق کے معنی ہیں پیدا کرنا۔ تصویر سے مراد ہے صورت بنانا۔ سب چیزوں کو مشیئت کے مطابق پیدا کرنے والا اللہ تعالےٰ ہے۔ وہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ہے۔

بندے کو چاہیئے کہ جس چیز کو بھی دیکھے اس سے اس کے پیدا کرنے والے کی شان اور یاد دل میں لائے۔

ہمیشہ عبرت کی آنکھ سے چیزوں کو دیکھے۔

بندے کو چاہیے کہ اللہ کریم کی عبادت کرے۔ عبادت سے فرصت پائے تو ایسا کام کرے جس کا اثر اس کی موت کے بعد باقی رہے تاکہ اس کا فیض تا دیر لوگوں کو پہنچے۔

۲۸۔ اَلْغَفَّارُ :۔ گناہوں کو بخشنے والا۔

غفر کے معنی چھپانا بھی ہے۔

اللہ کریم دنیا و آخرت میں گناہوں کو چھپاتا ہے۔ نیز بری چیزوں کو چھپاتا ہے۔ اچھی چیزوں کو ظاہر فرماتا ہے۔

بندے کے ظاہری بدن پر جو چیزیں بری دکھائی دیتی ہیں اللہ اپنی رحمت سے چھپا دیتا ہے۔ ظاہری حسن و جمال عطا کرکے عیب پوشی فرماتا ہے۔ برے خیالات کو بھی پوشیدہ رکھتا ہے۔

بندہ جانتا ہے کہ اللہ کریم ستار العیوب اور غفار الذنوب ہے۔ وہ ہمیشہ

Marfat.com

اللہ کی رحمت اور مغفرت سے مایوس نہیں ہوتا۔

۲۹۔ اَلْقَابِضُ وَالْبَاسِطُ

قبض کے معنی ہیں تنگی۔ بسط کے معنی ہیں پھیلانا۔

یہ دونوں اسم ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اللہ کریم جس کے لئے چاہتا ہے رزق تنگ کرتا ہے۔ جس کے لیے چاہتا ہے فراخی سے دیتا ہے۔

قابض اور باسط اللہ کریم ہے۔

بندے کو چاہیئے کہ حالت بسط یعنی فراخی کا امیدوار رہے اور اللہ کریم کے احسان کا شکر گزار رہے۔ حالت قبض (تنگ دستی) سے پناہ مانگتا رہے۔ البتہ ہر حالت کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے جانے۔

بندے کا نفس طاعت اور بندگی میں اطمینان محسوس کرتا ہے تو حد سے نہ بڑھے۔ جو عبادت خوشی اور رغبت سے ہوتی ہے۔ قبولیت کے زیادہ نزدیک ہوتی ہے۔

۳۰۔ اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ :۔

خافض کے معنی نیچے رکھنے والا۔ رافع کے معنی ہیں اوپر اٹھانے والا۔

اللہ کریم کافروں کو ان کے اعمال کی بدولت بدبختی کی طرف گراتا ہے۔

مومنوں کو نیک بختی کی طرف بلند کرتا ہے۔

جب اللہ کریم ہی بلندی اور پستی دینے والا ہے تو بندے کو چاہیئے کہ دنیا اور آخرت کی عزت اللہ تعالیٰ سے چاہے۔ اسی کی درگاہ سے عزت طلب کرے۔ اس کی درگاہ سے ذلت وخواری سے پناہ مانگے۔

خوب جانے کہ عزت اللہ کریم کی فرمانبرداری میں ہے۔ ذلت اور خواری اس کی نافرمانی اور معصیت میں ہے۔

Marfat.com

بندے کو چاہئے کہ حرص و طمع اور شہوت میں مغلوب ہو کر اپنے آپ کو ذلیل خوار نہ کرے۔

بندہ ان لوگوں کو عزیز جانے جنہیں اللہ کریم نے علم و معرفت سے نواز رکھا ہے ان لوگوں کو خوار جانے جنہیں اللہ کریم نے اُن کے بُرے اعمال کی وجہ سے جہالت اور ضلالت کے گڑھے میں ڈال رکھا ہے۔

۳۱۔ اَلْمُعِزُّ الْمُذِلُّ

معز عزت دینے والا۔ مذل ذلیل کرنے والا۔

عزت اور ذلت دینے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے۔ عزت اللہ کریم کی فرمانبرداری میں ہے۔ ذلت نافرمانی اور معصیت میں۔

دو بچے کھیل رہے تھے۔ ایک کے پاس خشک روٹی تھی، دوسرے کے پاس تر۔ خشک روٹی والے نے تر روٹی والے سے کہا "مجھے چپڑی روٹی دے دو۔ اس نے جواب دیا "اچھا۔ آ میرا کتا بن، دوسرا راضی ہوگیا۔ دوسرے نے اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اُسے کھینچا۔ کاش! بچہ اپنی خشک روٹی پر قناعت کرتا۔ اور اپنے دوست کا کتا نہ بنتا۔

۳۲۔ اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

اللہ تعالےٰ مکمل طور پر سنتا اور دیکھتا ہے۔

اس کے لئے نزدیک اور دور برابر ہیں۔ کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں۔

بندے کو چاہئے کہ کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے اللہ ناراض ہو۔

جو کچھ کہے ادب و احترام سے کہے۔ غیبت۔ بہتان۔ گپ شپ۔ مدحِ نفس۔ لعن طعن سے کلیۃً بچا رہے۔

Marfat.com

۳۳۔ **اَلعَدلُ**:۔ عدل کے معنی ہیں انصاف۔ عدل۔ ظلم اور جور کی ضد ہے۔ اللہ کریم جور اور ظلم سے منزّہ اور پاک ہے اس کا ہر کام لاتعداد حکمتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں میں کسی قسم کا فرق نہیں۔ ہر بندے کے ساتھ اس کے عمل کے مطابق سلوک کرتا ہے۔

چاہتا ہے تو اپنے فضل سے برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ اللہ کریم کے ہر فعل میں حکمتیں ہی حکمتیں پائی جاتی ہیں۔

بندے کو چاہیئے کہ اللہ کریم کے ہر فعل کو حکمت پر مبنی سمجھے اور تسلیم کرے۔ لوگوں میں عدل کا نظام قائم کرے، میانہ روی اور اعتدال اختیار کرے۔ استقامت کے راستہ پر چلے، ہمیشہ راستی اختیار کرے تاکہ منزلِ مقصود پالے۔ کج رو منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔

۳۴۔ **اَلحَلِیمُ**:۔ بردبار۔ قدرت رکھنے کے باوجود انتقام لینے اور سزا دینے میں جلدی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ حلیم ہے۔ اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ بندہ کو مہلت پر مہلت دیتا ہے۔ بندہ توبہ کرے تو معاف کر دیتا ہے۔ چاہے تو توبہ کے بغیر ہی رحمت کر دے۔

بندے کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے انتقام سے ڈرتا رہے۔ اس کے حلم سے معافی اور رحم کا امیدوار رہے۔

بندہ غلط چیز کو دیکھ کر راہِ راست سے نہ بھٹکے۔ سنجیدگی اور وقار سے راہِ راست پر چلتا رہے۔

اپنے ماتحت لوگوں کو سزا دینے میں جلدی نہ کرے، عفو اور درگزر سے کام لے۔ البتہ حدود شرعیہ کے جاری کرنے میں نرمی نہ کرے۔ دنیا میں امن وامان اور سکون وسلامتی کا انحصار حدود شرعیہ کے تضاد میں ہے۔

Marfat.com

یہ کتابچہ مزید طوالت کا متحمل نہیں۔ شائقین اشعۃ اللمعات میں کتاب اسماء اللہ تعالٰے کا مطالعہ کریں۔

اصلاح اغلاط متعلقہ مہ و سال

عالمی غلبۂ اسلام اور استحکام پاکستان

ص ۶ ۲۷ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ / ۱۹۷۳ء۔ کتاب میں ۱۹۴۳ چھپ گیا ہے جو غلط ہے۔

ص ۱۱ میرا سن ولادت ۱۹۰۶ ہے۔ کتاب میں غلطی سے ۱۹۲۶ چھپ گیا ہے۔ درستی فرمالیں۔ شکریہ

محمد عبد الحکیم قاضی عفی عنہ

Marfat.com

ریاست فریدکوٹ میں

اسلام اور مسلمان

Marfat.com

ریاست فریدکوٹ میں اسلام

اور

مُسلمان

فریدکوٹ کا پرانا نام موکل پور تھا۔ یہ سکھوں کا قلعہ تھا۔ مسلمان اقلیت میں تھے۔ اور مفلس تھے۔

انگریز اور سکھوں کی دوہری غلامی میں مظالم کا تختۂ مشق تھے۔ بظاہر کوئی صورت اس علاقہ میں اسلام اور مسلمانوں کے زندہ رہنے کی نہ تھی۔

قادرِ قدیر اللہ کریم ہے۔ مشیت ہر حال میں اس کی کارفرما ہے۔ اُسے یہی منظور ہوا کہ اس خطہ میں اسلام کا ننھا پیڑ ہرا بھرا رہے۔ یہ دنیا عالمِ اسباب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کو بروئے کار لانے کے لئے قطب الاقطاب شیخ الاسلام بابا فریدالدین گنج شکر کا رُخ اس طرف موڑ دیا۔

حضرت نے قدم رنجہ فرمایا اور موکل پور کو اپنے نامِ نامی پر فریدکوٹ کے نام سے نوازا۔ یہ حضرت کی کمال شفقت تھی۔ دنیا کے مال و منال سے آنحضرت کو کوئی رغبت نہ تھی۔

اللہ تعالےٰ کو اس خطہ میں اسلام کو ہرا بھرا رکھنا منظور تھا اس لئے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے دل میں موکل پور کو فرید کوٹ بنا دینے کا القاء فرمایا حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کی تقریب مبارک کو زندہ جاوید بنانے کی نیت سے مہاراجہ فرید کوٹ نے احسان مندی کے طور پر اپنے دربار ہال کے لیے بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قد آدم تصاویر تیار کروائیں اور دیواروں پر آویزاں کیں یہ تصویریں آج تک دربار ہال کی زینت ہیں۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے کھڑے اپنے ہاتھ مبارک ایک درخت کے تنے سے صاف کئے وہ تنا آج تک وہاں کے صندوق میں محفوظ ہے۔

لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں ——— آج کل اس جگہ فرید اکیڈمی قائم ہے۔ جو ہندو مسلم اتحاد کی علامت ہے۔ حضرت بابا صاحب کی تعلیمات اور ان کے پیغام کی نشر و اشاعت ہوتی ہے۔ آج بھی مسلمان وہاں نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں یہ جگہ چلہ بابا صاحب کے نام سے مشہور ہے۔

اور مرجع خلائق ہے۔ مسلمان وہاں آباد ہیں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔

حضرت بابا گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف کی بدولت حالات مسلمانوں کے لیے سازگار ہوتے چلے گئے۔

آخر فرید کوٹ کی امامت۔ خطابت اور قضاۃ کے مناصب میرے آباؤ اجداد کو سونپے گئے۔ میرے آباؤ اجداد درویش منش تھے۔ حجرہ نشین تھے۔ درباری رسومات اور تعلیما[illegible] سے متنفر تھے۔ دربار کی حاضری سے گریز کرتے تھے تاہم مسلمانوں [illegible] کی خاطر انہوں نے امامت۔ خطابت اور قضاۃ کی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔

سب سے پہلے دربار فرید کوٹ نے میرے پردادا مولانا محمود کو سرکاری ریکارڈ میں ریاست فرید کوٹ کا امام اور قاضی تسلیم کیا اور اس منصب کے احترام

Marfat.com

میں عیدین کے موقعہ پر خلعتِ فاخرہ سے نوازنے کا حکم دیا۔

مولانا محمود نہایت سادہ لوح درویش تھے۔ دنیوی اعزاز سے حلیہ بے نیاز تھے
ان کے وصال کے بعد دادا رکن الدین محمد کو ریاست کی خطابت امامت اور قضاۃ کے فرائض سونپے گئے۔ سرکاری اعزاز میں اضافہ اور باقاعدگی کے احکام جاری ہوئے۔ شان دار عیدگاہ تعمیر کی گئی۔ سایہ کے لئے باغ لگایا گیا۔ عیدین کی تقریبوں پر شادی مرصع بگھی گھر سے عیدگاہ تک لے جانے اور دولھا گھر سے لانے کے لیے آنے لگی۔ مگر جدِ امجد کبھی بگھی سوار نہ ہوتے۔ عقیدت مندوں کے ساتھ مسنون طریقے کے مطابق بلند تکبیریں پڑھتے ہوئے پیدل ایک راستہ سے عیدگاہ جاتے۔ اور دوسرے راستہ سے بلند تکبیریں کہتے ہوئے واپس لوٹتے۔

ریاست فرید کوٹ رقبہ کے لحاظ سے بڑی اپنی اصلاحات کے اعتبار سے پیش پیش رہی ہے۔

بہت عرصہ پہلے ریاست میں میونسپل کمیٹی قائم ہوئی۔ جدِ امجد قاضی رکن الدین محمد کو میونسپل کمشنری پیش کی گئی اُس زمانے میں یہ اعزاز قابلِ قدر تھا۔ مگر دادا ہی نے اس منصب کو قبول نہ کیا۔

مسلمانوں نے آ کر اس اعزاز کو قبول کرنے پر زور دیا تو فرمایا میونسپل کمشنر کی حیثیت سے مجھے دفتری رواج کے مطابق پاجامہ پہننا پڑے گا۔
میرے آقا اور مولا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ تہبند زیب فرمایا ہے۔

میں اس سنت کو ترک کیوں کروں۔ پاجامہ کیوں پہنوں جب آپ کی توجہ مسلمانوں کے میونسپل حقوق کی حفاظت کی طرف دلائی گئی تو فرمایا۔
ہم نے کسی سے حقوق کی بھیک نہیں مانگی۔ بحیثیت امام اور قاضی ریاست

Marfat.com

فرید کوٹ ہم لازماً نگرانی کریں گے کہ پاک ہستی والے پاک بابا کا شہر صاف ستھرا ہے۔ گندہ اور غلیظ نہیں۔ ریاست میں مسلمان اقلیت تھے۔ امیر کبیر بھی نہ تھے۔ مگر ہر مسلمان محلہ کے آخری سرے تک سڑکیں روشن تھیں۔ جن کے جانب دونوں گہری اور پختہ نالیاں تھیں۔ جن کو ستھرا رکھنے کے لیے صفائی کے نگہبان رات دن کھڑے رہتے تھے۔

شہر کی تمام مسجدوں میں پانی اور روشنی کا اہتمام ریاست کی طرف سے تھا۔ مرکزی جامع مسجد کی سفیدی اور سالانہ مرمت سرکار کی ذمہ داری تھی۔

جدِ امجد نے ۱۹۰۰ء میں ۶۳ سال کی عمر پا کر جمعہ کے دن جمعہ کی آذان کے وقت کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ انکی زندگی کا اہم کارنامہ عیدگاہ کی تعمیر ہے۔

آپ نے والد ماجد قاضی محمد یٰسین کو اپنا خلیفہ ہونے کا اعزاز دیا۔ ان کے مریدین اور عقیدت کیشوں نے والد صاحب کو اپنا روحانی اور قومی راہ نما تسلیم کیا۔

قبلہ والد صاحب بھی سادہ لوح اور درویش تھے ۔۔۔ آپ راجہ فرید کوٹ جو والیٔ ریاست تھے۔

وہ والد صاحب کا بڑا احترام کرتے۔ شرعی نوعیت کے مقدمات میں اُن سے مشورہ لیتے اور ان کے فتوے کے مطابق احکام صادر کرتے۔

مہاراجہ بڑے فراخ دل اور آزاد مینائی حکمران تھے مسلمان عیدین عیدگاہ میں پڑھتے تو مہاراجہ یہ پُر وقار منظر دیکھنے کے لیے اس طرف کار پر چکر لگاتے نہایت خوش ہوتے مسلم رعایا کو عید مبارک دیتے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کرتے ضروریات دریافت کرتے۔ مزید مراعات کا وعدہ کرتے۔

قبلہ والد صاحب بھی سادہ لوح اور درویش منش تھے۔

درباری تکلفات سے نفرت کرتے دربار میں حاضری سے گریز کرتے۔ ہاں جب مسلمانوں کی حق تلفی کی نوبت آتی تو ڈٹ کر حکومت کو تنبیہ کرتے کہ فرید کوٹ

Marfat.com

بابا گنج شکر کا شہر ہے یہاں ہرگز مسلمان کا استحصال نہ ہونے پائیگا۔

ایسے واقعات بے شمار ہیں۔ تمام کے بیان کی گنجائش نہیں۔ مشتے از خروارے کے طور پر صرف چند واقعات کا ذکر کافی سمجھا گیا ہے۔

۱۔ معروف سماجی راہ نما بیگم جی۔ اے خان کے والد ماجد خان غلام محسن خان فرید کوٹ کی انتظامیہ کونسل کے ممبر تھے۔ اور اپنی خدمات کی وجہ سے مہاراجہ کے منظور نظر تھے۔ سکھوں کو حسد تھا۔ انہوں نے سازش کر کے پریذیڈنٹ پنجاب کے حکم سے انہیں برخاست کروا دیا۔

والد صاحب حجرہ سے باہر آ کر میدان سیاست میں آ کودے۔ حکومت اپنے فیصلہ پر بضد تھی، حالات نازک صورت اختیار کر گئے میرے کانوں میں آج تک والد ماجد کے سکھ عقیدت مندوں کا یہ راگ گونج رہا ہے جسے گاتے ہوئے وہ اکالی جتھا حکومت کے خلاف مسلمانوں کے جلسے میں شریک ہوا۔

ڈال ڈیرے کیے دا مومناں نوں

پنتھ نال ہے کال پیتار دالا

آخر حکومت کو جھکنا پڑا اور پریذیڈنٹ پنجاب نے حکم دیا کہ ریاست فرید کوٹ کی انتظامیہ کونسل میں لازمی طور پر ایک ممبر مسلمان ہوا کرے۔

۲۔ ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم چھڑ گئی جبری بھرتی کی نوبت آئی۔ سکھ افسر ملازمت کے خواہاں سکھ امیدواروں کو سرداریاں پیش کرتے جنگ میں ترک جرمنی کے حلیف تھے انگریزوں کے خلاف مسلمان بھی بھرتی سے گریز کرتے۔

حکومت ماں باپ کے اکلوتے بیٹوں کو زبردستی بھرتی کرتی اور ذلیل و حقیر کام کرنے پر مجبور کرتی۔

مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت بھی کی اور فوجی ملازمت کے خواہش مند مسلمانوں کو

Marfat.com

اپنے عہدے واثے آپنے مسلمانوں کی ایسی خوبی سے خدمات سرانجام دیں کہ دربار سے خوشنودیٔ مزاج کی سند حاصل کی نقل ملاحظہ فرمائیے۔

یہ واقعات کونسل آف ایڈمنسٹریشن کے عہد کے ہیں۔ مہاراجہ فریدکوٹ اس وقت نابالغ تھے ولایت اور لاہور میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

۱۹۳۰ء میں مہاراجہ نے سن بلوغت کے بعد عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ والد صاحب نے مہاراجہ کو مسلمانوں پر ناانصافی کے حالات سے آگاہ کیا اور پرزور احتجاج کیا۔ مہاراجہ منصف مزاج ہیں۔ انہوں نے میرے والد ماجد کو وار کونسل کا رکن بنا دیا۔ آپ نے مسلمانوں کے حقوق کی خاطر یہ عہدہ قبول کر لیا۔ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی جو مسلمان بھرتی نہ ہونا چاہتے تھے۔ انہیں شاہی عتاب سے بچایا۔ جو خوشی سے بھرتی ہونا چاہتے تھے انہیں اچھی اور معزز آسامیاں دلائیں۔

المختصر والد ماجد نے اس خوبی کے ساتھ ان نازک حالات میں حسن تدبیر سے کام لیا کہ دربار فریدکوٹ سے خوشنودیٔ مزاج کی سند حاصل کی کاپی شامل ہذا ہے۔

Marfat.com

FARIDKOT STATE

از پیشگاہ سری حضور فرزند سعادت نشان حضرت قیصر ہند
کیپٹن ہز ہائی نس راجہ سر ہراندر سنگھ براڑ بنس بہادر کے
سی۔ ایس۔ آئی فرمانروائے ریاست فرید کوٹ

عزت آثار محمد یاسین امام شہر فرید کوٹ

چونکہ آپ نے مستعدی اور فرض شناسی سے حضور ابنجانب سرکار دولتمدار کی وفادارانہ خدمات انجام دی ہیں، ما بدولت آپ کی ان خدمات کو پسند فرماتے ہوئے یہ سند خوشنودی مزاج عطا فرماتے ہیں۔ تاکہ یہ ثبوت آپ کی خیر خواہی سرکار کا ہو۔ اور آپ کی عزت افزائی کا موجب ہو۔ فقط المرقوم ۲۳ مارچ ۱۹۴۲ء

ہز ہائی نس راجہ براڑ بنس بہادر

Marfat.com

اب والد ماجد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بارسوخ لیڈر تھے۔
وہ شہر کے امام خطیب اور قاضی بھی تھے۔
اور مسلمانان ریاست کی ایک سیاسی تنظیم "اصلاح المسلمین" کے صدر بھی تھے۔
اس وقت پنڈت نہرو ہندوستان کے بے تاج بادشاہ تھے۔ ہندوؤں نے انہیں فرید کوٹ آکر غلہ منڈی میں کھلا دربار لگانے کی دعوت دی۔ مقصد ریاست کی پُرامن فضا کو مکدر کرنا تھا۔ پنڈت جی نے یہ دعوت قبول کی اور شان و شوکت سے دربار لگانے کی تیاریوں کا حکم دیا۔ حالات تشویش ناک تھے۔
والد ماجد نے مسلمانوں کو تلقین کی وہ خاموشی سے اپنے گھروں میں حالات کا جائزہ لیتے رہیں۔ مسجد اور اصلاح المسلمین کی طرف سے ہدایات کے منتظر رہیں۔
نیز جمعہ کے خطبوں میں واضح کیا کہ مسلمان حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے ارشادات کی تعمیل میں مسلم لیگی ہیں۔
مسلم لیگ اور نیشنل کانگریس کے نظریات مختلف ہیں۔ تمام مسلمان پنڈت نہرو کے آنے یا نہ آنے سے کوئی سروکار نہ رکھیں۔
نہ ان کی آمد پر احتجاج کر کے ہندوؤں سے لڑائی مول لیں نہ خواہ مخواہ آؤ بھگت کر کے حکومت کو ناراض کریں۔
والد ماجد کی یہ حکمت عملی مہاراجہ فرید کوٹ کو بہت پسند آئی خوشنودی مزاج کا پیغام بھیجا۔
والد ماجد نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور مطالبہ کیا کہ اگر آپ واقعی صدق دل سے میرے اور انجمن اصلاح المسلمین کے رویہ سے خوش ہیں تو مہربانی کر کے ہماری التجا پر میونسپل آفس کی عمارت بطور مسجد مسلمانوں کو واگذار کر دیں۔
مسجد ہمیشہ مسجد رہتی ہے یہ شہر بابا گنج شکر کا ہے جن کی تصاویر آپ کے دربار

Marfat.com

ہال کی زینت ہیں۔

بابا صاحب مسجدیں بنایا کرتے تھے۔ گرایا نہیں کرتے تھے۔ میونسپل آفس ہندو بازار اور ہندو آبادی کے وسط میں تھا۔ وہ ہرگز نہ چاہتے تھے کہ اس جگہ مسجد تعمیر ہو۔ انہی دنوں لاہور میں مسجد شہید گنج کا مقدمہ مسلمانوں کے خلاف صادر ہوا۔

ہندو اور دلیر ہو گئے۔ اور مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے لگے۔

والد ماجد نے مہاراجہ کو سمجھایا کہ جو لوگ میونسپل آفس کو بطور مسجد واگذار کرنے کے خلاف ہیں۔ وہ دربار فریدکوٹ کے خیر خواہ نہیں۔ ہندو مسلم فسادات برپا کر کے ریاست کی پُر امن فضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔

بہتر یہی ہے کہ یہ دو چار مرلہ رقبہ مسلمانوں کے حوالے کر کے ہمیشہ کے لئے ان کے دل موہ لیں۔ حکمران کی فیاضی اس کی حکومت کو مضبوط اور دیرپا بناتی ہے۔ حکمران کا بخل اور اس کا ظلم اس کی حکومت کو لے ڈوبتا ہے۔

فریدکوٹ بابا شکر گنج کے نام پر ہے۔ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں آپ کے اور آپ کے وارثوں کے حق میں ہیں۔ بابا صاحب مسجدیں بنایا کرتے تھے۔ آپ بھی مسجد بنا کر بابا کی روح کو خوش کریں۔

مہاراجہ فریدکوٹ شریف انسان تھے۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آ گئی۔

حکم دیا کہ قطع نظر اس کے کہ میونسپل آفس کبھی مسجد تھا یا نہیں یہ جگہ مسلمانوں کو بطور مسجد واپس کر دی جائے۔ اس حکم کی نقل بخدمت امام شہر ارسال کی جائے۔

Marfat.com

۱۹۴۷ء میں حالات افسوسناک حد تک خراب ہو گئے، غیر مسلم قومیں مسلمانوں کے قتل و غارت پر اتر آئیں اتفاق سے اس وقت مخدومی ڈاکٹر اے ڈی بھٹی بنک آف فرید کوٹ کے جنرل منیجر تھے۔ اپنی دیانت، امانت اور حسن کارکردگی کی وجہ سے مہاراجہ کو ان پر بے حد اعتماد تھا۔

بنک کی حفاظت کے لئے مہاراجہ اور چیف سیکرٹری کو بار بار بھٹی صاحب کے پاس آنا پڑتا تھا۔

والد ماجد امام وقاضی ہونے کے علاوہ مسلمانوں کی واحد قومی تنظیم اصلاح المسلمین کے صدر تھے۔

بھٹی صاحب اور والد ماجد باہم شیر وشکر تھے۔ ان کے رسوخ کی بدولت مہاراجہ فرید کوٹ نے وعدہ کیا کہ ریاست کے باہر خواہ کچھ ہو شہر فرید کوٹ کی حدود میں امن امان بحال رہے گا۔ کسی مسلمان کا بال بیکا نہ ہونے پائے گا۔

چنانچہ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ۱۹۴۷ء کے بُرے سے بُرے دنوں میں بھی شہر فرید کوٹ میں فسادات نہ ہونے پائے مجھ سے پہلے فرید کوٹ کے عین الحق اور کوٹ کپورہ کے مولانا محمد اسحاق اپنی تحریروں کے ذریعہ اس امر کی تصدیق کر چکے ہیں کہ ۱۹۴۷ء میں بھی شہر فرید کوٹ میں سکون وسلامتی کا ماحول برقرار رہا۔

مہاراجہ فرید کوٹ نے یہ کیا کہ تمام مسلمان رعایا کو حفاظت اور عزت کے ساتھ رخصت کر کے پاکستان پہنچا دیا۔

ہاں کانگرسی ذہن کے لوگوں نے مہاراجہ پر اعتماد نہ کیا وہ اس غلط فہمی میں مبتلا رہے کہ ان کے کانگرسی دوست ان کی حفاظت کریں گے۔

وہ بے راہ روی سے اپنے قافلے مرتب کر کے پاکستان کی طرف چل دئے۔ راستہ میں غیر مسلم غنڈوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنے۔ مہاراجہ نے پھر بھی اپنی جان خطرے میں ڈال کر

Marfat.com

ان کی حتی الامکان مدد کی اور انہیں پاکستان پہنچا دیا۔

فریدکوٹ آخر سکھ ریاست تھی۔

سکھ شاہی زوروں پر تھی۔

تاہم مہاراجہ فریدکوٹ بذاتِ خود مسلمانوں کے حقوق کو حتی الامکان نظر انداز نہ کرتے تھے۔

۱۹۴۷ میں خان بہادر عبدالعزیز ریاست کے بورڈ آف ریونیو کے ممبر تھے۔

قاضی محمد دستگیر سینئر سول جج تھے۔

امیر محمد بھٹی۔ زراعتی اور لا کالج کے پرنسپل تھے۔

فقیر محمد بھٹی اور نواب محبوب عالم ڈگری کالج میں پروفیسر تھے۔

شیخ غلام نبی اور احقر محمد عبدالحکیم ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر تھے۔

چودھری سردار علی انسپکٹر پولیس تھے۔

مولوی محمد اسمٰعیل اصطبل کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔

شیخ تفضل واحد ڈسٹرکٹ سولجرز بورڈ کے سیکرٹری تھے۔

ملک غلام محمد۔ بابو شیر محمد۔ سید علی اکبر شاہ کاظم حسینی۔ بابو عبدالغنی اور جناب عبدالمجید صاحب ریاست کے مختلف وزیروں کے دفتروں میں معزز عہدوں پر فائز تھے۔

شہر میں مسلمان باعزت تھے۔ امن وامان کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کے حقوق محفوظ تھے۔

ہر قسم کی مذہبی آزادی حاصل تھی۔ اسلامی تہوار شان و شوکت سے مناتے تھے۔

سیاسی اجتماعوں پر کوئی پابندی نہ تھی۔

شیخ غلام محمد صاحب اور پیر غوث محمد قبلہ میونسپل کمشنر تھے۔ ان کی رائے کی قدر کی جاتی۔

Marfat.com

ملک ولی محمد بھٹی بی۔ پی تھے اور
ملک امام الدین بھٹی شہر کے کوتوال اور سب انسپکٹر پولیس تھے۔
دربار فرید کوٹ کو ان پر بڑا اعتماد تھا۔
وہ سماجی کارکن تھے۔
نواب
چودھری محمد یوسف ڈی۔ ایس۔ پی تھے۔

اعترافِ خدمات

اسلامی نصاب حصہ دوم کے صفحہ ۱۱۶ پر میں نے ان اقربا اور احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے میری حقیقی اور بیماری کے دوران صدق دل سے میری امداد کی ہے۔

اس وقت میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیز القدر محمد خالد پرویز سلمہ اللہ تعالے کاروبار کے سلسلہ میں عارضی طور پر کسووال چلے گئے تھے۔

اب وہ واپس لاہور آ گئے ہیں۔

اصل کارساز اور سہارا وہ قادر قدیر ہے جو سب کا خالق۔ رازق اور مربی ہے۔

تاہم یہ دنیا عالمِ اسباب ہے۔

اس وقت میں عزیز القدر محمد خالد پرویز کے ہاں مقیم ہوں۔ وہ خود اور ان کی اہلیہ میری نہایت عزیز محترمہ بیٹی حلیمہ بیگم سلمہا جس خلوص اور سرگرمی سے اس معذور کی ہر طرح سے خدمت کر رہے ہیں وہ انہیں کا حصہ ہے۔ میں تہہ دل سے ان کا احسان مند

Marfat.com

ہوں۔ ان کی درازیٔ عمر، ترقی اقبال اور سلامتی ایمان کے لئے صدق دل سے دعا کرتا ہوں
میرے علاج معالجہ اور نان ونفقہ پر وہ کھلے دل سے خرچ کر رہے ہیں۔ اللہ کریم جزائے
خیر عطا فرمائے اور نیک اعمال بجالانے کی توفیق دے۔ آمین۔

اللہ کریم کے فضل وکرم سے پاکستان کے معرض وجود میں آجانے کے بعد والد ماجد
۲۱ راگست ۱۹۴۷ء کو مع افراد خانہ پاکستان آکر بمقام ۲۸ رصدیق سٹریٹ۔
حیدر روڈ۔ اسلام پورہ لاہور (۱) میں آباد ہو گئے۔

قبلہ خود تبلیغ اسلام اور اصلاح معاشرہ میں مصروف ہو گئے۔

۱۔ یہ احقر محمد عبد الحکیم قاضی اوکاڑے چلا گیا۔ وہاں ستلج ہائی سکول اوکاڑہ قائم کیا۔
صدر ایوب سے حسن کارکردگی کی سند اور میڈل حاصل کیا۔

فخر العلماء مولانا غلام علی اوکاڑوی اور خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی
کے تعاون سے مساجد تعمیر کروائیں اور دینی درس گاہیں بنوائیں۔

اہالیانِ اوکاڑہ نے سند دے کر خدمات کا اعتراف کیا۔

اللہ تعالٰے کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جامع مسجد عمر روڈ میں سکول
فری شفاخانہ۔ اور انڈسٹریل جاری کئے۔ میری معذوری کے دوران الحاج خان
احسان اللہ خان اور ان کے رفقاء کار ان اداروں کو سیاست قومی سے چلا رہے ہیں۔

میرے تین بیٹے ہیں (۱) محمد سعید اقبال (۲) میاں طاہر لیسین (۳) محمد خالد
پرویز۔ تینوں خوش اسلوبی سے کاروبار کر رہے ہیں اللہ کریم برکت عطا فرمائے۔

۲۔ منجھلے بھائی قاضی محمد دستگیر لاہور کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج تھے۔
واصلِ حق ہو چکے ہیں۔ اللہ غریق رحمت کرے۔ ان کے تین صاحبزادے ۱۔ فاروق
کمال۔ ۲۔ عروج۔ ۳۔ طارق ہیں۔ عروج امریکہ میں آباد ہیں۔ فاروق اور طارق
۲۸ رایمپریس روڈ لاہور میں مقیم ہیں۔ فاروق ہر لحاظ سے کمال ہیں، اللہ انکا حامی اور مددگار ہو

Marfat.com

۳۔ چھوٹے بھائی قاضی محمد محی الدین بھاٹی گیٹ ماڈل ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہ کر ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ معروف سماجی راہنما ہیں۔ اپنی کوٹھی واقع جوہان پر مقیم ہیں۔

ان کے تین صاحبزادے ہیں (۱) جاوید (۲) پروفیسر ظفر یٰسین (۳) ڈاکٹر محمود۔

میری بڑی بیٹی ثریا اختر ایم۔ ایڈ ہے۔ اس کے شوہر پیر محمد علی ایم۔ ایڈ ہیں فنی تعلیم میں ماہر ہیں ان کے مجھ معذور پہ بیحد احسان ہیں۔

دوسری بیٹی منور ہے جس کے شوہر مرزا محمد منور ڈپٹی سیکرٹری ہیں۔

تیسری بیٹی شمیم ہے جس کے شوہر جناب ذرین ہیں علمی اور ادبی ذہن کے مشہور کارکن ہیں۔

چوتھی بیٹی پروین ہے جس کے شوہر محمد الیاس اسلامی مزاج کے ہیں۔ اکسائز اور ٹیکسیشن میں انسپکٹر ہیں۔ دیانت اور حسن کارکردگی میں نامور ہیں۔

پانچویں بیٹی یاسمین ایم۔ اے، بی ٹی ہے بڑی ذہین ہے اس کے شوہر میاں ریاض احمد وٹو ایڈووکیٹ ہیں۔ خلیق اور ذہین مسلمان ہیں۔ مجھے ان کی ذہانت اور علمی قابلیت، فراخ دلی، شرافت اور حسن خلق پر ناز ہے۔ میاں صاحب براہِ مہربانی میرے بچوں پر دست شفقت رکھیں۔ میرے ورثاء ان سے راہنمائی حاصل کرتے رہیں۔ ان کا احترام کریں۔

الغرض اللہ کریم نے اس عاصی کے خاندان کو اپنے کرم سے نواز رکھا ہے۔

میری عمر اس وقت ۸۲ سال ہے۔ اپنے خاندان میں سب سے معمر ہوں۔

یہ نصیحت کرنا فرض سمجھتا ہوں کہ میرا خاندان اخوت۔ اتحاد اور شرافت میں ممتاز رہا ہے۔ میرے وارث خاندانی روایات کو قائم رکھیں۔ صلوٰۃ وصوم کے پابند رہیں۔ دنیا فانی ہے اس پر غرّہ نہ ہوں۔ آخرت کی فکر کریں۔ نیک اعمال بجا لائیں۔

Marfat.com

وصیّت

یاد رکھیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا	قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی
میں اللہ ہوں	اَنَا اللّٰہُ
اور میں رحمٰن ہوں	وَاَنَا الرَّحْمٰنُ
میں نے قرابتداری پیدا کی	خَلَقْتُ الرَّحِمَ
اور اس کا نام اپنے ہی نام سے نکال کر رکھا ہے۔	وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِي
اب جو رحم کو جوڑا رکھے گا	فَمَنْ وَصَلَهَا
میں اس سے جڑا رہوں گا۔	وَصَلْتُهٗ

نیز فرمایا:۔

تم میں بہترین آدمی وہ ہے	خَيْرُكُمْ
جو اپنے گھر والوں کے ساتھ	خَيْرُكُمْ
اچھی طرح سے پیش آئے۔	بِاَهْلِهٖ

میرے ورثاء ان سنہری اصولوں پہ پابند رہیں اللہ کریم کا کرم ان کے شاملِ حال رہے گا۔ میرے تبلیغی مشن کو جاری رکھیں۔ وَمَا توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ وسلم ⁘

Marfat.com

ماسٹر جیسی رام ۔ فرید کوٹ

نام جیسی رام ۔ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ان کے سامنے کوئی بغیر درود شریف پڑھے تو فرماتے :۔

"یار تو نے میرا دل دکھایا ہے ۔ کئی راتیں سو نہ سکوں گا"

جو آپ کا اسم گرامی لے ۔ درود نہ بھیجے وہ ظالم ہے ۔

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی علیہ الرحمۃ کے مسلک پر تھے انہیں کی توجہ سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ۔ ان کی زندگی کے حالات سنایا کرتے ۔

آپ کے بعد میں نے حافظ عبدالصمد صاحب ریالہ خورد والوں سے سائیں صاحب کے حالات سُنے ۔

سائیں صاحب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے ہمعصر تھے ۔

مہاجر مکی کو گورنمنٹ گرفتار کرنا چاہتی تھی ۔ آپ سائیں صاحب کی مجلس میں آکر بیٹھ گئے ۔ پولیس نے تلاشی لی ۔ حضرت کو دیکھ نہ سکے ۔

سائیں صاحب کے کہنے پر آپ صحیح سلامت مدینہ منورہ چلے گئے باقی عمر وہیں بسر کی ۔

ان کے ہندو رشتہ دار اور دوست اور شاگرد پوچھتے آپ نے سناتن دھرم کو چھوڑ کر اسلام کو کیوں پسند کیا ہے ؟

جواب دیتے میں نے خوب غور کیا ہے صرف اسلام ہی وہ دین ہے جو اللہ کو پسند ہے اسلام کی آغوش کے سوا غریب کو کہیں امان نہیں ۔ کہیں قبولیت نہیں ۔ میرا سب کچھ اسلام ہے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عام اعلان ہے تمہارے خاندانی نسب اس لئے نہیں کہ دوسروں کو حقیر جانو، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو ۔

کسی کو کسی پر فضیلت نہیں   لَیْسَ لَہٗ   فَضْلٌ

Marfat.com

خواجہ حسن نظامی دہلوی

ان کے ادبی اور علمی جواہر پاروں کا کسے اعتراف نہیں۔ پاکستان آئے تو ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ میں رونق افروز ہوئے مسٹر جی۔ این۔ جنرل منیجر تھے۔ انہوں نے خواجہ صاحب کو خوش آمدید کہا۔ فرمایا اس لئے آیا ہوں کہ بُنتہ کھاتہ میں دھاگوں کو جوڑا جاتا ہے۔ توڑا نہیں جاتا۔

کاش ہم بھی دلوں کو جوڑا کریں۔ توڑا نہ کریں۔

خواجہ صاحب کی صورت اور سیرت دل کش تھی ان کا تھا۔

میرے استاد فرمایا کرتے تھے

جس عورت پر خواجہ حسن نظامی کی ایک نظر پڑ جائے وہ ہندو نہیں رہتی۔

فرمایا کرتے۔ اسلام سراسر حکمت ہے حکمت کے بغیر انسان کو اپنی ذات سے بھی حقیقی واقفیت نہیں ہوتی۔

خواجہ پاکستان آئے تو آپ پاک پتن بھی گئے۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دی۔ میں بھی ساتھ تھا۔ فرطِ جذبات سے خواجہ صاحب وارفتہ ہو گئے۔ چلا کر بولے بابا! پاکستان کی حکومت مجھے کراچی بلاتی ہے۔

فرمایا کیا میں تیرے پیارے بیٹے (حضرت محبوب الٰہی) کے آستانہ کو اکیلا چھوڑ کر کراچی چلا آؤں؟"

شیخ پھر بے ہوش ہو گئے۔ حاضرین پر سکتہ طاری ہو گیا۔

Marfat.com

آپ نے لاہور واپس آنا تھا۔ راستہ میں اوکاڑہ آیا۔ آپ ستلج کاٹن ملز میں آگئے۔ مزدور جمع ہو گئے۔

فرمایا پیارے مزدور بھائیو سلام۔ آؤ سنو۔

مزدوری کسب حلال ہے میرے اور آپ سب کے غم خوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"جس نے دنیا میں حلال طریقہ سے کمائی کی وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔

اپنے گاڑھے پسینہ سے کمائی ہوئی ایک ایک پائی گھر کے بندوبست اور بچوں کی تعلیم و تربیت پر خرچ کیا کرو۔ کفایت اور سادگی اختیار کرو۔ جوئے نشہ اور رنگ رلیوں کے پاس تک نہ جاؤ۔ تعلیم حاصل کرو۔ اسلامی ضابطہ حیات میں تعلیم عامہ ایک معاشرتی فریضہ ہے۔

اس وقت مسٹر گجانند صاحب ستلج کاٹن ملز کے جنرل منیجر تھے بڑے اچھے اور ملنسار تھے۔

مسٹر گجانند صاحب نے عرض کیا کچھ ارشاد فرمائیے۔

فرمایا:۔

مزدوروں سے پیار کیا کرو۔ زیادہ کام نہ لیا کرو۔ عملہ اور مزدوروں میں پھوٹ نہ ڈالا کرو۔ ہر مہینے ان کی تنخواہ وقت پر دے دیا کرو۔

پاکستان میں رہنا ہے تو پاکستانیوں کی عزت کیا کرو۔

ان کی فلاح اور بہبود کے لئے کام کرو۔

حکومت پاکستان کے وفادار رہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس گھرانے کو اللہ نے نرم مزاج سے نوازا ہے — لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ

Marfat.com

انہیں ضرور نفع پہنچکر رہے گا۔ اِلَّا نَفْعَهُمْ

میں خواجہ صاحب کو اپنے سکول لے گیا۔

بچوں نے عرض کیا کچھ فرمائیے۔

فرمانے لگے۔ میری زبان بند ہے۔ بھارت کی حکومت نے اس شرط پر پاکستان آنے کی اجازت دی ہے کہ خاموش رہوں۔ بولوں نہ۔

بچوں نے پھر تقاضا کیا تو فرمایا:۔

"جب میں آپ کی طرف آرہا تھا۔ سڑک پر ایک اونٹ کا بچہ دیکھا۔ پوچھا صاحبزادے کہاں جارہے ہو۔ کہا مجھے کیا پتہ۔ میری مہار میرے ہاتھ میں نہیں"۔

میں جانہیں رہا۔ لے جایا جارہا ہوں۔

پیارے پاکستانی بچو! سچ کہنا تم کہاں جارہے ہو۔ کیا تمہاری باگ تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے۔

بچے بہت خوش ہوئے ایک اور بات کا تقاضا کیا۔ فرمانے لگے صرف ایک اور بات کہوں گا۔ تیسری کا تقاضا نہ کرنا۔

فرمایا بچو! تمہارا باغیچہ ماشاء اللہ بہت خوشنما ہے۔

جب ہی سکول آیا دروازے پر پان کی اماں ملی۔ رونے لگی۔ میں نے پوچھا محترمہ تکلیف کیا ہے؟

کہنے لگی سکول والوں نے میرے بچے کا خون بہا دیا ہے۔

میں نے کہا، اچھی بڑھیا! تیرے بچے کے خون سے ہم سارے بیمار ہیں۔

ے شہید کی جو موت ہے۔ وہ قوم کی حیات ہے۔

اللہ کریم کا شکر کر تیرے بچے کا خون رائیگاں نہیں گیا۔

خواجہ صاحب سکول کے نظم و نسق اور تعلیمی معیار سے بہت خوش ہوئے۔ اسی اثنا میں میرا اور سکول کا ذکر کیا۔ مجھے اپنے دست مبارک سے کچھ لکھ کر دیا جو میرے پاس موجود ہے۔

Marfat.com

فرمایا قائدِ اعظم کا ارشاد ہے !

جمہوریت ہمارے رگ و پے میں ہے ۔ ہماری سوچ اور فکر میں ہے ۔ صدیوں کے نامساعد حالات نے اس کے خون کی حرارت کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔

شریانیں کام نہیں کرتی تھیں ۔ اللہ کا شکر ہے کہ خون میں دوبارہ حرارت پیدا ہو گئی ہے ۔ یہ مسلم لیگ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے ۔ چاہیے کہ یہ مسلمان مسلم لیگ سے وابستہ رہے"۔

پاکستان کو اسلام کا مضبوط قلعہ بناؤ ۔

مضبوط پاکستان ہندوستان کے مسلمانوں کے لیئے بھی قوت اور طاقت ہوگا ۔

مجھے فرمایا کہ سکول کے بچوں کو دست کاریاں سیکھنے کی ترغیب دیا کرو سکول میں وہ بہت کام سیکھ سکتے ہیں ۔

پاکستان کے نوجوانوں کو یہ کہہ کر گرماتے ۔

" چودہ اگست ہمارا یوم آزادی ہے ۔ اس دن اللہ کریم کے فضل و کرم سے تمہارے آباء مالک ملک و حکومت بن گئے ۔ آج کے دن غیر کے ارمان حسرت بن گئے اللہ تعالٰے کے احسان کا شکریہ بجالاؤ ۔

وہ مالک الملک ہے ۔ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے ۔

اللہ کریم کے اس انعام کی شکر گذاری یہ ہے کہ پاکستان کو مضبوط اور مستحکم کرو ۔ اسے اسلام کا قلعہ بناؤ ۔ یہاں نیکی کو فروغ دو ۔ بدی کو رد کرو ۔

فرمایا کرتے قوموں کے عروج و زوال کا فلسفہ ہمیشہ ان کے نشیب و فراز سے وابستہ ہے

اتنے سال گزرنے کے باوجود نظریاتی طور پر ہم گڈ مڈ کا شکار کیوں ہیں ؟

یقین محکم ۔ عمل پیہم لازم ہیں ۔

پاکستان کا قیام عالمِ اسلام کا تقاضا تھا اللہ کریم نے عطا کر دیا ۔ اسے امتِ مسلمہ کی نشأۃ ثانیہ منظور ہے للہِ الحمد ۔

Marfat.com

قائدِ اعظم نے درس دیا ہے کہ

ہماری حیات اور بقا کا راز

۱۔ اتحاد

۲۔ یقین

۳۔ تنظیم میں ہے۔

یہ حق ہے۔

ان پر صدقِ دل سے یقین کرو۔ انہیں اپناؤ۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری

واقعی ابوالاثر تھے۔ ان جیسا خوش الحان شاعر دیکھنے میں نہیں آیا۔ ان سے اکثر ملاقات رہتی کس عقیدت سے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور عرض کرتے۔

؎ حفیظِ بے نوا بھی ہے گدائے دامنِ دولت

آقا! تیرا در ہو۔ میرا سر ہو۔ میرا دل ہو۔ تیرا گھر ہو

میں نے ایک دفعہ عرض کیا حفیظ صاحب اب تمنا کیا ہے؟

فرمایا کیا شاہنامہ اسلام میں نہیں پڑھا!

؎ اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں

کبھی نغمہ سنج ہوتے

؎ طیبہ کو جانے والے

میرا پیام لے جا

میرا سلام لے جا

ایک دفعہ اسلامیہ کالج لاہور کے ہال میں اجتماع تھا۔ حفیظ کے استاد مولا:

Marfat.com

غلام قادر نامی نے فرطِ شفقت سے اپنی دائیں ران پر بٹھالیا۔ بائیں ران پر سالک آ بیٹھے۔

علامہ اقبال نے ہمیں فرمایا۔ نامی۔ ایسے بزرگ آتیں ہیں۔ انہیں جی بھر کر دیکھ لو۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ

ہم اکثر حاضرِ خدمت ہوتے۔ درود و سلام میں مشغول پاتے۔ کوئی فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لیتا اور درودِ پاک پڑھنا بھول جاتا تو علامہ آپے سے باہر ہو جاتے آب دیدہ ہو کر فرماتے۔

در دلِ مسلم مقامِ مصطفٰے

آبروئے ما ز نامِ مصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

ہمیشہ عالمِ اسلام اور ملک، قوم و ملت کی اصلاح اور فلاح کی فکر میں رہتے۔

قرآن کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے۔

آخری دنوں میں بھی کانپتے ہوئے ہاتھوں میں قرآن حکیم اٹھاتے اور کہتے ؎

ایں کتابِ زندہ۔ قرآن حکیم

حکمتِ اولازوال است و قدیم

عالم اسلام میں اتحاد اور استحکام کے لئے دعائیں کرتے رہتے اور تاکید کرتے کہ قرآن حکیم کو مضبوط تھام لو۔

؎ بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

فرمایا کرتے افسوس!

اہلِ مغرب نے تعلیم کو ایک کاروبار کا رنگ دے دیا ہے۔ یہ سلسلہ ابتداء سے انتہا تک یوں پھیلا کہ استاد اور شاگرد کا مقدس رشتہ ایک چالاک دوکاندار کی حیثیت

Marfat.com

اختیار کر گیا۔

میرے نزدیک

علم از سامان حفظِ زندگی است
علم از اسباب تقویم خودی است

اتوار ۹ نومبر ۱۹۸۶ء علامہ اقبال کا یوم ولادت ہے۔ اس دن ہمیں علامہ اقبال کے پیغام پر عمل کرنے کا عہد کرنا چاہیئے۔

چاہیئے کہ اس دن ہم ان کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی انفرادی اور اجتماعی خدوخال کو درست کرنے کا عزم کیا کریں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم علامہ اقبال کے احسانات کو نہ بھولیں کیونکہ تصور اور فکر کی بدولت ہی ہمیں اسلامی ریاست کے باعزت شہری بننے کا شرف حاصل ہے۔

علامہ اقبال سچے عاشقِ رسول ہیں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی سنتے ہی ان پر رقت طاری ہوجاتی۔ آبدیدہ ہوجاتے اور

والہانہ طور پر ان الفاظ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے

درد لِ مسلم مقام مصطفےٰ
آبروئے ما ز نام مصطفےٰ

علامہ حکیم الامت ہیں۔ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر بلاکم و کاست اپنی قلبی واردات نہایت ادب و احترام کے ساتھ بیان کرتے

اے ظہور تو شبابِ زندگی   جلوہ ات تعبیر خوابِ زندگی

Marfat.com

اے زمیں از بارگاہت ارجمند
آسماں از بوسۂ بامت بلند

مسلم از سرّ نبی بیگانہ شد
ایں کعبہ ہمہ بت خانہ شد

از منات و لات و عزیٰ و ہبل
ہر یکے دارد بتے اندر بغل

شیخ ما از برہمن کافر تر است
زانکہ زد را معلومات اندر سر است

مردہ بود از آب حیواں گفتمش
سرّے از اسرار قرآں گفتمش

محفل از شمع نوا افروختم
قوم را رمز حیات آموختم

اقبال ایک جہان میں

ان کی ایک شان یہ ہے کہ حکیم الامت ہیں۔ دربار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ہیں تو نہایت ادب و احترام کے ساتھ ملت اسلامیہ کی موجودہ

Marfat.com

حالتِ زار اور غیر اسلامی طرزِ حیات کا رونا بھی روتے ہیں۔
اور اصلاحِ حال کی تدابیر بھی تجویز فرماتے ہیں۔
سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور والہانہ عشق و محبت کے جذبات کا اظہار کس خوبی کے ساتھ اِس رباعی میں سمو دیا گیا ہے!

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

علم و ادب اور لغت کی ساری دنیا میں کہاں جواب ہے علامہ اقبال کے ان شہ پاروں کا!

آیۂ کائنات کا معنیٔ دیر یاب تو
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو

لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ ترے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں ترے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب

ان پاکیزہ جذبات کے پیشِ نظر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ
"حضرت علامہ اقبال کی نعت گوئی ملت اسلامیہ کی ایمان پرور متاعِ حیات ہے"۔
انہوں نے اپنے افکار سے ملت اسلامیہ کو ایک تازہ ولولے سے سرشار کیا ہے جو

Marfat.com

نشاۃ ثانیہ کی ضمانت ہے۔

پاکستان کی تشکیل اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔

حضرت پیر جماعت علی شاہ محدّث علی پوری علیہ الرحمۃ

شانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرماتے تو فرطِ عقیدت سے وارفتہ ہو جاتے۔

بعض حضرات کہتے کہ حضرت شانِ رسالت بیان کرنے میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔

ایک مجلس میں میں خود موجود تھا حضرت کی توجہ حاسدوں کے قول کی طرف دلائی گئی تو فرمایا۔

"لوگو! سُن لو۔ کان کھول کر سُن لو۔

میرا عقیدہ یہ ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ نہیں ہیں۔ اللہ کے بندے ہیں۔ اللہ کے رسول ہیں اس حد کے سوا میں مدنی سرکار کے درجہ کی کوئی حد تسلیم نہیں کرتا۔ جہاں ملائکہ کے مقام کی انتہا ہے وہاں سے فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور ارفع مقام کی ابتدا ہے۔ یہ میرا عقیدہ ہے۔ اس پر میرا ایمان پختہ ہے۔ جو کہنا چاہو۔ کہو مجھے پرواہ نہیں۔

اللہ کریم کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری ہدایت کے لئے بھیجنا بے شک احسانِ عظیم ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لئے تشریف لائے ہیں کہ ہم ان کی توقیر کریں۔ ان کی عزت کریں۔ ان کی فرمانبرداری کریں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی اس طرح مانو جس طرح قرآن کریم بتاتا ہے امّی نبی۔ آپ کی شان کو اس سے بڑھانا اچھا نہیں تو گھٹانا اس سے بُرا ہے۔

Marfat.com

محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی خوبیوں کو سامنے رکھے جمال اور کمال کو دیکھے۔ کیڑے نہ نکالے۔

فرمایا کرتے اپنے بچوں کو قرآن کریم کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنا سکھاؤ۔ بچہ کو ڈاکٹر یا انجینئر بنانا آسان ہے۔ سچا مسلمان بنانا کٹھن ہے۔ یہ جہاد ہے۔ اس کے لئے خلوص اور استقلال کی ضرورت ہے۔

حضرت مولانا اصغر علی روحی ؒ

اکثر فرمایا کرتے دنیا بھر کے سائنس دانوں اور دانشوروں کا علم وحی کے سامنے ہیچ ہے۔

نبی اللہ تعالیٰ کے نور سے آنِ واحد میں ان حقیقتوں کو پالیتا ہے جو نہ انسانی آنکھ کبھی دیکھ سکتی ہے نہ انسانی دل اور دماغ کبھی سوچ سکتا ہے۔

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں پنڈت ہزاروں دانا بڑے سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

فرمایا کرتے دوسروں کی مصیبت پر ہنسنا اور ٹھٹھے مخول سے ہا سا کرتے رہنا دل کو مردہ کرتا ہے۔

کسی کو دیکھ کر خوش ہونا۔ مسکرا کر خوش آمدید کہنا کارِ ثواب ہے۔ سنت ہے۔

حضرت مولانا محمد شریف محدّث کوٹلی لوہاراں !

فرماتے :۔

" بندے کی زندگی یادِ الٰہی میں گزرنی چاہئے۔ وہ دم غنیمت ہے جو خالق کی یاد مخلوق کی خدمت اور اپنے نفس کی تکمیل میں گزرے "

Marfat.com

مولانا امیر الدین جلال آبادی علیہ الرحمۃ

آواز سریلی۔ انداز باغ و بہار۔
پڑھا کرتے!

ع "الف آیا سیں لعل وہاجتے نوں
ونج کو لیاں دا کاہنوں پا بیٹھوں
کی جواب دیسیں اس شاہ تائیں
جہدی جنس نوں مفت لٹا بیٹھوں"

اس دنیا میں ہم عارضی طور پر آئے تھے نیک عمل کرنے کے لئے۔
افسوس کہ گناہوں میں پڑ کر عمر ضائع کر دی۔
اللہ کریم حساب لینے والا ہے۔ اس کے حضور حاضر ہونا ہے۔
کیا جواب دیں گے؟
یہ دنیا ہمارا عارضی ٹھکانہ ہے۔
سب کو یہاں سے جانا ہے۔
جاتے وقت ہمارا دل مغموم ہونا چاہیے۔
صاف ستھرا۔ پرہیزگار۔ بے گناہ بے ظلم بے کینہ۔ بے حسد۔ انسان کو فکر اپنے انجام کی کرنی چاہیے۔ تساہل سے کام نہ لے۔ موت کے آنے سے پہلے سرخرو مرنے کی تیاری کرے۔

صاحبزادہ فیض الحسن علیہ الرحمۃ زیب سجادہ آلو مہار شریف

خطابت کے بادشاہ تھے۔

Marfat.com

میں نے انہیں اوکاڑہ آنے کی دعوت دی۔ رونق افروز ہوئے۔ ان کے لئے کھانا تیار کروایا۔ تناول فرمایا۔

اپنے سکول میں قدم رنجہ فرمانے کو کہا۔ تشریف لائے ماحول اور کام کاج دیکھ کر بہت خوش ہونے لگے۔

فرمایا اس درسگاہ کو کچھ دینا چاہتا ہوں جو اس کے طلبا کو ان کی زندگی کے لائحہ عمل سے آگاہ کرے اور ان کے دلوں میں یقین محکم اور سعی پیہم کا جذبہ بیدار کرے۔

میں نے عرض کیا فرمائیے۔ فرمایا آیت کریمہ

سبقت کرو	فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
نیکیوں میں	(البقرہ ۲ : ۴۹)

ہال اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا۔ سکول کے لئے انہیں جلال الدین شمس نے تجویز کیا تھا جو جماعت احمدیہ کے معروف مبلغ ہیں۔

میرے پیرومرشد حضرت محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے

ہمیشہ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ان کی مجلس میں دنیا کے بکھیڑوں کا کبھی ذکر نہ چھڑتا۔ سب دوزانو بیٹھتے۔

حضرت دو دو چار چار منٹ کے بعد اونچی آواز سے فرماتے "بڑی شان ہے میرے غم خوار آقا۔ سرکار مدینے والے کی"۔ سب کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فضا درود و سلام کے نغمے سے گونج اٹھتی۔ میں پہلے ۱۹۱۴ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ۱۹۲۰ میں باقاعدہ طور پر ان کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

فرمایا کرتے:۔

عمل کی تاثیر کلام کی تاثیر سے کہیں زیادہ گہری اور مؤثر ہوتی ہے۔

Marfat.com

فرمایا کرتے:۔

"ایمان بغیر عمل کے بے مقصد ہے۔ عمل بغیر ایمان کے بے معنی"۔

انسان کی زندگی کا مقصد خالق کی عبادت۔ مخلوق کی خدمت ہونا چاہیئے۔

سنت کے مطابق سادہ۔ صاف اور پُروقار زندگی بسر کرنے کی ہدایت فرماتے۔

فرماتے انتخابات میں نیک اور کام کرنے والے لوگوں کو ووٹ دیا کرو۔

نا اہلوں کو ووٹ دے کر اُسے ضائع نہ کرو، تمہارا ووٹ قومی امانت ہے۔

خیانت نہ کرو۔

علّامہ سیّد محمود احمد رضوی

میں نے حضرت کو اوکاڑے بلایا۔ بی لائن کی جامع مسجد میں فرمایا:۔

"بندہ کو کبریائی زیب نہیں دیتی۔ بندہ اشرف مخلوق ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ کے ہاں عاجز ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چھپکلی کو دیکھا۔ عرض کیا باری تعالیٰ یہ تو نے کیا بنائی ہے؟

ندا آئی! کلیم! یہ چھپکلی پوچھتی ہے یا اللہ تو نے موسیٰ کیا بنایا!

فرمایا کرتے ہیں پاکستان میں سنی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ انہیں ان کا حق دیا جائے۔

دوسروں کو ان پر مسلط نہ کیا جائے۔ اللہ کریم سلامت باکرامت رکھے۔

مولانا پیر ظہور شاہ گجراتی

قد دراز۔ رنگ سرخ اور سفید۔ ریش دراز۔ لباس سفید۔ فضا بقعۂ نور۔

عشا کے بعد محفل جماتے۔ یہ پڑھ کر حاضرین کو وجد میں لاتے۔

Marfat.com

۵ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
ہے محمد پاک رسول اللہ

جوں جوں رات چھاتی یہ صدا بلند سے بلند تر ہوتی جاتی۔ محسوس ہوتا کہ توحید اور رسالت کے اقرار میں کائنات اُن کے ساتھ ہے۔

تصور میں میں آج بھی اپنی آواز ان کی آواز سے ساتھ ملا دیتا ہوں مرض کے عوارض بھول جاتا ہوں۔

علّامہ عبداللہ یوسف علی

علامہ اسلامیہ کالج کے پرنسپل تھے۔ میں طالب علم تھا۔ وقتاً فوقتاً ملاقات ہوتی رہتی علامہ معاملہ فہمی اور جلد فیصلہ کر دینے میں اپنی مثال آپ تھے۔ ملاقات کرنے والے ترتیب سے قطار میں بیٹھ جاتے۔ ہر چھوٹے بڑے کو اپنی باری کا انتظار کرنا پڑتا۔ کلام نہایت مختصر اور ٹھیک مطلب کا ہوتا۔ کوئی فضول لفظ نہ سنتے۔ نہ کہتے۔

فرمایا کرتے مجھے فخر ہے کہ مائی حلیمہ رضی اللہ عنہ کے وطن مقدس سے ہوں عربی زبان کے ظاہر اور باطن کے محاسن جانتا ہوں۔ میں تین سال کی عمر میں قرآن کریم سنتا تو اس کے صوتی اثرات کی تاثیر سے سر دھننے لگتا۔

اب صحیفۂ ربانی کے معنوی معارف سے خوب لطف اندوز ہوتا ہوں۔

عربی میری مادری زبان ہے۔ اس کی خوبیوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ قرآن کریم کے معارف کو بخوبی سمجھتا ہوں۔

قرآن حکیم کو خاطر خواہ طور پر سمجھنے کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ قلب سلیم۔

۲۔ سچی طلب۔

Marfat.com

۳۔ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ گہری عقیدت۔

۴۔ سیرت مطہرہ کا پورا علم۔

علامہ نے نہایت حکیمانہ انداز میں قرآن پاک کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو صحت اور فصاحت کے لحاظ سے دنیائے ادب میں بہترین شاہکار سمجھا گیا ہے۔

اہل فن صرف اسی کو قرآن پاک کا مستند ترجمہ مانتے ہیں۔

اس بلند پایہ کتاب کے ناشر میسرز اشرف تھے۔ اُن دنوں ان کی دوکان کشمیری بازار کے ایک بالاخانہ میں تھی۔ میں اکثر وہاں جاتا۔ اچھی کتابیں دیکھتا۔ علامہ کے ترجمہ کو معجزنما کتاب کا حیرت انگیز ترجمہ کہا جاتا ہے۔

اللہ کریم علامہ کی اس کاوش کو شرف قبول بخشے اور انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

پاکستان کے نصاب تعلیم پر بالغ نظری سے تبصرہ کرتے۔

جدید علوم خصوصاً سائنس اور ٹیکنالوجی میں ملت اسلامیہ کی پس ماندگی پر بڑی تشویش کا اظہار کرتے۔ قرآن کریم میں سائنس کی تعلیم کی تاکید ہے۔

پاکستان میں سائنسی تعلیم کی زبوں حالی کی ایک وجہ بی۔ ایس کے بارہ میں موجودہ پالیسی ہے یہاں پر سائنس کے مضمون کے لئے ہفتہ بھر میں صرف دو دو تین تین پیریڈ ہیں۔

ایم۔ ایس۔ سی پاس کرنا کسی امتحان کے لئے شرط نہیں۔ بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری کو بے اثر بنانے کے لئے۔ ایف۔ ایس۔ سی کی ڈویژن بہتر بنانے کی اجازت ہے۔

کیا سائنس کے اس زمانہ میں پاکستان کے ارباب اختیار کو یہاں سائنس کی ترقی منظور نہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے ہر مرد اور ہر عورت پر تعلیم کو فرض قرار دیا ہے۔

اور خصوصاً سائنس کو انسان کی روزمرہ زندگی کا اٹوٹ انگ گردانا ہے۔

Marfat.com

ارشاد ہے !

وہی ہے	هُوَ الَّذِي
جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا۔	سَخَّرَ الْبَحْرَ

کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کرو۔ نئے نئے طبقات دریافت کرو۔ اور اس میں غوطے لگا کر

تازہ گوشت کھاؤ	لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا
مچھلیاں پکڑ کر	
اور اس میں نکالو گہنا	وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً
جسے پہنتے ہو (گوہر اور مرجان)	تَلْبَسُونَهَا
اور تو اس میں کشتیاں دیکھے	وَتَرَى الْفُلْكَ
پانی کو چیر کر چلتی ہیں	مَوَاخِرَ فِيهِ
اور اس لیے کہ تم اس کا	وَلِتَبْتَغُوا
فضل تلاش کرو۔	مِنْ فَضْلِهِ
اور کہیں احسان مانو۔	وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(النحل ۱۶ : ۱۴)

افسوس ہے کہ ان ہدایات کے باوجود عزیزہ پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی میں ہماری دسترس مایوس کن ہے۔ اس پس ماندگی کی وجہ سے سارا عالم اسلام اسرائیل سے مرعوب ہے جس کا رقبہ اور آبادی پاکستان کے ایک شہر کے رقبہ اور آبادی سے زیادہ نہیں۔

علامہ ہوسٹلوں کی حالت سے مطمئن نہ تھے۔

فرمایا کرتے :-

اگر مفلسوں کے لیے نہیں تو مطالبات کیوں ؟

Marfat.com

امیروں کے لئے ہیں تو غسل خانے اور فلش کیوں نہیں؟

موجودہ حالت میں وہ نہ غریبوں کے لئے موزوں، نہ امیروں کے لئے۔ اُس وقت اسلامیہ کالج میں جائے پاخانے ہوسٹل میں رہنے والے تمام طلباء کے لئے مشترک ہوتے تھے۔ نہایت غلیظ اور گندے۔

علامہ فرمایا کرتے اسلام نفاست ستھرائی۔ صفائی اور نظافت کی تاکید کرتا ہے۔

مسلمان بچوں کا معیارِ زندگی پست کیوں؟

اُس دَور ہندو اور سکھ مسلمانوں کو اچھوت قرار دیتے تھے۔

علامہ فرمایا کرتے عزت تو اللہ کے لئے ہے۔ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے مسلمانوں کے لئے ہے۔

غیر مسلم اقوام کے ہوسٹل مسلمانوں کے ہوسٹلوں سے بہتر ہوں گے تو مسلم نوجوان طبقہ کے جذبات پر بُرا اثر پڑے گا۔

انہیں بہتر سہولتیں ملنی چاہئیں تاکہ عزت نفس کا شعور بیدار ہو۔ مخیر مسلمان اس طرف توجہ کریں تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔

علامہ چاہتے تھے کہ اسلامیہ کالج کے نظم و نسق اور طلباء کی تعلیم و تربیت اور ان کے بود و باش کا معیار بلند ہو۔ امت مسلمہ کے اصرار اور اپنے ذوق کی تسکین کے لئے انہوں نے بڑی محنت سے حکیمانہ انداز میں قرآن کریم کا ترجمہ لکھا ہے۔ یہ ترجمہ زورِ بیان اور صحیح مفہوم کے اظہار کے لحاظ سے قرآن پاک کا بہترین اور قابل اعتماد ترجمہ ہے۔

انہوں نے اور بھی کئی بلند پایہ اسلامی کتابوں کی طباعت اور نشر و اشاعت کی ہے۔ اُس اس کارِ خیر کی بیحد ضرورت تھی۔ زور ہندو ناشرین کا تھا۔

میں کئی دفعہ ان کے ہاں گیا۔ اچھی کتابوں سے متعارف ہوا۔

مسلمان کے لئے سب سے اچھا شغل یہ ہے کہ خود کلام الٰہی کو پڑھے اوروں کو

Marfat.com

پڑھائے۔ خود اس ہدایتِ ربانی کو سمجھے اوروں کو سمجھائے۔

سرسید احمد خاں کہا کرتے تھے کہ قیامت کے دن نامۂ اعمال طلب کیا جائیگا تو کہوں گا کہ حالی سے مسدّس لکھوائی تھی۔

اچھا لٹریچر قوم میں عزتِ نفس اور سربلندی کا شعور پیدا کرتا ہے۔

ہر روز صبح خود ہال میں قرآن حکیم کا درس دیتے اور اچھی طرح ذہن نشین کرتے کہ قرآن کریم ساری ملتِ اسلامیہ کی عزیز ترین مشترکہ متاع ہے۔

مسلمان کی احیا۔ بقا اور فلاح کا انحصار اس پر ہے کہ صدق دل سے اس ضابطہ حیات کی حفاظت کریں۔

۱۔ اسے اسی طرح سمجھیں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھایا ہے۔

۲۔ اس کی تعلیمات پر عمل کر کے اُسے زندہ اور تابندہ رکھیں۔

۳۔ قرآن پاک میں ان کی جمعیت اور شیرازہ بندی سے ان کا ثبات اور استحکام ہے۔ اس سے ان میں اخوت۔ یگانگت اور یک جہتی کا جذبہ بیدار رہے گا۔

جدّامجد مولانا رکن الدین محمد

معتبر تھے عفت ان کے چہرے سے ٹپکتی تھی۔ ہزرات مستورات آپ کو شرکت کی دعوت دیتیں۔ بیان اس تلقین سے شروع کرتے۔

بہنو! پڑھو ادب سے درود و سلام کو
جانوں سب سے پیارا محمد کے نام کو

فضا روشنی کے قمقموں سے جگمگا اٹھتی۔ گلاب۔ عود۔ عنبر کی خوشبوؤں میں بس جاتی۔ عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ نور ہی نور۔ سرور ہی سرور۔ حاضرین آواز ملا کر پڑھتے۔

Marfat.com

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ

صلّوا علیہ وآلہٖ

جو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ کریم اس پر دس بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے۔

فرقہ واریت کے خلاف تھے۔

تکفیر کو مہلک جانتے۔ توجہ دلاتے کہ فروعی اختلاف رحمت ہے۔ مقصد اتفاق ہونا چاہیئے۔ قرون اولیٰ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا گیا۔ اتفاق رائے ہو نہ کہ نزع اور فساد۔

فرید کوٹ میں جمعہ صرف جامع مسجد میں ہوتا تھا۔ حنفی، شیعہ، اہل حدیث، قادیانی سب انہی کی امامت میں نماز ادا کرتے۔ جمعہ اور عیدین پڑھتے۔ اکثر خطبہ یہ ہوتا کہ آج ملت اسلامیہ کی پہلی ضرورت اتفاق اور اتحاد ہے۔

غیر مسلم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہیں۔ اسلامی معنوں میں یکجہتی چاہیئے۔

اہل دانش ان کی رواداری کو غنیمت جانتے۔

فرمایا کرتے قرآن کریم میں ہے۔

میٹھا بول بولا کرو ۔ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

وہ بات کہو جو دوسروں پر اچھا اثر ڈالے۔ پُر امید ہو۔ اچھے انداز اور لہجے میں کہا جائے۔

ہمارا وطیرہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہم زبان پر قابو نہیں رکھتے۔

زبان سے دوسروں کو نشتر لگانے کے عادی ہیں۔

Marfat.com

اس سے باہمی اخوت ختم ہو جاتی ہے۔

ایک دوسرے سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

جسم کے اعضا ہر صبح زبان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں اور کہتے ہیں۔

اگر تو سیدھی رہی	فان استقمت
تو ہم بھی سیدھے رہیں گے	استقمنا
اگر تو ٹیڑھی رہی	
تو ہم سب ٹیڑھے رہیں گے۔	

قائدِ اعظم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے احیا اور بقا کا راز

۱۔ اتحاد

۲۔ یقین

۳۔ تنظیم میں ہے۔

ہم تمام قوموں سے پیچھے ہیں۔

ہم ان اصولوں پر عمل کریں تو عالمِ اسلام میں اتحاد اور یک جہتی کی فضا فروغ پائے۔ اسلامی بلاک قائم ہو جائے۔

اس تیری دنیا کی طرف کوئی طاقت گھور نہ سکے۔

جسٹس شیخ سر عبدالقادر

آپ جتنے عظیم تھے۔ اتنے حلیم۔

ہر محفل اور مجلس کے صدر ہوتے۔ وقت سے بہت پہلے تشریف لے آتے سب سے پیچھے جا بیٹھتے۔

Marfat.com

فرمایا کرتے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر بڑی شفقت فرماتے طالب علموں کی بہت قدر کرتے۔ ان میں گھل مل کر ان کی تربیت فرماتے۔

دوستو! آؤ مجھے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر سکون ملتا ہے۔

پھر آپ نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ حسن اخلاق اور نیک اطوار کی تربیت دیتے۔ وقت آتا تو بھی سلام کہتے۔ صدارت کی کرسی پر جا بیٹھتے۔

شیخ صاحب کی ان کرم فرمائیوں نے مجھے قدرے گستاخ سا کر دیا۔

ایک دن میں ہائی کورٹ میں چلا گیا دیکھا کہ آپ کرسیِ عدالت پر تشریف فرما ہیں۔ میں نے اندر جھانکا آپ نے آجانے کا اشارہ کیا۔ میں چلا گیا۔ سلام کیا۔

شفقت بھرے انداز میں فرمایا۔

"کیسے آنا ہوا"

عرض کی زیارت کے لئے آیا ہوں۔

فرمایا اچھا۔ آپ مجھے ملے۔ میں آپ سے ملا۔ اب کچھ اپنی کہو۔ کیا ہو۔ کہاں سے ہو!

عرض کیا طالب علم ہوں۔ اسلامیہ کالج میں پڑھتا ہوں۔

فرمایا محنت سے پڑھا کرو۔ آپ کی فیس معاف

فیس کی رقم سے اچھی کتابیں خرید کر پڑھا کرو۔ دودھ پیا کرو۔

اصل پالنہار اللہ کریم ہے۔ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرَّازِقِیْن

درحقیقت وہی والی ہے۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی

وہی مددگار ہے۔ نِعْمَ النَّصِیْر۔

جو بڑا ہو کر سرنگوں رہتا ہے اللہ اُسے سرفراز کرتا ہے۔

جو سر نیچا رکھے اللہ اس کا سر بلند کرتا ہے۔

؎ نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین

Marfat.com

شیخ صاحب بلند پایہ ادیب تھے۔ رسالہ "مخزن" نکالا کرتے تھے۔

ہر رفاہی ادارہ کی سرپرستی کرتے۔

جو انہیں ملتا اس کی راہنمائی کرتے۔ نیک مشورہ دیتے۔ وہ شفقت۔ اخوت اور وقار کا مجسمہ تھے۔ وہ نیک طینت اور انصاف پسند جج تھے۔ واقعیت عامہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ۔ اصلاح معاشرہ پر ان کی بصیرت افروز تقریریں آج تک متلاشیوں کے لئے بیش بہا سرمایہ ہیں۔

ہر حلقہ میں بلائے جاتے۔ ہر طبقہ میں ان کی عزت ہوتی۔

سائیں کھیوے شاہ

کوٹ کپورہ میں رہتے تھے۔ بے نیازی میں میں نے کسی کو ان کے ہم پلہ نہیں دیکھا۔

ایک ہندو رام لال پر نظر کی وہ مسلمان ہوگیا۔ آپ کا مرید بن گیا۔ وہ ہمیشہ آپ کی خدمت کرتا رہتا۔

مارچ کا مہینہ تھا۔ سالانہ امتحان ہو رہے تھے۔ پرچے جانچتے جانچتے ہم تھک گئے چہل قدمی کے لئے کھیتوں کا رخ کیا۔ سائیں صاحب کو ریت کے ایک بلند ٹیلے پر پایا۔ خراٹے مار رہے تھے۔ ہر طرف حد نگاہ تک چنوں کے ہرے بھرے کھیت تھے۔ میں نے رام لال سے پوچھا سائیں صاحب کب اٹھیں گے۔

کہا بادشاہ ہیں۔ پانچ دن سے سو رہے ہیں۔ کیا پتہ کب بیدار ہوں۔

میں نے کہا۔ کوئی خدمت؟

کہنے لگا بادشاہ کچھ قبول نہیں کرتے۔ البتہ پچھلی دفعہ آئے تو کہتے تھے۔ رام لال چھولیا کھلاؤ۔

قاضی صاحب بتائیے چھولیا کس ولایت میں ہوتا ہے؟

Marfat.com

کیا آپ منگوا سکتے ہیں۔ میں نے کہا رام لال جی یہ ہے چھولیا آپ کے دائیں اور بائیں۔ آگے پیچھے میلوں میلوں تک سے بڑے خوش ہوئے۔

کوٹ کپورہ کٹر ہندوؤں کا شہر تھا۔ مسلمانوں کے سایہ تک سے دور بھاگتے۔

سائیں صاحب پاکباز مسلمان تھے۔ کوئی ہندوان کے چمٹے کو چھو جاتا تو چمٹا پھینک دیتے جب تک کوئی سید ہاتھ نہ لگاتا چمٹا استعمال نہ کرتے۔ سکول میں سید غلام فرید ٹیچر تھے۔ ان سے چمٹے کو ہاتھ لگوانے کے لئے سائیں صاحب سکول آئے۔ مجھے بھی انہیں سلام کرنے کا شرف حاصل ہو جاتا۔ متعصب ہندوؤں کی آبادی میں سائیں صاحب کی یہ اسلام دوستی قابل قدر تھی۔ فرماتے میں کسی ہندو کو خاطر میں نہیں لاتا۔ سیدوں کا خادم ہوں۔

ایک دن ریلوے اسٹیشن کی مسجد میں جمعہ پڑھنے آئے اسی دن ایک نئے امام صاحب جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے سائیں صاحب بیٹھے سنتے رہے۔

جماعت ہونے لگی تو کہنے لگے۔ رام لال چلو۔ چلیں۔ آج لطف نہیں آ رہا۔ کسی اور مسجد میں جاکر نماز ادا کریں گے۔ کئی نمازی ناراض ہوئے۔

اگلے ہی دن پولیس نے امام صاحب کو گرفتار کر لیا۔ امام صاحب نے کسی لڑکی پر دست درازی کی تھی، اب سب سائیں صاحب کی تعریف کرنے لگے۔

اللہ مغفرت کرے۔ سائیں صاحب آزاد مرد تھے۔

جمعہ ریلوے سٹیشن کی جامع مسجد میں آ کر ادا کرتے۔ جماعت کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی جلی کرتے۔ ذکر الٰہی میں وارفتہ ہو جاتے۔ اس رقت انگیز انداز میں اِلَّا اللّٰہ کا نعرہ بلند کرتے کہ ساری فضا گونج اٹھتی۔

ایسا معلوم ہوتا کہ ذکر الٰہی اور اقرار توحید و رسالت ہی ساری کائنات ان کے ہمنوا ہے۔

Marfat.com

حضرت صوفی احمد مختار میرٹھی

شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی کے تایا جان، مبلغ اسلام شاہ عبدالعلیم کے بڑے بھائی سٹیج پر آتے تو پڑھتے۔

تم پڑھو درود میں نعت نبی کہوں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حامد و محمود ممدوح خدا
جز محمد نیست در ارض وسما

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر یوں شروع کرتے۔

سب دیکھتے رہ گئے۔ یہ تھے۔ وہ تھے
پل میں مسجد اقصی پہنچے

زمانہ طالب علمی میں مجھے علامہ علاؤالدین صدیقی۔ مولانا غلام مرشد۔ حضرت حسین۔ جناب عبدالحمید مرزا۔ محمد علی مبلغ جماعت احمدیہ مفتی احمد حسن۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ مفتی احمد یار گجراتی۔ ڈاکٹر سید عبداللہ۔ مصور غم مولانا راشد الخیری۔ مولانا حسرت موہانی، جیسے معزز حضرات سے ملنے اور ان کے افکار سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

مولانا محمد بخش مسلم نہایت عام فہم اور دل کش انداز میں تبلیغ کرتے ہیں۔ میں نے انہیں بارہا فرید کوٹ اور اوکاڑے بلایا۔ ان کے اعزاز میں محفلیں جمائیں۔ اللہ کریم انہیں غریق رحمت کرے۔

اسی زمانہ میں میں نے شفاء الملک محمد حسن قرشی اور علامہ پروفیسر نیر واسطی سے فن طب میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اس وقت اسلامیہ کالج لاہور ریلوے روڈ میں ہی طب کی کلاسیں ہوا کرتی تھیں۔

Marfat.com

والد ماجد صاحب قاضی محمد یٰسین خطیب، امام، قاضی ریاست فرید کوٹ وصدر انجمن اصلاح المسلمین فرید کوٹ

آواز بڑی دل کش تھی، عیدین اور جمعہ کے خطبات عربی اشعار سے شروع کرتے۔ سبحانہٗ سبحانہٗ اس انداز سے پڑھتے کہ سامعین مسحور ہو کر ان کے ساتھ آواز ملاتے اور جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے۔

فرمایا کرتے پاکستان میں آکر ہماری حرص بڑھ گئی ہے، ہر شخص جانتا ہے کہ جا ہے کچھ کرنا پڑے راتوں رات کروڑ پتی بن جائے۔

یاد رکھو! زندگی ساز و سامان کی زیادتی سے نہیں۔ زندگی دل کی تونگری کا نام ہے۔ دل کو صرف اللہ کریم کے ذکر سے اطمینان ملتا ہے۔

پاکستان آجانے کے بعد فرید کوٹ کی اکثر آبادی بورے والہ میں جا بسی۔ ان کو مہاراجہ کا بھی یہی حکم تھا۔ ان دیہات کو مہاراجہ اور ان کے بھائی کنور صاحب نے خرید رکھا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ وہاں فرید کوٹ کے لوگ آباد ہوں تو اس کے بدلے انہیں بھارت میں زمین الاٹ ہو جائے گی۔ مولوی عبدالعزیز اس خیال کے حامی اور علمبردار تھے۔ ہم نے والد صاحب سے رائے لی تو کہنے لگے اگر گنج شکر کی نگری (فرید کوٹ) کو چھوڑنا ہے تو کیوں نہ گنج بخش کی نگری (لاہور) میں پناہ لی جائے۔ چنانچہ ہم لاہور آباد ہو گئے۔

ڈاکٹر اے۔ ڈی بھٹی۔ ملک امیر محمد۔ فقیر محمد۔ غلام محمد۔ شیر محمد۔ میاں محمود صاحب بابو عمر دین۔ حاجی شمس دین۔ مولوی محمد اسماعیل اور دیگر بہت سے احباب نے بھی ایسا ہی کیا۔

لاہور آکر قبلہ قاضی صاحب حسب سابق تبلیغ اسلام اور اصلاح معاشرہ میں مصروف ہو گئے۔

Marfat.com

سیاسی مسلک کے بارہ میں فرمایا کرتے۔

ملک نیا ہے۔ افسران بھی نئے ہیں۔ امن و بحالی کرنے اور ملک کے استحکام کی تدابیر بروئے کار لانے میں افسران کا ساتھ دو۔

پوچھا گیا اگر کوئی افسر غلط راستہ اختیار کرے؟

فرمایا اس کے حق میں دعا کرو۔ سمجھاؤ۔

بدامنی نہ پھیلاؤ۔ وطنِ عزیز بدامنی اور اندرونی انتشار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دل و جان سے متمنی تھے اس کے لئے مسلمانوں میں اتحاد اور یکجہتی بھی پہلی شرط ہے۔

مصوّرِ غم علاّمہ راشد الخیری

انجمن حمایتِ اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ہے مجمع خوب جما ہوا ہے۔ لاکھوں کی تعداد ہے۔

علاّمہ اقبال پر ضعیفی کے آثار ہیں۔

فرماتے ہیں! حیاتِ مستعار پر کیا اعتماد؟

چاہتا ہوں کہ وصال سے قبل آپ کو اللہ کی آئتیں دکھادوں۔

ہم نے عرض کیا حضور اللہ کریم آپ کا سایہ قائم رکھے آپ قوم کے نہایت شفیق باپ ہیں۔

فرمایا آج آپ علاّمہ راشد الخیری سے ملیں گے۔ یتیم خانہ کی تعمیر کا منصوبہ پیشِ نظر ہے علامہ کو اس کی تحریک کے لئے تکلیف دی گئی ہے۔ آج بھی ان کی بیحد ضرورت ہے۔

علامہ راشد الخیری کا بھاری بھر کم جسم، چہرہ نورانی، ریش مبارک گھنی، اور دراز۔ لاکھوں کا مجمع ان کے ارشادات کو سننے کے لئے بے قرار۔

Marfat.com

علامہ تشریف لاتے ہیں۔سسکیاں بھر بھر کر رونے لگتے ہیں۔ریش مبارک آنسوؤں سے زبستر۔ آخر فرماتے ہیں:۔

رونا اس بات کا ہے کہ قوم کو آج میری ضرورت ہے۔ کاش آج سرسید ہوتے۔ حالی ہوتے۔ وقار الملک ہوتے۔ محسن الملک ہوتے۔ جو اعزاز آج مجھے دیا جارہا ہے۔ اس کی مستحق وہ بلند پایہ ہستیاں تھیں۔

ہائے وہ سب اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آج امت مسلمہ یتیم ہے۔ آج قوم کو میری ضرورت ہے۔ من آنم کہ من دانم۔

فرمایا میرا ایک بھائی عین جوانی میں داغ مفارقت دے گیا۔ ان کی زوجہ نہایت نیک سیرت بیٹی تھیں۔

ہم نے عرض کیا اگر عقد ثانی مناسب سمجھو تو ہماری طرف سے اجازت ہے۔ فرمائیں کہ اہتمام کیا جائے۔

بچی نے فرمایا مجھے عقد ثانی کی ضرورت نہیں۔ آپ کی شفقت درکار ہے۔

شرط یہ ہے کہ بچوں کو کانوں کان خبر نہ ہونی چاہئے کہ وہ یتیم ہیں۔ہم نے باہم اس بات کا عہد باندھا۔

عید آئی۔ میں نے اپنے بچوں کے لئے ایک ایک کھلونا لیا۔ اور یتیم بچے کے لئے دو کھلونے لایا۔

گھر آیا بچے میری طرف دوڑے۔ میرے بچے آکر مجھ سے لپٹ گئے۔ یتیم آیا مگر دس قدم کے فاصلہ پہ آکر رک گیا۔ ہائے وہ کیوں رک گیا۔ میں آگے بڑھا۔ بچے کو چوما۔ سینے سے لگایا۔ مگر بتاؤ وہ رکا کیوں؟

اس پہ نوٹوں کی بارش ہونے لگی۔ دار الشفقت کے لئے وافر عطیات جمع ہو گئے۔ ہم نے جوں توں کر کے وقت نکال لیا۔ عرض کیا حضور! ہم عرصہ سے آپ کی زیارت

Marfat.com

کے منتظر تھے۔

ان پر گریہ طاری تھا بمشکل اتنا فرما سکے!

"من آنم کہ من دانم"

بابا عُمر دین مست قلندر

مجذوب تھے۔ اکثر یادِ الٰہی میں وارفتہ رہتے ہم حاضر خدمت ہوتے تو کبھی توجہ فرماتے۔

اکثر بے ساختہ فرمایا کرتے

"قربان کردں جان وارے جاواں پنج تن کے"

محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو شرطِ ایمان ہے ہی،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے	وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا	لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ
جب تک کہ	حَتّٰی
میں اُسے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں	اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ
اس کے باپ	مِنْ وَّالِدِہٖ
اس کی اولاد	وَلَدِہٖ
اور تمام لوگوں سے	وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقربا کے بارہ میں قرآن حکیم میں ہے۔

Marfat.com

محبوب ! کہہ دیجیے	قُلْ
میں اس پر نہیں مانگتا	لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
(تبلیغ رسالت اور رشد و ہدایت پر)	
اُجرت	اَجْرًا
مگر	اِلَّا
محبت	الْمَوَدَّةَ
قرابت کی	فِي الْقُرْبٰى (الشوریٰ: ۴۲: ۲۳)

(تم پر لازم ہے ۔کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مودت، و محبت واجب ہے ۔ قلندر خوش باش تھے ۔ ہم لوگ دعا کی تمنا کرتے ۔ دل جوئی فرماتے ۔ ایک دن میں نے انہیں پریشان سا دیکھا ۔ فرمانے لگے کلا با زیاں میری عادت ہے آج ایک خاتون کے جا لگا ۔ اس کے سر پہ پانی کا گھڑا تھا وہ میری چوٹی پہ آ لگا ۔ میں نے بہن سے معافی مانگ لی ۔ اس نے معاف کر دیا ۔ میں نے اسے دعا دی ۔سامنے کی کوٹھی میں کوئی صاحب رہتے ہیں ۔ اس نے مجھے بلایا اور کہا کہ تم ذلیل ہو ۔ پاگل ہو ۔ ہمارے شہر سے نکل جاؤ ۔"

یہ صاحب رائے گنگا میر تھے ۔ ریاست کے پریذیڈنٹ تھے ۔ بابا قلندر نے مزید کہا اسے تکبر ہے ۔میں ندی کے کنارے زمین پر لیٹ کر رات گزارتا ہوں یہ کوٹھیوں میں عیش کرے ۔

میں نکل جاؤں ۔ یہ رہے ۔ میں پاگل ۔ یہ دانا ہے ۔ فقیر ذلیل ہے ۔ یہ ظالم عزیز ہے ۔

انشاء اللہ درویش رہے گا ۔ یہ مر جائیگا ۔ یہ ذلیل ہوگا ۔ فقیر محبوب ہے ۔

پاگل درویش نہیں ۔ یہ متکبر پاگل ہے ۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ مہاراجہ گنگا میر پاگل ہو گئے ۔ دہلی سے بیل گاڑی انہیں دھرم سالہ پہنچانے آئی وہ گاڑی پہ سوار نہ ہو سکے ۔ پاگل ہو کر ہلاک ہو گئے ۔

Marfat.com

مولانا ظفر علی خاں

مولانا کے قادر الکلام ہونے کی دنیا قائل ہے۔

وہ صحیح معنوں میں بابائے صحافت تھے۔

فنِ نعت میں ان کا مقام بہت بلند ہے۔

آخری عمر میں دماغی حالت قدرے متأثر تھی ہم حاضرِ خدمت ہوتے تو مولانا سمجھ جاتے کہ سلام کے لیے آنا بے کار نیست

وجد آفریں لے میں گنگناتے۔

؎ دِل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

حاضرین کے دل و دماغ میں حبِّ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شمعیں روشن ہو جاتیں۔ وہ دعا کرتے کہ اللہ کریم علم و ادب اور فنِ نعت کے اس روشن مینار کو تادیر برقرار رکھے۔

کبھی اپنا یہ جواہر پارہ سنا کر حاضرین پر رقّت طاری کرتے۔

؎ وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دُنیا کے درباروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دوکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو وہ قرآن کے سیپاروں میں

Marfat.com

اسلام کی مایہ ناز خواتین

واقعاتِ عالم کا جائزہ لینے کے بعد میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ کائنات کا ہر ہر ذرہ انوارِ الٰہی کا مظہر ہے۔

روحانیت کے اخذ اور قبول میں عورت نہایت موزوں ہے

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

ایمان لانے میں آپ سب سے اول ہیں۔

جب لوگوں نے فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ماننے سے انکار کیا آپ نے صدقِ دل سے تصدیق کی۔

جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مال و منال سے محروم کیا۔ آپ نے اپنا سب کچھ آپ کے پیش کر کے آپ کو غنی کر دیا۔ باقی سب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کو قبول کر کے اسلام لائے۔ حضرت خدیجہ نے دعوت کا انتظار کئے بغیر ازخود اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ حرا پر تشریف فرما تھے کہ ندا آئی،

"یا محمد انک رسول اللہ

آپ پر جلالِ الٰہی کا غلبہ ہوا۔ حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے۔ فرمایا:۔

Marfat.com

فرمایا:۔

"مجھے بالاپوش پہنا دو"

حضرت خدیجہ نے ارشاد کی تعمیل کی۔

اسی حالت میں وحی آئی۔

اے بالاپوش اوڑھنے والے يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ

آپ نے بیساختہ فرمایا اللہ اکبر۔

حضرت خدیجہؓ نے بھی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نعرہ تکبیر سُنکر اللہ اکبر کہا۔

اُمّ الائمہ
حضرت فاطمۃ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا
خاتونِ جنّت

جلوہ نمائے شمع حقیقت ہیں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا
آئینۂ کمالِ نبوت ہیں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا
یہ مانتا ہوں کہ ان کو رسالت نہیں ملی
لیکن شریکِ کارِ نبوت ہیں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

اعلانِ رسالت کے بعد ۵ھ بعثت میں بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی بروز جمعہ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ سالِ ولادت ۶۱۵ء ہے۔ آپ بطن خدیجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں۔

سارا بچپن، فقر و فاقہ۔ عبادت اور خدمتِ والدین میں گزرا۔

Marfat.com

ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحن کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے۔ سجدہ میں تھے کہ ابوجہل نے اونٹ کی اوجھڑی گوبر بھری آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ فاطمہؓ کو خبر ملی۔ دوڑی ہوئی آئیں اوجھڑی اٹھائی۔ پشت مبارک کو پانی سے دھویا۔

سرکار نے فرمایا۔

"بیٹی ایک دن یہ دشمن مغلوب ہونگے"۔

اللہ میرے دین کو بلند کریگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جناب سیدہ کو اکثر اپنی آغوش میں بٹھالیا کرتے اور لبوں کو بوسہ دیتے۔

صبرو [illegible] میں فاطمہؓ کا مقام بہت بلند ہے۔

ایک دفعہ حضرت خدیجہؓ ایک شادی میں جانے کے لئے تیار ہوئیں۔ کپڑے زیب تن فرمانے لگیں۔

سیدہ کے لئے نئے کپڑے نہ تھے۔ آپ بھانپ گئیں۔

عرض کیا!

مادرِ گرامی۔ میں پرانے کپڑوں میں چلوں گی۔ میرے ابا کا ارشاد ہے کہ مسلمان بچیوں کا زیورِ حیات تقویٰ ہے، ان کی بہترین آرائش شرم و حیا ہے"

یکم ذی الحجہ ۲ھ میں آپ کا عقد ہوا۔ شادی کے بعد شوہر کے گھر آپ نے جس نظامِ زندگی کو اختیار فرمایا وہ طبقہ نسواں کے لئے مثال اور نمونہ ہے۔

گھر کا تمام کام اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ جھاڑو دیتیں۔ کھانا پکاتیں۔ چرخہ چلاتیں۔ چکی پیستی۔

آں ادب پروردۂ تسلیم و رضا
آسیا گرداں زلب قرآں را

Marfat.com

بچوں کی تربیت کرتیں۔ اکیلی سب کام کرتیں۔
نہ کبھی تیوری پر بل آیا۔ نہ خادمہ کی فرمائش کی۔
۷ھ تک کوئی خادمہ نہ تھی۔
۷ھ میں آنحضرت نے ایک خادمہ فضہ نامی عطا کی۔
حضرت زہراؑ نے کبھی فضہ کے ساتھ کنیز کا سا برتاؤ نہ کیا۔
ایک دن گھر کا کام خود کرتیں۔ ایک دن فضہ سے کام لیتی تھیں۔
عزیز رفیق کار کا برتاؤ روا رکھا۔ کبھی خاوند ہونے کا تصور نہ دیا۔
ایک دفعہ سرور کائنات تشریف لائے دیکھا کہ سیدہ گود میں بچے کو [illegible] لی پیس رہی ہیں۔
فرمایا! بیٹی ایک کام فضہ کے حوالے کر دو۔
عرض کیا!
ابا جان! آج فضہ کی باری کا دن نہیں۔
جنگ اُحد میں خبر اڑ گئی کہ حضور شہید ہو گئے ہیں۔ آپ دوڑی دوڑی میدانِ جہاد میں گئیں۔ باپ کے زخموں کو دھویا۔ پیشانی کا خون تھمتا نہ تھا۔ چٹائی جلا کر بھری۔
عائشہ صدیقہؓ اور ام سلیم نے مشکیزے اٹھائے اور زخمیوں کو پانی لا لا کر پلایا۔
حمنہ بنت جحش کے بھائی۔ ماموں اور شوہر شہید ہو گئے۔
اسلام میں عورت کے لیے میدان جہاد میں جانا ضروری نہیں۔ عورتوں کا جوہر ذاتی شوہر کی خدمت اور امورِ خانہ داری میں کمال حاصل کرنا ہے۔
سیدہ "جہاد مباہلہ" میں بنفسِ نفیس شریک ہوئیں، پردہ داری کے پورے تقاضے تھے۔
سیدہ فاطمہ باپ، بیٹوں اور شوہر کے درمیان مرکزی حیثیت میں تھیں۔

Marfat.com

جنگِ احد میں سات سو مسلمانوں پر پانچ ہزار مشرکین نے حملہ کیا۔ مشرکین انتقام اور غصہ کے جوش میں سرشار تھے۔

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ صحابی تھے۔ دشمنوں نے اللہ تعالیٰ کے نبی پر پتھر پھینکنے شروع کئے۔

ابن حمیہ کے پتھر سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک ابنِ ھشام کے پتھر سے آپ کا دستِ مبارک زخمی ہوا۔ عتبہ کے پتھر سے آپ کے دو دانت شہید ہو گئے۔

سرکارِ دوالاشان ایک غار میں گر گئے۔ خبر اڑ گئی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ کہرام مچ گیا۔ مدینہ سے خواتین دوڑی دوڑی آئیں۔

حضرت فاطمہؓ بتول نے باپ کے زخموں کو دھویا۔ پیشانی کا خون تھمتا نہ تھا۔ اس میں چٹائی جلا کر بھری۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ام سلیمؓ نے مشکیزے اٹھائے اور زخمیوں کو پانی لا لا کر پلایا۔

ایک خاتون **حمنہ بنت جحشؓ** نے کمال ایثار کا مظاہرہ کیا۔ اسی روز ان کا شوہر بھائی اور ماموں بھی شہید ہوئے۔ پہلے خاتون کو بھائی کی شہادت کی خبر ملی۔ إنّا لِلّٰہ پڑھا اور بھائی کے حق میں دعا کی پھر بتایا گیا کہ تیرا شوہر بھی شہید ہو گیا ہے یہ سنتے ہی اس نے بے اختیار چیخ ماری۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے ساتھ محبت کے جذبہ کی داد دی۔

حضرت ہندؓ۔ بنو دینار کی بہادر خاتون ہیں۔ محترمہ کے باپ بھائی اور شوہر جنگ احد میں شہید ہوئے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر اڑی سنی تو وارفتہ ہو گئیں۔ میدانِ جنگ کی طرف بھاگ نکلیں۔

Marfat.com

بتایا گیا تیرا باپ ۔ بھائی اور شوہر شہید ہو گئے ہیں۔
اِنّا لِلّٰہ پڑھتی گئیں اور بڑھتی گئیں۔
ایک ہی فقرہ زبان پر تھا۔
" اللہ کے لئے بتاؤ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ؟
دوڑتی دوڑتی آنحضور کے قریب پہنچ گئی۔
آپ کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے صحیح وسالم دیکھا تو قوت ایمانی کے بے پناہ جذبہ میں پکار اٹھی۔

" کل مصیبۃ بعدک جلل
" آپ صحیح سلامت ہیں تو ہر مصیبت برداشت ہو سکتی ہے "

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت حمزہ کی بہن ہیں۔ جنگ اُحد میں حضرت حمزہ شہید ہوئے دشمنوں نے نہایت سنگ دلی سے ان کی لاش کو بے حرمت کیا۔
جنگ کے بعد صفیہ اپنے بھائی کی لاش دیکھنے آئیں۔
حضرت زبیرؓ نے ماں کو دُور ہی سے روکا۔
صفیہؓ نے کہا۔
" مجھے معلوم ہے کہ میرے بھائی کی لاش بگاڑ دی گئی ہے۔ ہمارے لئے یہ فخر کا مقام ہے۔ میں نہ روؤں گی نہ چلاؤں گی۔ صرف دعا پڑھ کر لوٹ آؤں گی۔

حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جام شہادت نوش کرنے میں آپ ممتاز ہیں۔ انہیں لوہے کی زنجیریں پہنا کر زرہ

Marfat.com

پہنائی جاتی۔ اور شام تک تیز دھوپ میں گرم ریت پر کھڑا رکھا جاتا۔ پائے ثبات سے نہ ڈولیں آخر ابوجہل نے برچھی مار کر شہید کیا۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا

جنگ احد میں دشمنوں کے غلبہ کی افواہ پھیلی۔ آپ مشرکوں کی صفوں کو چیرتی ہوئی فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین قریب جا پہنچی۔ دشمن بڑھتے تو آپ تیر اور تلوار سے انہیں پچھاڑ دیتیں۔ ابن لکارتا ہوا آیا ام عمارہؓ نے آگے بڑھ کر روک دیا۔

بیعت الرضوان۔ خیبر اور مکہ معظمہ کی فتح میں شرکت کی۔ صدیق اکبر کے عہد میں جنگ یمامہ ہوئی۔ حضرت ام عمارہؓ نے منت مانی اللہ! میرا بیٹا حبیب شہید ہو یا مسیلمہ کذاب قتل ہو ان کی یہ دعا قبول ہوئی۔ مسیلمہ کذاب جہنم رسید ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

علم وفضل۔ فہم وعرفان اور فصاحت و بلاغت میں ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ تمام مردوں اور عورتوں کا علم ایک جگہ جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ کا علم زیادہ رہے گا۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں آپ ہی فتویٰ صادر فرمایا کرتیں۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عقیدت کا یہ عالم کہ نزول وحی کے وقت جبینِ مبارک پر پسینہ آتا تو عرض کرتیں سرکار کی پیشانی مبارک پر موتی ڈھلکتے ہیں۔

جلد نہ آتی تو عرض کرتیں میں اور میرے ماں باپ قربان۔ حضور نے خواب کیوں نہیں لگایا؟

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رفیق اعلٰے سے ملنے لگے تو سر اقدس حضرت عائشہ صدیقہ کے ران پر تھا۔

Marfat.com

یہ تو تذکرہ تھا بلند پایہ صحابیات کا۔

میں نے اپنی آنکھوں سے حیرت انگیز واقعات دیکھے ہیں!

محترمہ دادی غوث بی بی صاحبہ

فرید کوٹ میں تھیں۔ ہر آن ذکر الٰہی میں مشغول رہتیں۔ بچپن میں اپنی والدہ کے ساتھ ان کی خدمت میں جاتا۔ مشکل سے ایک آدھ منٹ کے لیئے توجہ کرتی۔ شفقت سے فرماتیں تو جیئے۔ تیرا سائیں جیئے۔ تیرے بچے جیئیں۔ یہ کہتے ہی سر بسجود ہو جاتیں۔ محترمہ کے والد کی فرید کوٹ میں کچھ سکنی اور زرعی جائیداد تھی۔ انہیں فرید کوٹ کا ماحول پسند تھا۔ چاہتی تھیں کہ والد کی جائیداد کا کچھ حصہ مل جائے تاکہ گزر اوقات ہو سکے۔

اس وقت۔ لڑکیوں کو والدین کی جائیداد سے حصہ ملنے کا قانون نہ تھا۔ آپ اللہ کے حضور گڑگڑائیں۔

صبح مہاراجہ فرید کوٹ حاضر خدمت ہوئے۔ عرض کیا بی بی اپنے والد کی جائداد کی تو وارث ہے لے انتقال کا حکم۔ رحم فرما۔

ہم عقیدت سے انہیں دادی حضور کہتے۔

محترمہ نانی بخت آور

شیر خاں والا۔ ضلع فیروزپور۔

حافظ قرآن تھیں۔ رات چھا جاتی حجرہ کی چھت پر قیام کرتیں۔ لوگ خراٹے مار رہے ہوتے۔ وہ ترتیل سے قرآن حکیم پڑھتی رہتی۔ ایسا معلوم ہوتا کہ سارے ماحول پر رحمت کی بارش ہو رہی ہے۔!

ایک رات چوروں نے آکر نقب لگائی۔ دھاکہ ہوا۔ چور بھاگ نکلے مال کچھ چوری نہ

Marfat.com

کرپائے۔

ہم سب انہیں نانی حضور کہتے۔

بیشمار بچوں اور لوگوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ دین سکھایا۔

فرمایا کرتیں۔ حدیث پاک میں ہے:۔

۱۔ تنہائی بُرے ساتھی سے بہتر ہے۔

۲۔ نیک ساتھی تنہائی سے بہتر ہے۔

۳۔ بھلائی کی بات خاموشی سے بہتر ہے۔

۴۔ خاموشی بُرے بول سے بہتر ہے۔

ساری عمر ایک چھپری میں گذار دی۔ اُسے خود ہی صاف کرتیں۔ صاف ستھرا رکھتیں۔

فرمایا کرتیں کہ حدیث میں ہے ہر عمارت، عمارت والے کے لئے عذاب ہے۔ مگر وہ جس کے بغیر کام نہ چلے۔ ہر خرچ اللہ کے راستے میں لکھا جائے گا۔ مکان پر فضول پیسہ لگانے میں کوئی بھلائی نہیں۔

۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی کا سوا ان چیزوں کے کوئی حق نہیں کہ:۔

۱۔ اپنے رہنے کے لئے گھر بنائے۔

۲۔ ستر ڈھانکنے کے لئے کپڑا پہنے۔

۳۔ روکھی سوکھی روٹی کھائے۔

۴۔ پانی پیئے۔

Marfat.com

محترمہ والدہ ماجدہ حسین بی بی

نہایت سادہ تھیں۔ نصف سے زیادہ قرآن حکیم حفظ تھا۔ تلاوت قرآن کریم کرتی رہتی۔

پنجابی میں بلند پایا کتابیں مثل اکرام محمدی۔ احوال الآخرت، آنے والوں اور اپنے شاگردوں کو پڑھ کر سناتی رہتی۔

اکثر کتابیں زبانی یاد تھیں۔

بے شمار بچوں کو قرآن کریم پڑھایا اور دین سکھایا سب سے مطالبہ کرتیں چادر اور چار دیواری کی لاج رکھو۔

حدیث پاک میں ہے:۔

وہ مسلمان ہے جو۔

۱۔ اوروں کی طرف ؟ یا

۲۔ م جانے کہ لوگ اُسے

اصلاح معاشرہ ان کا دل پسند مشغلہ تھا۔

جو آتا اسے سمجھاتیں۔

۱۔ پاک دامن رہو۔

۲۔ سادہ اور صاف زندگی بسر کرو۔

۳۔ نماز روزہ کی پابندی کرو۔

۴۔ حقوق العباد ادا کرو۔

۵۔ محنت سے کام کرو۔

۶۔ میٹھا بول بولو۔ گالی دینے والا۔ بکنے والا اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والا جنت

Marfat.com

کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا۔

ان کی وفات کوئی ۸۴ برس پہلے ہوئی آج بھی ان کے سینکڑوں شاگرد حیات ہیں تمام شاگرد صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں۔ بچیاں پردہ کرتی ہیں۔

۱۹۴۷ء کے دل گداز واقعات نے میری صحت خراب کردی۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ۔

۱۔ آنکھوں کا آپریشن کرائیے۔

۲۔ دانت اکھڑوا دیجئے۔

چھوٹے بھائی دستگیر زندہ تھے۔ ڈاکٹروں کے ہاں انار کلی لے گئے۔ معاً خیال آیا کہ والدہ محترمہ سے اجازت نہیں لی!

میں گھر آیا۔ والدہ ماجدہ کو سارا ماجرا بتایا

فرمایا بیٹا! آج نہیں۔ کل۔ آج مجھے دم کر لینے دو۔

مجھ پر شفقت سے آبدیدہ ہوگئیں۔ ساری رات اللہ کریم کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگتی رہی۔ پھر دم کیا۔ کرم اس مولا کریم کا۔ دعا والدہ ماجدہ کی، آج تک میری نہ کبھی آنکھ دکھی ہے۔ نہ دانت نہ دماغ، نہ آلۂ سماعت۔ رات لکھتا پڑھتا ہوں دل۔ دماغ۔ گردے۔ معدہ ٹھیک ٹھاک ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

والدہ کی دعا بچوں کے حق میں مقبول ہے۔

فرمایا کرتی:۔

حق سبحانہٗ کا ارشاد ہے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

۱۔ جب بچہ سنِ تمیز کو پہنچے تو اُسے اللہ کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارک سکھائے جائیں۔

بچوں کو ابتدا ہی سے اصولِ دین سے روشناس کیا جائے۔

Marfat.com

۱۔ توحید۔ اسمائے الحسنٰے۔ ہر خوبی کا سرچشمہ۔ ہر عیب سے پاک

۲۔ عدل

۳۔ نبوت۔

۴۔ قیامت ۔ یوم حساب

ارکان اسلام

۱۔ نماز۔ صلوٰۃ

۲۔ روزہ۔ صوم

۳۔ زکوٰۃ ۔صدقات

۴۔ حج مکۃ المکرمۃ عالم اسلام کا مرکز، جائے امن

۵۔ جہاد۔ ملک و ملت کے تحفظ کا جذبہ۔ ایثار و قربانی۔ جان سے، مال سے

۶۔ امر بالمعروف۔ نیکی کا نفاذ

۷۔ نہی عن المنکر۔ بدی کا سد باب

۸۔ اسلام کے محسنوں سے انس ان کی تعظیم و تکریم

تَوَاتَرَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ

فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ عِبَادُهُمْ

بچہ کو بچپن میں چھ باتیں سکھاؤ۔

۱۔ تیر اندازی

۲۔ سواری

۳۔ تیراکی

۴۔ اصول دین

۵۔ حفظان صحت

۶۔ خوش کلامی۔

Marfat.com

میرے رب مجھے بخش دے — رَبَّنَا اغْفِرْ لِی

اور — وَ

میرے والدین کو — وَالِدَیَّ

اور سب مسلمانوں کو — وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

جس دن — یَوْمَ

حساب قائم ہوگا — یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

ایک شخص نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا۔

میرے نزدیک سب سے نیک برتاؤ کا زیادہ مستحق کون ہے!

فرمایا! تیری ماں۔ پھر پوچھا۔ اس کے بعد کون؟ فرمایا تیری ماں۔ پھر پوچھا آگا پھر کون۔ فرمایا تیری ماں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"آدمی کے لیے کسی کو خیرات میں ڈھیر سارا مال دینے سے یہ بہتر ہے کہ:

۱۔ اپنے بیٹے کی اچھی تربیت کرے۔

۲۔ اسے نیک عادتیں سکھائے۔

ان کاموں میں خرچ برداشت کرے۔

نیز فرمایا کوئی باپ اپنے بیٹے کو اس سے اچھا عطیہ نہیں دے سکتا کہ اسے اچھی طرح سے زندگی بسر کرنا سکھا دے۔

لڑکیوں کے بارے میں فرمایا:

"جس پر لڑکیوں کا بوجھ پڑے۔ وہ ان سے اچھا سلوک کرے۔ یہ نیک کام اُسے دوزخ کی آگ سے بچالیں گے۔

مرحوم کو روضہ اقدس پر حاضری دیتے رہنے کی بڑی تمنا تھی۔

Marfat.com

اکثر ورد کر کے پڑھتی رہتیں۔

دساکھ دساکھی لوکی جاون
میں تڑ پواں مدینے نوں

والدہ محترمہ کا احتساب مثالی تھا۔ ساری اولاد کے طور طریقوں اور چال چلن پر کڑی نگرانی رکھتیں۔

عالمِ جوانی میں وہ میری کڑی نگہداشت نہ رکھتیں تو ممکن ہے میں بداعتدالیوں میں مبتلا ہو جاتا۔ اللہ کریم کا احسان ہے کہ راست روی کا خوگر رہا۔

محترمہ بیگم وقارالنساء نون

بڑی زیرک۔ ذہین۔ تعمیر پسند خاتون ہیں۔

ستلج ہائی سکول کی نئی عمارت کی تعمیر درپیش تھی سوال یہ تھا کہ سنگِ بنیاد کس کے ہاتھ سے رکھوایا جائے۔ فیصلہ ہوا کہ بیگم وقارالنساء نون کو بلایا جائے۔

محترمہ تشریف لائیں۔ مل کے سیکرٹری مسٹر؟ اور جنرل منیجر مسٹر؟ نے استقبال کیا۔ کہنے لگیں چیف انجینئر حسین کو بھی بلاؤ۔ عمارت کا سب جمع ہو گئے تو فرمایا۔

غنیمت ہے کہ ہم صورت یہاں دو چار بیٹھے ہیں۔
اللہ کرے کہ ایسا کام کر کے اٹھیں جو ملک و ملت کے لئے مفید ہو۔

مسٹر؟ نے کہا نئی عمارت بچوں کے لئے ہے۔ جس عمارت میں یہ بچے پڑھتے ہیں وہ بچیوں کو دے دی جائے گی۔ محترمہ فوراً خفا ہوئیں یہ کیوں؟ کیسی مظلوم ہیں بچیاں! ان کو عموماً وہ ملتا ہے جو بچوں نے چھوڑا ہو۔ یہ مل جگت سیٹھ برلا کی ہے ان کے ہاں کیا کمی ہے! بچیوں کے لئے نئی عمارت بناؤ اس میں کھیلنے کا میدان ضرور ہو۔

Marfat.com

پھر سکول کی عمارت کا پمفلٹ لیا ایک ایک نکتہ پر اپنی رائے دینے لگیں۔

اچھا یہ ہے دروازہ۔ یہ ہے ڈیوڑھی۔ ان کے دائیں بائیں کمرے بناؤ جہاں معزز مہمان آکر ٹھہرا کریں۔ صاحب ذوق اور اہلِ فن حضرات کو بلایا کرو۔ تاکہ بچے ان کے افکار سے مستفید ہوں۔ ان مہمان خانوں کے ساتھ غسل خانے ہوں۔ دونوں طرف ہوم روم ہوں۔ بچے محفلیں اور مجلسیں لگایا کریں۔ اس بارہ میں بچوں کو پوری طرح تیار کیا جائے۔

پھر فرمایا سائنس کا کمرہ کیوں؟ سائنس کے لئے پورا بلاک ہونا چاہیے۔ بچوں کے کمرہ کے ساتھ لائبریری ہو۔ تجربات کے سامان کا کمرہ ہو۔ سائنس ماسٹر کا دفتر ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہال وسیع اور عریض ہو۔ اس میں سٹیج ہو۔ امتحانات بھی یہاں ہوا کریں۔ ادبی۔ علمی، ملی اور قومی نشستیں ہوں۔ اس میں بیٹھنے کے لئے کرسیاں ہوں۔

پڑھائی کے تمام کمرے کھلے روشن اور ہوادار ہوں۔ بچوں کو تپڑوں پر نہ بٹھایا جائے۔ کرسیاں مہیا کی جائیں۔

یہ سکول عام نوعیت کا نہ ہو۔ یہاں غسل خانے اور فلش ہوں۔ ہر قسم کا تعلیمی سامان وافر ہو۔ بچے کھیل کھیل میں تعلیم حاصل کریں۔ ان کے سامنے تجربات ہوں جن سے وہ نتائج اخذ کریں۔

سکاؤٹنگ کی عملی تربیت دی جائے۔ صرف کیمپ فائر نہ ہو۔ ہر سکاؤٹ ہر روز ایک کام ضرور کرے۔ انہیں خدمت خلق بجا لانے کی تربیت دی جائے۔ وردیاں مل کی طرف سے دی جائیں۔ ملز کپڑے کی ہو اور بچے وردیوں کے لئے بازار کا رخ کریں۔

ہر روز صبح بچوں کا معائنہ کیا جائے۔ دانتوں، آنکھوں اور کپڑوں کی ستھرائی کے خاص طور پر نمبر دیئے جائیں۔

عوام اور سکول کا ریکارڈ شاہد ہیں کہ میرے سکول میں کتاب وسنت کے مطابق

Marfat.com

ایسے اوصاف کی عملی تعلیم و تربیت دی جاتی تھی۔

تمام سکول کے کردار کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

اچھے عمل کے بہت نمبر دیئے جاتے بُرے کے کاٹ دیتے۔

سکول دو بلاکوں میں تقسیم تھا ایک طرف طارق دوسری طرف خالد کے اختتام پر نتیجہ سنایا جاتا کہ فلاں بلاک اول ہے۔

صحیح معنوں میں ترغیب دی جاتی کہ نیکی کرنے میں سبقت لے جاؤ۔ یہی سکول کا مشن تھا یہ سب کچھ اللہ کریم کی توفیق سے تھا۔

اعتراف کے طور پر

اہالیانِ اوکاڑہ نے سند دی۔ گورنمنٹ نے میڈل آف میرٹ دیا اور دعائیں ہیں کہ جو حقیر خدمات اللہ کریم کے ہاں مقبول ہوں اس کی رضا کا باعث ہوں۔ اور میری نجات کا ذریعہ ہوں۔

یاد رہے کہ ٹیکنالوجی سائنسی علوم کے مفید استعمال کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ ٹیکنالوجی پر صرف ترقی یافتہ ممالک کی اجارہ داری نہ ہونی چاہئے۔ اسے ترقی پذیر ممالک میں منتقل کرنا ناگزیر ہے۔ تاکہ وہ بھی خوشحالی اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوں۔

پاکستان کو بھی اپنی فلاح کے لئے ٹیکنالوجی میں پس ماندگی کو رفع کرنا چاہیے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کا ماحول پیدا کرنا ناگزیر ہے! اس ماحول کو پیدا کرنے کے لئے ہیں۔

۱۔ سکولوں اور کالجوں میں جدید علوم سے متعلق موزوں اور تجربات کی سہولتیں۔ وافر آلات اعلیٰ لیبارٹریز اور ورک شاپس کا اہتمام کرنا ہوگا۔

۲۔ بیدار مغز افراد کی قوت کے بغیر چارہ نہیں۔

Marfat.com

خالص سائنس کے طلبہ۔ صحیح تربیت یافتہ سائنس ٹیچرز انسٹرکٹرز۔ ہیڈ ماسٹرز، پرنسپلز اور ماہر فن سٹاف ہونا اشد ضروری ہے۔

خیال رہے اسلامی تعلیمات اور اقدار سائنس کی ترویج و ترقی میں رکاوٹ نہیں۔ قرآن کریم غور و فکر، تدبر و ایجاد کی دعوت دیتا ہے۔

اسلام سائنسی ایجادات کو اخلاقی ضابطہ کے تحت بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے مخصوص کرنے کا ضامن ہے۔ یہ نظریات مہلک آلات کا سدِّ باب ہے۔ جس پر دنیا کے امن و امان اور سکون و سلامتی کا دارو مدار ہے۔

اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے!

"فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟
کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار؟
مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟
قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں!"

قرآن کریم میں ہے!

اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو	وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
جب تم میں بیر تھا	إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً
تو اس نے تمہارے دِلوں میں ملاپ کر دیا	فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ

Marfat.com

اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے	فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا ج
اور تم ایک غارِ دوزخ کے کنارے پر تھے	وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
تو اس نے تمہیں بچا لیا	فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا
	(آل عمران ۱۳ ۱۰۲)

پھر تنبیہ ہے۔

اور ان جیسا نہ ہونا اور آپس میں پھٹ گئے	وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا
اور ان میں پھوٹ پڑ گئی	وَاخْتَلَفُوْا
جو اس کی روشن نشانیاں انہیں آ چکی تھیں	مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط
اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے	وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝
	(آل عمران ۳ : ۱۰۵)

Marfat.com

سُنو! سُن لو!

عزت سے رہنا ہے تو اپنی خصوصیات اور اپنے حقوق کی حفاظت کرو۔

جاگو

وگرنہ حشر تک سوتے رہو گے پھر

دیکھو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

حضرت صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے کہ :-

"جو قوم اپنی روایات، اپنی ثقافت۔ اپنی خصوصیات اور اپنے حقوق کی حفاظت سے غافل ہے اس کا مستقبل خطرے میں ہے۔"

دنیا میں دو اصول جاری ہیں !

۱۔ کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ۔ ہی نئی بات لذت دیتی ہے۔

۲۔ ہر حکومت پھوٹ ڈالو، راج کرتے رہو، کے اصول پر عمل کرتی ہے۔

لوگ جمود اور بے حسی سے اکتا جاتے ہیں۔

کوئی من چلا تنگ آکر دوسروں سے کٹ کر نئی راہ اختیار کرتا ہے تو لوگ اس کی قدر کرتے ہیں۔

وہ من چلا سمجھتا ہے کہ اس کی بات اس وقت تک نہ سُنی جائے گی جب تک کہ وہ یقین محکم اور عمل پیہم کے مطابق سرگرمی سے کام نہ کرے۔

Marfat.com

ہاں حکومت اپنی حکمتِ عملی کے تحت اس کے قول اور اس کے کام سرکاری ریکارڈ میں درج کر لیتی ہے وہ ریکارڈ تاریخ کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی بھی جدت پسند تھے وہ صدیوں کی پرانی ڈگر پر چلتے چلتے اکتا گئے۔

شاہ عبدالعزیز ایسے نیک بخت اور راسخ العقیدہ آباء و اجداد سے کٹ کر نئے نظریہ اپنانے اور نئی جماعت قائم کرنے پر تُل گئے۔ اسی عہد جہد میں اپنی جان بھی دے دی۔ حکومت نے انہیں اسماعیل شہید ریکارڈ کیا

مولوی اسماعیل اسماعیل شہید ہیں۔

حکومت پاکستان نے مولوی اسماعیل کے خاندان سے بھی ایک شخص شبیر احمد عثمانی کو شیخ الاسلام کا اعزاز دیا۔ انہی کے خطبہ کو پاکستان کے حق میں لکھے گئے لٹریچر کا شاہکار مانا اور سرکاری طور پر اسی خطبہ کی نشر و اشاعت کی۔

تحریکِ پاکستان کے علم برداروں میں

۱۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ

۲۔ مولانا احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ

۳۔ حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ

کا مقام بہت بلند ہے۔ ان حضرات نے تشکیلِ پاکستان کے لیئے ہر قسم کی قربانیاں دیں

مگر ان کی جماعتوں نے ان کے خطبات کی حفاظت نہیں کی۔

میں نے ہائی سکول سے تاریخ پڑھنی شروع کی ایم۔ اے کی ڈگری تاریخ میں ہی حاصل کی۔

ہندو تو ہندو مسلمان اساتذہ بھی یہی پڑھاتے رہے کہ محمد بن قاسم باہر سے آیا ہوا

Marfat.com

جارح تھا۔ محمود غزنوی لٹیرا تھا۔ محمد غوری بھگوڑا تھا۔ علاؤالدین خلجی پدمنی پر مرتا تھا۔ محمد تغلق پاگل تھا۔ ناقابلِ عمل منصوبوں کے لیے لڑتا تھا۔

اورنگ زیب عالمگیر متحدہ ہندوستان کا داعی بھی اور برِصغیر کا دشمن تھا انتشار پسند تھا۔ تخریب کار تھا۔ ہندوستان کا قومی ہیرو ہے۔

ٹیپو سلطان مغرور تھا۔ اس کی کوتہ اندیشی کی وجہ سے مسلمانوں کو ریاست میسور دینا پڑی سراج الدولہ نے بلیک ہول ایسے مظالم کی بنا پر ہم نے بنگال کھویا۔ سلطنت مغلیہ کا استحکام اکبر کے الحاد میں تھا۔

اس کے زوال کا باعث اورنگ زیب کی اسلام دوستی ہے۔ یورپ کی طرف بڑھنے والے مجاہدین اسلام کی کردارکشی ایسے مفروضے گھڑ کر کی گئی کہ مسلمانوں نے قسطنطنیہ فتح کیا تو وہاں کے پادری مسلمانوں کے ظلم و ستم سے تنگ آکر مغربی یورپ کی طرف بھاگ نکلے۔ اسلام کے اثر و رسوخ کو روکنے کے لئے انہوں نے کامیابی کے ساتھ احیائے علوم اور اصلاح احوال ایسی تحریکیں چلائیں۔

ایسے خرافات میرے لئے ناقابلِ برداشت تھے۔

میں نے ایک کتاب لکھی۔ اس میں ان خرافات کی قلعی کھولی ہے۔ اصل حالات واضح کئے ہیں۔

اس کتاب کی تالیف پر مجھے بہت محنت کرنی پڑی۔

اُس وقت صحیح واقعات کے لئے تحقیق نہ ہوئی تھی یہ کتاب میں نے اسکول کے اساتذہ سے لے کر کالج بلکہ عربی درستی تک کے مسلمان اساتذہ کو دکھائی۔ کسی نے حوصلہ افزائی نہ کی۔

یہی کہا کہ برخوردار ایسے نئے نظریئے سینے میں رکھنے کے ہیں۔ نشر و اشاعت کے لئے نہیں۔

Marfat.com

امتحان کے پرچوں میں ایسے مواد کی کون قدر کرے گا؟

ممتحن حضرات صرف ایسے مواد کے نمبر دیں گے جو نصابی کتابوں میں درج ہیں۔

ایسی غلط بیانوں کا شکار صرف بہادرانِ اسلام ہیں۔ یار لوگوں نے حضرت مریم ایسی پاک دامن خاتون اور رشری کرشن چندر ایسے عہد ساز انسان کے خلاف کہہ کر قلم اٹھا رکھی ہے!

بعض حضرات شاکی ہیں کہ وطنِ عزیز پاکستان کی تاریخ مرتب کرتے وقت جولین نے ملک کی ۷۵ فی صد غافل اکثریت کے نظریات کا پاس نہیں رکھا۔ ان پر ۲۵ فیصد بیدار اقلیت کے نظریات ٹھونس دئے ہیں۔

عرض ہے کہ:۔

۵ اب پچھتائے کیا ہوت

ستم ظریفی نہیں تو کیا ہے کہ اکیلا میں ایسے حضرات کی ایک فہرست لمبی دے سکتا ہوں جو اس وقت حکومت پاکستان سے رعائتیں مانگتے اور لیتے تھکتے نہیں حالانکہ وہ نظریہ پاکستان کے خلاف تھے۔ قیام پاکستان کے مبارک اعلان کو انھوں نے کج فہمی سے اپنی موت کا پیغام سمجھا تھا۔

سوائے اس کے چارۂ کار نہیں کہ مسلسل جدوجہد سے اصلاحِ حال کی کوشش کی جائے یہ کوشش تعمیری نوعیت کی ہونی چاہیے۔

تخریب کاری اور جلد بازی مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

سوادِ اعظم کو اپنے نظریات اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے پورے عزم کے ساتھ کمربستہ ہو جانا چاہیے۔

ضروری ہے کہ!

سب سے پہلے وہ اپنی صفوں میں اتحاد یگانگت اور اپنے نظریوں میں اتفاق اور

Marfat.com

یک جہتی پیدا کریں۔ مطالبات کو عوام الناس کی تائید حاصل ہو تاکہ ان کی آواز میں قوت اور طاقت ہو جو سُنی جائے۔ ٹھکرائی نہ جائے۔

صبر و تحمل کے ساتھ تعمیری کوشش جاری رکھیں۔ خدمت اپنی ہے معقول مطالبات بڑے عزم، یقین محکم اور عمل پیہم کی ضرورت ہے۔

ان کے مخالف ان سے زیادہ منظم ہیں۔ اُن سے زیادہ اثر و رسُوخ رکھتے ہیں۔ در پردہ سرگرم عمل ہیں۔ انہیں کئی ایک بیرونی طاقتوں کی حمایت حاصل ہے۔

خیال رہے کہ میں سوادِ اعظم کو اصل حالات بتانا چاہتا ہوں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کے خلاف کچھ کہنا مقصود نہیں۔

میں علامہ شبیر احمد عثمانی کی حق گوئی، حقیقت پسندی، ہمت اور حوصلہ اور ان کی راست روی کی داد دیتا ہوں۔ ان کا مولانا حسین احمد مدنی لیسے بے تاب اور بااثر رسُوخ رفیقوں سے کٹ کر تحریکِ پاکستان کے مجاہدین سے آملنا اور صدقِ دل سے آخری دم تک پاکستان کی حمایت میں سرگرم رہنا مسلمانانِ پاکستان بلکہ دنیائے اسلام پر بہت بڑا احسان ہے۔ ان کی اس حوصلہ مندی پر حکومت پاکستان نے ان کی جو قدر کی ہے وہ اس کے عین مستحق ہیں۔ اللہ کریم علامہ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبول بخشے اور انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

سُنی بھائیو! آپ اس نشہ میں مست ہیں کہ ہم اکثریت میں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کی بے حسی سے اکتا کر آپ کے نوجوان بھائی دیگر اقلیتوں میں مدغم ہو رہے ہیں۔

اب تو دیوبندی مکتبہ فکر کے لوگ برملا کہنے لگے ہیں کہ سُنی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ان کی اکثریت ختم ہو چکی ہے۔ شک ہے تو مردم شماری کر کے دیکھ لو۔

آپ امت مسلمہ کی سب سے بڑی جماعت ہیں۔ آپ کی ذمہ داریاں بھی بہت ہیں۔

Marfat.com

آپ باقی جماعتوں کے لئے مفید کام کریں تاکہ آپ کی اکثریت ہر دلعزیز ہو۔ اور برقرار رہے۔

قرآن کریم کا نظریہ ظاہر اور باہر ہے۔

اور جو	وَاَمَّا مَا
لوگوں کے کام آئے	يَنفَعُ النَّاسَ
رہتا ہے	فَيَمْكُثُ
زمین میں	فِي الْأَرْضِ

(الرعد ۱۳ : ۱۷)

بارش ہوتی ہے تو نالے بہہ نکلتے ہیں۔ پانی کی رو ابھرے ہوئے جھاگ اُٹھا لاتی ہے۔ آخر جھاگ پھٹک کر دور ہو جاتا ہے۔ خالص پانی جو کام کی چیز ہے باقی رہ جاتا ہے۔ ایسے ہی باطل وقتی طور پر خواہ کتنا ہی ابھرے، انجام کار مٹ جاتا ہے۔

لوگ گہنا بنانے کے لئے سونا چاندی تانبہ وغیرہ کو دھکاتے ہیں۔ میل ہٹ جاتا ہے۔ خالص شے باقی رہ جاتی ہے۔

Marfat.com

آج

آج انسانیت اپنا ننگا اور وحشیانہ ناچ ناچ رہی ہے۔ دنیا متحارب گروپوں میں تقسیم ہے۔ ہر طرف جنگ اور غارت گری منڈلا رہی ہے۔ آتشیں مادہ کے ڈھیر جمع ہیں۔ صرف چنگاری درکار ہے۔

صرف تعلیمات کی امن پسندی ہی مشعل راہ ہو سکتی ہے۔ اسلام ہی اعتدال ہے جو اصلاح اور فلاح کا زینہ ہے۔

صرف اسلام ہی دنیا کے سکون وسلامتی اور امن وامان کی ضمانت دے سکتا ہے

باہمی مناقشت آج ہمارا سب سے اہم قومی المیہ ہے۔ اس کے باعث ہمارا جمہوری اور سیاسی نظام مستحکم نہیں ہو سکتا۔

(۱)

ہر قسم کے تنازے ختم کریں

قرآن کریم میں ہے۔

اور آپس میں نہ جھگڑو	وَلَا تَنَازَعُوْا
یعنی کہ	
پھر بزدل ہو جاؤ گے	فَتَفْشَلُوْا
اور تمہاری بندھی ہوا جاتی رہے گی	وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

(الانفال ۸ : ۴۷)

Marfat.com

(باہمی تنازعے، ضعف، کمزوری اور بے وقاری کا موجب ہیں۔)

باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ہے۔ اتباعِ دین اتحاد اور یک جہتی کی بنا ہے۔

مسلمان کا طریقۂ کار یہ ہونا چاہئے کہ!

صبر کرے — وَاصْبِرُوْا

مسلمانوں کی شان یہ ہے کہ

ارشاد ہے!

سختی اور تکلیف کے وقت ثابت قدم رہتے ہیں۔ — وَالصّٰبِرِيْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

(التوبۃ ۲ : ۱۷۷)

کیونکہ

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ — اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

(الانفال : ۸ : ۴۶)

Marfat.com

اسلامی نظامِ حیات

امام ۔ جماعت ۔ مسجد

فی زمانہ مسلمانوں کا نظامِ حیات ہے

مسجد ۔ جماعت ۔ امام

۱۔ ہمارے اسلاف تبلیغ حق کے لئے باہر جاتے۔

۲۔ جماعت قائم کرنے کے لیے مسجد بناتے جو مرکز ہوتی۔

آج کے علما پہلے مسجد چاہتے ہیں۔ اپنے مقاصد کے لئے مسجد کمیٹی بناتے ہیں

ملازم ہیں۔

ایں نواغتِ راہ از کجا است تا بکجا

Marfat.com

ٹیکنالوجی

تجرباتی سائنس اور مصنوعات میں معزز مقام حاصل کرے

اسلام تجرباتی سائنس کو اسلام کی خصوصیت قرار دیتا ہے۔

ارشاد ہے :۔

اور ہم نے لوہا اتارا　　وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ

اس میں سخت آنچ　　فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ

(نہایت سخت کہ اس سے اسلحہ اور آلاتِ جنگ بنائے جاتے ہیں)

اور لوگوں کے فائدے　　وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

(الحدید ۵۷ : ۲۵)

(صنعتوں اور حرفتوں میں بہت کام آتا ہے۔)

لوہے ایسی دھاتیں اللہ کریم کا انعام ہیں۔ ان کے کام لینے کی ترغیب مسلمانوں کو دی گئی ہے۔

مگر اس ترغیب کی طرف امت مسلمہ نے کان نہ دھرا۔

اس پر لبیک کہا غیر مسلموں نے۔

امریکہ۔ روس۔ برطانیہ۔ فرانس۔ جاپان وغیرہ، غیر مسلم طاقتیں مصنوعات میں پیش پیش ہیں۔

Marfat.com

امتِ مسلمہ اس فن میں کلیۃً تہی دامن ہے۔

وہ مصنوعات اور جدید اسلحہ کے سلسلہ میں دوسروں کا دست نگر ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اسرائیل جس کا رقبہ اور کُل آبادی پاکستان کے ایک شہر کے برابر ہے آج پورے عالمِ اسلام کو منہ چِڑا رہا ہے۔

دراصل صفائی۔ عبادت اور پاکیزگی اسلام کے ساتھ خاص ہے۔ اسلام میں پیشاب کے قطرہ تک سے بچنے کی تاکید ہے۔ اور عملی طور پر اس سے بچنے کی تدبیر فرض کر رکھی ہے دنیا کے کسی اور مذہب میں ایسے احکام نہیں۔

ہندو جاتی کا تو کہنا کیا۔

؎ گئو موت کو سکھ میں ڈالیں ۔ آنکھوں چھینٹ لگائیں

وہ تو جین کے رسم و رواج ہیں۔

بھارت کے سابق وزیر اعظم مرار جی ڈیسائی آج بھی پیشاب پینے کے حق میں ہیں۔ موقر روزنامہ جنگ مورخہ ۸۶-۱۰-۲۱ میں مرار جی کا بیان شائع ہوا ہے کہ پیشاب کے ذریعے علاج انتہائی موثر اور محفوظ ہے۔ پیشاب پینے کی مقبولیت پر عام بحث ہونی چاہئے یہ بھی حقیقت ہے کہ صرف مسلمانوں نے ان بلند ہستیوں کو اپنا پیشوا مانا ہے جو نیک اور بلند کردار ہیں وہ اب اپنے سلف صالحین کے بارہ میں کسی کردار کشی کو برداشت نہیں کرتے دیگر قومیں اس وصف سے خالی ہیں۔

ایک دفعہ مجھے فرید کوٹ میں رام لیلہ دیکھنے کا اتفاق ہوا رام چندر کی شادی کا سین آیا تو ریاست کے سب سے بڑے پنڈت سٹیج پر آئے ناک پر انگلی رکھی، مسکرائے اور کہنے لگے

؎ ساڈے وہڑے اُورا دے ۔ ٹھک سُور دیا سُورا دے

رام لیلہ غلہ منڈی میں ہو رہی تھی۔ ہر طرف ہندو ہی ہندو تھے۔ انتظام سرکار کی طرف سے

Marfat.com

تھا۔ سب افسر حاضر تھے۔ سارے خوش ہوئے اور تالیوں کی آواز سے میدان گونج اٹھا۔ صرف میں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ کہ :۔

رام چندر جی کے بارے میں ایسے الفاظ ان کی توہین ہے۔

میرے بائیں ہاتھ وزیر تعلیم بیٹھے تھے سردار بہادر سردار فتح سنگھ پوہ اور دائیں ہاتھ انسپکٹر مدارس سردار بگھیل سنگھ۔

آج عثمانیوں کا جاہ و جلال نہیں۔ مغلوں کی شان و شوکت نہیں۔

تاہم امتِ مسلمہ کی افرادی قوت تقریباً سو کروڑ ہے چالیس سے اوپر ریاستیں ہیں جو چاروں براعظموں یورپ، ایشیا، امریکہ اور افریقہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کے ممالک جغرافیائی طور پر مربوط ہیں۔ اس کے ہاں بڑی بڑی آبی گزرگاہیں ہیں جو تیل کے انتہائی قیمتی چشموں کی مالک ہے۔ اس کے پاس سونے کی کانیں۔ لوہے رانگے گیس اور پتھر کے بے شمار ذخیرے ہیں۔ اسے ہر موسم کا پھل۔ ہر قسم کا گوشت۔ ہر طرح کی سبزی ہر نوع کی اجناس وافر مقدار میں میسر ہیں اس کے قبضے میں وسیع و عریض سمندر ہیں۔ فلک بوس پہاڑوں کا سلسلہ اور رہائش اور کاشت کے لئے کروڑوں ایکڑ میدانی رقبہ ہے۔ اس کی ذہانت اور محبت مسلمہ ہے۔

ان ساری نعمتوں کے ساتھ ساتھ اسے وہ روحانی برکتیں حاصل ہیں جن میں دوسری کوئی قوم حصہ دار نہیں۔ عقیدہ توحید وحدتِ نسل انسانی کی اساس ہے۔ نظریۂ رسالت و ختم نبوت عالمی قیادت کا دائمی فلسفہ ہے۔ قرآن حکیم آخری الہامی اور انقلابی دستاویز ہے۔ کلمہ توحید پوری ملتِ اسلامیہ کی قدر مشترک ہے۔ کعبہ معظمہ اتحادِ اسلامی کا محسوس مرکز ہے۔

ان سب مادی اور روحانی برکات سے براہِ راست مستفید ہونے کے باوجود امتِ مسلمہ اس اعزاز اور وقار سے محروم ہے جس کی وہ مستحق ہے۔

Marfat.com

علامہ اقبال کے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ

ایں قوم دِلے دارند و محبوبے ندارند

اُلٹی آج ہیں تدبیریں!

عقیدۂ توحید وحدت کا فلسفہ ہے مگر مسلمان اس جوہر سے محروم ہیں۔ عقیدۂ رسالت عالمی اخوت کا نظریہ ہے۔ مگر مسلمان اس سے تہی دامن ہیں۔ عقیدۂ آخرت احتساب کا مظہر ہے مگر مسلمان اس سے بے نیاز۔ قرآن حکیم مسلمانوں کا مشترکہ ورثہ ہے مگر مسلمان اس کے نام پر فرقہ فرقہ! مسلمانوں کی عالمی شناخت کلمہ طیبہ ہے مگر آج بنائے اتحاد نہیں۔ کعبہ قبلۂ توجہات ہے مگر ہر فرقہ کا رُخ جدا جدا ہے۔ حج کا اجتماع۔ میلاد کے جلسے۔ یوم عاشورہ کے جلوس مسلمانوں کی طاقت کے مظاہر ہیں۔ مگر یک جہتی نہیں۔

اختلاف رحمت ہے بشرطیکہ مقصد اتفاق رائے ہو مگر آج نزع ہے فرقہ واریت کا سبب ہے۔

آج ملت اسلامیہ کی پہلی ضرورت اتحاد ہے۔

۱۔ اگر علمی یا فقہی درجہ پر اختلاف ہو تو وہ علمی مرکز میں علمی انداز سے زیر بحث آئے۔ عوام کے جذبات ابھارنے کے لئے استعمال نہ ہو۔

۲۔ معاشرتی مسائل، سود۔ رشوت۔ بدعنوانی۔ مہنگائی۔ ملاوٹ۔ قتل و غارت۔ چوری ڈاکہ زنی۔ جہیز۔ منشیات کا استعمال۔ جگا ٹیکس ایسی لعنتیں منظم ہو کر رائے عامہ سے ختم کی جائیں۔

۳۔ دنیا ہمیں مسلمان کے طور پر دیکھتی ہے۔ نہ کہ سنی یا شیعہ کی نظر سے۔ دنیا کی ایک چوتھائی مسلمان ہے۔ تین چوتھائی اسلام سے ناآشنا ہے۔ ہمیں باقی دنیا کو مسلمان بنانا ہے۔ مسلمانوں کو باہمی مناقشت ختم کر کے تبلیغ حق کے فریضہ کو ادا کرنا چاہئے۔ اس میں ملت کی

Marfat.com

بھلائی ہے۔ اسی میں آخرت کی سُرخ رُوئی۔

اسلام چاہتا ہے کہ شیریں زبان اور حسن اخلاق کے ذریعے تبلیغ کرو۔ مسلسل تبلیغ کرتے رہو حتیٰ کہ کل دنیا اسلام کی روشنی سے منور ہو جائے۔

کوسنا اور بد زبانی کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ:۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے ،

کرنے والے	اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ
بد زبان لوگ	
نہ گواہ ہوں گے	لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ
نہ شفاعت کرنے والے	وَلَا شُفَعَاءَ
قیامت کے دن	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ایسے منہ پھٹ لوگ جو دوسروں کو کوسنے اور بد دعا دینے کے عادی ہیں اسلامی شان کھو بیٹھیں گے۔

مسلمانوں کی شان یہ ہے کہ وہ	اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا
سب امتوں سے افضل ہیں	شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ
اور لوگوں پر گواہ ہیں	(البقرہ ۲: ۱۴۳)

تاہم اس منصب پر فائز ہونے کے لئے زبان کی نگہداشت شرط ہے۔ جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے حد خلاف شرع کلمات زبان سے نکالتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں روزِ قیامت نہ وہ شافع ہوں گے نہ شاہد۔

Marfat.com

۱- تصفیہ تنازعہ میونسپل آفس

۲- ۱۹۴۷ء میں عین ہجرت کے وقت فرید کوٹ میں مسلمان اہل کار

۳- نعت شریف۔ سب سے اولی و اعلیٰ ہمارا نبی

۴: والدہ ماجدہ اور قصیدہ نور

۵: حضرت صوفی شہاب الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۶: جدِ امجد اور بلاناغہ مجالس میلاد

Marfat.com

تصفیہ تنازع میونسپل آفس

فریدکوٹ کا میونسپل آفس ہندو بازار اور آبادی کے مرکز میں تھا تو کبھی یہاں مسجد تھی۔ اب سے دو سو سال قبل راجہ نے مسلمان آبادی کے وسط میں پختہ وسیع جامع مسجد بنوادی جو شاہی مسجد کہلاتی تھی۔ میں خود اس مسجد میں نماز پڑھتا رہا ہوں۔ سالانہ مرمت اور سفیدی وغیرہ سرکار کے ذمہ تھی۔ پانی اور روشنی کا انتظام بھی سرکار کی طرف سے تھا۔

مسلمان نوجوانوں نے یہ نظریہ اپنا لیا کہ مسجد ہمیشہ مسجد ہوتی ہے۔ اس لئے میونسپل آفس مسلمانوں کو بطور مسجد واپس کیا جائے۔ یہ زمانہ مشہور شہید گنج کیس کا ہے۔ جس کا فیصلہ مسلمانوں کے خلاف ہوا۔ ہندو دلیر ہو گئے اور ریشہ دوانیاں کرنے لگے۔ والد ماجد نے مہاراجہ کو سمجھایا۔ کچھ لوگ آپ کے دشمن ہیں اور آپ کو پریشانیوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ مصلحت یہی ہے کہ میونسپل آفس کی جگہ مسلمانوں کو دے کر ان کے دلوں کو موہ لیا جائے۔

مہاراجہ شریف اور انصاف پسند انسان ہیں یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی۔ حکم دیا کہ میونسپل آفس کی جگہ کبھی مسجد رہی ہے یا نہیں۔ ہم یہ جگہ بطور مسجد مسلمانوں کو واگذار کرتے ہیں۔

اس حکم کی نقل بخدمت امام شہر ارسال ہے۔

اصل حکم میرے پاس موجود ہے۔

Marfat.com

۱۹۴۷ء میں عین ہجرت کے وقت فریدکوٹ میں مسلمان اہلکار

ریاست فریدکوٹ سکھ ریاست تھی۔

سکھ شاہی زوروں پر تھی۔

تاہم مہاراجہ انصاف پسند اور فراخ دل انسان تھے۔ وہ ذاتی دلچسپی لے کر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرتے، ۱۹۴۷ء میں عین ہجرت کے وقت۔

۱۔ خان بہادر عبدالعزیز ریونیو بورڈ کے ممبر تھے۔

۲۔ ڈاکٹر اے ڈی بھی بنک آف فریدکوٹ کے جنرل مینجر تھے۔

۳۔ قاضی محمد دستگیر سینیئر سول جج تھے۔

۴۔ مولوی اسماعیل محکمہ انڈسٹریز میں آفیسر تھے۔

۵۔ امیر محمد بھٹی زرعی اور لا کالج کے پرنسپل تھے۔

۶۔ فقیر محمد بھٹی اور نواب محبوب عالم ڈگری کالج میں پروفیسر تھے۔

۷۔ شیخ غلام نبی اور احقر محمد عبدالحکیم ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر تھے۔

۸۔ چودھری سردار علی انسپکٹر پولیس تھے۔

۹۔ ملک امام الدین بھٹی کوتوال شہر تھے اور زمانی گرزی کوسل کا رکن تھے۔ اصلاح معاشرہ میں ان کا خاص مقام تھا۔

۱۰۔ ملک ولی محمد سرکاری وکیل اور منی فرو ع اور ڈھاکہ اسٹیشن کے ملازم تھے۔

۱۱۔ جناب کاظم حسین جناب علی اکبر جناب غلام محمد جناب شیر محمد جناب عبدالغنی مختلف محکموں میں معزز عہدوں پر فائز تھے۔

۱۲۔ شیخ غلام محمد صاحب اور پیر غوث محمد میونسپل کمشنر تھے۔ وہ مسلمانوں کے نمائندہ تھے۔ ان کی رائے کی قدر کی جاتی۔

Marfat.com

پیر ظہور شاہ

نعت شریف

پھر حاضرین کے ساتھ ہم نوا ہو کر کس خلوص کے ساتھ یہ نعت پڑھتے!

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جس کی دو بوندیں کوثر و سلسبیل سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

والدِ ماجد اور قصیدہ نور

والدِ ماجد رحمت اللہ علیہ کی آواز نہایت سریلی اور دلکش تھی۔

صبح عام طور پر یہ قصیدہ مبارک پڑھ کر لوگوں کو حبّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتے۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا!
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا کل گھرانا نور کا (رضا بریلوی)

آپ نے مسلمانوں کو عزتِ نفس کا درس دیا۔ اور موثر طور پر سمجھایا کہ جب ہندو ان کے ہاتھ کا نہیں کھاتے تو مسلمان ذلیل ہو کر ہندو دوکانوں پر کیوں جائیں۔

مسلمان اپنی دوکانیں جاری کریں۔ کاروبار میں ہندوؤں سے پیچھے نہ رہیں۔ چنانچہ آپ کی ترغیب پر ان کے عقیدت مند ہندوؤں نے چھوڑے، کپڑے اور پرچون کی دوکانیں کھولیں مسلمان ہوٹل جاری کئے۔

وہ ہندوؤں کے مقابلہ میں تجارت کے لحاظ سے سبقت لے جانے لگے۔ ان کے زمانہ امامت میں کثرت سے مسجدیں بنیں۔ مسلمانوں نے کواپریٹو سٹورز جاری کئے اور تجارت میں خود کفیل ہونے لگے

Marfat.com

آپ کا مستقل دینی کارنامہ نئی جامع مسجد کی تعمیر ہے۔ ایسی خوبصورت مسجد کہیں دیکھنے میں نہیں آئی۔

حضرت صوفی شہاب الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

ممکن نہیں کہ بھول دوں اِن محسنوں کی یاد مجھے بچپن سے ہی نیک اور بلند پایہ لوگوں سے ملنے اور ان سے فیض حاصل کرنے کا شوق رہا ہے۔

یہ داستان بہت طویل ہے۔ یہاں صرف چند ایک کے تذکرہ کی گنجائش ہے۔

سرِ فہرست حضرت صوفی شہاب الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

چشتی صاحب اسلامی طرزِ حیات اور حسنِ اخلاق کا چلتا پھرتا نمونہ تھے، عقیدت مندوں کا تانتا بندھا رہتا۔ کسی سے کچھ قبول نہ کرتے، ناشتہ، ظہرانہ، عصرانہ اور رات کا کھانا حاضرین کو اپنی طرف سے دیتے۔ یہ اہتمام دستِ غیب سے ہوتا جو آتا اسے مسکرا کر خوش آمدید کہتے۔

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا۔ حضور! اسلام کی علامت کیا ہے؟

فرمایا:-

۱۔ شیریں کلامی   طِیبُ الْکَلَامِ

اور   وَ

۲۔ کھانا کھلانا۔   اِطْعَامُ الطَّعَامِ

چشتی صاحب حرمین شریفین کی حاضری کے لئے بے تاب رہتے۔ عجز و نیاز سے درود و سلام کے تحفے پیش کرتے ہوئے پیدل جاتے، پیدل واپس آتے راستے میں تبلیغ کرتے جاتے۔

عقیدت کیش سامان و ذرائع سفر پیش کرتے تو فرماتے۔

Marfat.com

"حاضری اُس غم خوار آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار کی اور ڈھونڈیں سواریاں"
کیوں نہ عقیدت سے پیدل جائیں۔ پیدل آئیں یہی تو جہاد ہے۔
حکم ہے:۔

جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔

چشتی صاحب کو اگر کوئی حاجی کہتا تو فرماتے،
"حاجی تو۔ حاجی تیرا پیو"
اللہ کریم کسی کو نیک عمل کرنے کی توفیق دے۔ تو اس پر اترانا نہ چاہیئے۔
اسلام کی ان اہم علامات کو صدق دل سے اپنانے میں چشتی صاحب اپنی مثال آپ تھے۔
کوئی شخص حضرت چشتی صاحب کی سخاوت کی تعریف میں زبان کھولتا تو حضرت فرماتے:۔ جود و سخاوت تو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک کے ساتھ خاص ہے۔ یہ عاصی کس باغ کی مولی ہے۔ پھر فرماتے:۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا
فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا

Marfat.com

جدِ امجد اور بلاناغہ مجالسِ میلاد

جدِ امجد امام خطیب و قاضی ریاست فریدکوٹ حضرت رکن الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ صبح و شام بلاناغہ مجالس میلاد منعقد کرتے۔

صبح کی مجلس میں مرد شریک ہوتے خطاب ہوتا۔

"بھائیو! پڑھو ادب سے درود وسلام کو۔ جانو پیارا سب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو سب پڑھو درود میں نعت نبی کہوں"

شام کی مجلس میں مستورات شریک ہوتیں خطاب ہوتا۔

"بہنو! پڑھو ادب سے درود وسلام کو جانوں پیارا سب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو

میں نے دیکھا کہ حضرت اسّی سالہ معمر بزرگ تھے۔ سفید سُرخ گول گھنی ریش مبارک۔ عفت اور عصمت کی زندہ تصویر۔ مستورات ابا جان۔ ابا جان کہہ کر ہار پہناتیں۔ اتنے ہار کہ حضرت ہاروں میں دب جاتے۔ مشک۔ گلاب۔ عنبر چھڑکے جاتے۔ فضا خوشبوؤں میں بس جاتی الصّلوٰۃ والسّلام کی صدائیں بلند ہوتیں۔ اُس زمانہ میں پیشہ ورانہ رنگ کا نام تک نہ ہوتا۔ حاضرین عقیدت کے جذبات سے سرشار ہوتے۔

عقیدت مندوں کا ایک گروہ نہایت دلکش انداز میں یہ نعت پڑھتا۔

اے احمد مُرسل نورِ خُدا — تری ذاتِ صفا کا کیا کہنا
پڑھتے ہیں ملائک صَلِّ علیٰ — تری شانِ اُولیٰ کا کیا کہنا
چہرے پہ ہیں قربان شمس و قمر — زلفوں پہ تصدق شام و سحر
رخساروں پہ ٹھہرے کسی کی نظر — ترے رُخ کی چمک کا کیا کہنا

Marfat.com

سوگند ہے چہرے کی شمس وضحیٰ | والّیل ہے تیری زلفِ دوتا
سینے کی صفت ہے الم نشرح | ترے دل کی فضا کا کیا کہنا
کھایا نہ کبھی بھی جی بھر کر | خود بھوکے رہے باندھے پتھر
اوروں کو دیا جھولی بھر بھر | ترے دست عطار کا کیا کہنا
سائل جو کبھی در پہ آیا | خالی نہ کبھی اس کو پھیرا
جو اس نے مانگا وہ ہی دیا | تری جود و سخا کا کیا کہنا
جبریل رہے براق تھکے | رف رف بھی آگے جا نہ سکے
رب اُدْنُ مِنّی حبیبی کہے | تیرے قربِ خدا کا کیا کہنا
کفار نے کیا کیا کچھ نہ کیا | پر تو نے نہ کی کچھ ان پہ جفا
ربِّ اھدِ قومی حق سے کہا | تیرے ہر دن کا کیا کہنا
صابر سے کہاں ہو مدح تیری | ترے خلق میں ہے قرآں بھی
جب تری ثنا اللہ نے کی | پھر مجھ سے گدا کا کیا کہنا

جدِ امجد کے زمانۂ امامت میں کثرت سے مسجدیں تعمیر ہوئیں جن کے سنگِ بنیاد آپ کے ہاتھ سے رکھوائے گئے۔

ان کا شاہکار فرید کوٹ کی وسیع خوبصورت درخشاں عیدگاہ ہے۔ ایسی خوبصورت عیدگاہ میں نے اور کہیں نہیں دیکھی۔

Marfat.com

اے اللہ! اے میرے خالق ۔ رازق اور مربی

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر

روز محشر حق ہے ۔ اس دن ستاری اور غفاری سے کام لینا ۔

یہ عاصی اپنے مشفق اور شفیق آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ۔

میرے مولیٰ ! اس دن آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے رسوا نہ کرنا ۔ اپنے رحم اور اپنے کرم سے سُرخ رو رکھنا ۔ آمین ۔

جناب من ! مجھے چھ مخلص کرم فرماؤں پر ناز ہے ۔

۱۔ محترمہ بہٹی خیر النساء صاحبہ ۔

۲۔ مخدومی ڈاکٹر اے ۔ ڈی بھٹی صاحب

۳۔ الحاج خان احسان الرؤف خان صاحب

۴۔ شیخ ظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ

۵۔ عزیزی خالد بہزاد ہاشمی صاحب

۶۔ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری

میرے بعد یہ محسن کرم فرما براہِ مہربانی میرے بچوں پر دست شفقت رکھیں اور ان کی رہنمائی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں ۔

Marfat.com

۱۹۸۶ء — ۱۹۸۷ء

میں

جن حضرات کا وصال ہوا

رحمہم اللہ تعالیٰ

حضرت خواجہ محمود الرحمٰن چھوہڑی	ہری پور	۲ر جنوری ۱۴۰۶ھ	۱۹۸۶ء
ملک شیر محمد خان اعوان	کالاباغ	۲۳ر فروری ۱۳ جمادی الثانیہ ۱۴۰۶ھ	"
علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی	بھارت	۵ر رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ	"
غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی	ملتان	۲۵ر رمضان المبارک ۴ر جون ۱۴۰۶ھ	"
مولانا علامہ ولی النبی	بیکی تور ڈیرہ مران	۲۱ شوال ۲۹ جون ۱۴۰۶ھ	"
پیر سید ولی محمد، چادر والی سرکار	ملتان	۱۵ر ذیقعد ۲۳ جولائی "	"
میاں محمد حیات نقشبندی	ننکانہ صاحب	۵ر محرم "	"
حافظ محمد یوسف سدیدی	لاہور	۷ر محرم ۱۴ ستمبر ۱۴۰۷ھ	"
حکیم محمد حسین بدر چشتی	ڈیرہ نواب صاحب بہاولپور	۳ر صفر ۸ اکتوبر "	"
الحاج شیخ فیض محمد	لاہور	۸ر صفر ۱۳ اکتوبر "	"
حافظ محمد مظفر، شیشہ گر	لاہور	۸ ربیع الثانی ۱۱ دسمبر "	"
مولانا محمد سعید احمد نقشبندی	لاہور	۱۴ ربیع الثانی ۱۶ دسمبر "	"

Marfat.com

مولانا محمد بخش مسلم	لاہور	۱۸ جمادی الاخری	۱۷ فروری	۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء
مولانا رؤف احمد نوشاہی	لاہور	۲۷ رجب	۲۸ مارچ "	"
مولانا مفتی محمد محمود الوری	حیدرآباد سندھ	۱۳ شعبان	۱۳ اپریل "	"
مفتی محمد ابراہیم فریدی سمستی پوری	بدایوں بھارت	۱۰ رجب	۱۲ مارچ "	"
والدہ ماجدہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۰ ذیقعدہ	۷ جولائی "	"
صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی	گجرات	۲۸ ذیقعدہ	۲۵ جولائی "	"
پیر سید علی حسین علی پوری	علی پور شریف	۲۹ ذیقعدہ	۲۶ جولائی "	"
مولانا سید محمد عبداللہ شاہ	ملتان	۲۱ ذوالحجہ	۱۷ اگست "	"
مولانا غلام جیلانی	مانسہرہ	۲۸ محرم	۲۲ ستمبر "	"
قاضی عبدالحکیم ایم اے	لاہور	۷ ربیع الاول	۳۰ اکتوبر "	"
مولانا محمد مہرالدین جماعتی نقشبندی	لاہور	۱۲ ربیع الاول	۵ نومبر "	"
مفتی غلام محمد نعیمی	کراچی	۱۳ ربیع الثانی	۴ دسمبر "	"
پیر محمد سالم مجددی	کوئٹہ	بروز بدھ ۳ جمادی الاول	۲۳ دسمبر "	"

Marfat.com

Marfat.com

مکہ معظمہ کے محقق عالم علامہ سید محمد علوی مالکی اور شیخ عبداللہ
ابن منیع نجدی کے درمیان زیرِ بحث آنیوالے بعض اہم اسلامی عقائد
و معمولات پر محققانہ تبصرہ اور عالمِ اسلام کی غالب اکثریت کی ترجمانی

اِسلامی عقائد

تصنیف : علامہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی

ترجمہ : محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ لاہور ۸
پاکستان

Marfat.com